UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232793

UNIVERSAL
LIBRARY

جلد ثالث

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا

المعلم

لترجمة

صحیح مسلم

در مطبع صدیقی واقع لاہور طبع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ	مطالب کتاب
۹۵۷	کتاب زکوۃ کے بیان مین ۔
〃	فائدہ تحقیق وسق اور صاع اور رطل کی
۹۵۸	فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم کی
۹۶۳	باب صدقہ فطر کے بیان مین ۔
۹۶۶	زکوۃ نہ دینے کا عذاب
۹۷۴	زکوۃ لینے والون کو راضی رکھنے کا بیان
〃	زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی
۹۸۰	باب سخاوت کی فضیلت مین ۔
〃	فائدہ بیان اسہ پاک کے ہاتھون کا ۔
۹۸۲	باب اہل و عیال کے خرچ کے بیان مین ۔
۹۸۳	باب پہلے اپنی ذات پر پھر اپنے گھر والونپر پھر قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان ۔
〃	باب فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ما باپ کر اگرچہ مشرکین ہون ۔
۹۸۷	میت کے ایصال ثواب کا بیان
۹۸۸	ہر نیکی صدقہ ہے ۔
۹۹۴	ایک کھجور یا ایک نیک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۹۹۹	بوجھ ڈھو کر مزدوری صدقہ کرنا اور صدقہ کی برائی کرنے کی نہی کا بیان
〃	دودھ کا جانور مانگے دینے کے بیان مین ۔
۱۰۰۰	باب سخی اور بخیل کی مثال کے بیان مین
۱۰۰۲	صدقہ دینے والیکو ثواب ہے۔ اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے ۔
۱۰۰۳	خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملتا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے ۔
۱۰۰۶	صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان ۔
۱۰۰۷	باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن رکھنے کی کراہت مین ۔
۱۰۰۸	تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اسکو حقیر نہ جاننے کا بیان ۔
〃	صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت ۔
۱۰۰۹	افضل صدقہ کسکا ہے ۔
۱۰۱۰	یہ بیان کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۱۱	سوال کرنے کی برائی ۔
۱۰۱۶	جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان
۱۰۱۷	بے مانگے جو چیز آجاوے اُسکا لینا کیسا ہے
۱۰۱۹	حرص دنیا کی مذمت
۱۰۲۸	قناعت کی فضیلت
〃	دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین ۔
۱۰۲۴	صبر و قناعت کی فضیلت
۱۰۲۵	**باب** دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان ۔
۱۰۵۰	**باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین ۔
۱۰۵۵	**باب** ہدیہ حلال ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُسکا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو ۔
۱۰۵۷	**باب** صدقہ لانیوالے کو دعا دینے کا
۱۰۵۸	**باب** زکوۃ لینے والے کو راضی رکھنے کا جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے
۱۱۵۹	**روزہ کی کتاب**
۱۰۶۰	روزہ اور افطار چاند دیکھکر کرین ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۰۶۵	ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے
۱۰۶۶	چاند کے چھوٹے بڑے ہونیکا اعتبار نہین
۱۰۶۷	عید کے دو مہینے ناقص نہین ہوتے
۱۰۶۹	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے
۱۰۷۱	سحر کی فضیلت
۱۰۷۲	روزہ تمام ہونے کا وقت
۱۰۷۴	صوم وصال کی ممانعت
۱۰۷۷	روزے مین بوسہ لینا کیسا ہے ۔
۱۰۸۰	روزے مین جنب کو اگر صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان
۱۰۸۴	روزے مین جماع کی حرمت
۱۰۸۷	مسافر کے صوم اور افطار کا بیان ۔
۱۰۹۴	حاجی کو عرفات مین افطار کرنا
۱۰۹۵	صوم عاشورا کا بیان
۱۱۰۳	عیدین مین روزہ حرام ہے
۱۱۰۵	ایام تشریق مین روزہ حرام ہے ۔
〃	اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت
۱۱۰۷	وعلی الذین یطیقونہ کا نسخ
۱۱۰۹	ایک رمضان کی قضا دوسرے رمضان تک جائز ہے ۔
۱۱۱۰	میت کیطرف سے روزہ رکھنے کا بیان
۱۱۱۳	جب صائم کو کوئی کھانے کو بلاوے تو کیا کہے

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۱۴	روزے کی فضیلت کا بیان
۱۱۱۷	جہاد مین روزے کی فضیلت
؍؍	نیت کا بیان نفل روزے مین
۱۱۱۸	روزے مین بہولے سے کہانا یا پینا
۱۱۱۹	سوا رمضان کے اور روزون کا بیان
۱۱۲۲	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داودی کی فضیلت ۔
۱۱۳۱	ہر ماہ مین تین روزون کا استحباب
۱۱۳۴	شعبان کے روزون کا بیان
۱۱۳۵	محرم کے روزے کا بیان
۱۱۳۶	ستہ شوال کا بیان ۔
؍؍	شب قدر کی فضیلت
۱۱۴۴	**کتاب اعتکاف کی**
۱۱۴۷	رمضان کے اخیر دہے مین زیادہ کوشش کرنیکا بیان
۱۱۴۸	عشرہ ذیحجہ کے روزون کا بیان
؍؍	**کتاب الحج**
۱۱۴۹	محرم کو کون سا لباس پہننا چاہیے
۱۱۵۴	حج کی اوقاتون کا بیان ۔
۱۱۵۷	لبیک کا بیان ۔
۱۱۵۹	کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۶۱	مدینہ والون کا میقات ذو الحلیفہ ہے
؍؍	احرام باندہنا اونٹ کے اوٹہتے وقت
۱۱۶۴	احرام سے پہلے خوشبو لگانا ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۱۶۷	شکار حرام ہونا محرم کے لیے
۱۱۷۴	جن جانورون کا مارنا محرم کو درست ہے اون کا بیان
۱۱۷۷	محرم کو عذر کی وجہ سے سر منڈانا جائز ہے
۱۱۷۹	محرم کو عذر کی وجہ سے پچہنی لگانا جائز ہے
۱۱۸۰	محرم کو آنکہون کا علاج جائز ہے
۱۱۸۱	محرم کو بدن اور سر دہونا جائز ہے ۔
۱۱۸۲	محرم مر جائے تو کیا کرین
۱۱۸۴	محرم بیماری مین احرام کہولنے کی شرط کر سکتا ہے ۔
۱۱۸۶	حائضہ اور نفسا کا احرام
؍؍	بقیہ کیفیت حج رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۹۸	احرام کی قسمون کا بیان ۔
۱۲۰۰	حج کے مہینون کے نام
۱۲۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان
۱۲۵۵	احرام مین یہ نیت کرنا کہ جو دوسرے نے کی وہی میری نیت ہے ۔
۱۲۵۸	تمتع کا جواز
۱۲۶۳	تمتع مین قربانی واجب ہے ۔
۱۲۶۶	قران مین احرام نہ کہولے جب تک حج تمام نہ ہو ۔
۱۲۶۷	حاجی راہ مین معذور ہو جاوے تو وہ کیونکر

صفحہ	مطالب کتاب
	احرام کہولے
۱۲۷۰	افراد اور قران کا بیان
؍؍	طواف قدوم اور سعی کا بیان
۱۲۷۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر عمل نہ کرنا چاہیے ۔
۱۲۷۲	عمرے والے کا احرام سعی سے پہلے نہین کہلتا ۔
۱۲۷۹	حج کے مہینون مین عمرہ کا جائز ہونا
۱۲۸۱	قربانی کا اشعار اور تقلید
۱۲۸۲	احلال کے باب مین ابن عباس کا فتوی
۱۲۸۴	بال کترنا بہی جائز ہے اور حلق واجب نہین
۱۲۸۴	تمتع اور قران کا جائز ہونا
۱۲۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے
۱۲۹۰	رمضان مین عمرے کی فضیلت
۱۲۹۱	مکہ مین کہان سے داخل ہو ۔
۱۲۹۲	ذی طوی مین اوترنے کا بیان ۔
۱۲۹۴	رمل کا مستحب ہونا طواف مین
۱۲۹۸	رکن یمانی کا بوسہ دینا طواف مین
۱۲۹۹	حجر اسود کے بوسہ کا بیان
۱۳۰۱	سواری پہ طواف کرنا
۱۳۰۲	سعی کا رکن ہونا ۔

صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۰۷	سعی دوبارہ نہین ہوتی ۔
۱۳۰۸	حاجی لبیک کب موقوف کرے
۱۳۱۱	لبیک اور تکبیر جب منا سے عرفات کو جاوے ۔
۱۳۱۲	عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان
۱۳۱۶	مزدلفہ مین نماز صبح کی سویرے پڑہنا
۱۳۱۷	ضعیفون اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کر دینا ۔
۱۳۲۱	جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنے کا بیان
۱۳۲۳	جمرہ عقبہ کی رمی سوار ہو کر کرنا
۱۳۲۴	کنکری مٹر کے برابر ہونا ۔
۱۳۲۵	کون سے وقت رمی مستحب ہے
؍؍	کنکریون کے عدد کا بیان
۱۳۲۶	حلق قصر سے افضل ہے
۱۳۲۸	پہلے رمی کرے پہر قربانی پہر حلق
۱۳۳۰	رمی سے پہلے ذبح کر دے یا حلق تو درست ہو جاوے گا
۱۳۳۴	طواف افاضہ یوم النحر کو کرے
؍؍	محصب مین اترنے کا بیان
۱۳۳۷	ایام تشریق ہر شب کو منا مین رہے ۔
۱۳۳۸	حج مین پانی پلانے کی فضیلت
۱۳۳۹	قربانیون کی کہال وغیرہ صدقہ دینا

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۳۴۰	قربانی مین شرکت کا بیان	۱۳۹۱ ۱۳۹۱	مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان مکہ مین شکار کی حرمت
۱۳۴۲	اونٹ کو کھڑے کرکے نحر کرنا	۱۳۹۶	ہتیار اٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے
۱۳۴۳	قربانی کو حرم مین بھیجنے کا بیان	رر	مکہ مین بے احرام کے جانا روا ہے۔
۳۴۵	قربانی کی اونٹ پر سواری کا بیان	۱۳۹۸	مدینہ منورہ کی فضیلت
۳۴۷	جب قربانی کا جانور راہ مین چل نہ سکے تو کیا کرے	۱۴۰۲	مدینہ کی سکونت کی فضیلت
۱۳۴۹	طواف وداع کا بیان	۱۴۰۳	طاعون سے مدینہ کا محفوظ ہونا
۱۳۵۱	کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے	رر	مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا
۱۳۵۶	کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان	۱۴۰۵	مدینہ والون کی جو بدخواہی کرے اسکا بیان
۱۳۶۳	بوڑھے اور میت کیطرف سے حج کرنے کا بیان	۱۴۰۶	مدینہ مین رہنے کی ترغیب
۱۳۶۵	حج ساری عمر مین ایک بار فرض ہے۔	۱۴۰۷	مدینہ کا چھوڑ دینا اخیر زمانہ مین
۱۳۶۶	عورت بے محرم کے حج کے لیے سفر نہ کرے۔	۱۴۰۸ رر	قبر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری کوہ احد کی فضیلت
۱۳۷۲	جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے	۱۴۰۹	مکہ کی مسجد اور مدینہ کی مسجد مین نماز کی فضیلت
۱۳۷۴	سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان		
۱۳۷۵	بطحا ذو الحلیفہ مین اوترنے کا بیان	۱۴۱۲	تین مسجدون کے سوا اور کہین سفر نہ کرنا
۱۳۷۶	مشرک کے حج اور برہنہ طواف کرنے کی نہی ۔ ہو	رر	تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے
۱۳۷۸	حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان	۱۴۱۳	مسجد قبا کی فضیلت
۱۳۷۹	حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین بیان	۱۴۱۴	

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۵۷	۴	رزالت	رذالت	۹۹۶	۱	جیسیون	جلیسون	۱۰۳۲	۲	خرید+	خرید
۹۵۸	۲۱	حابر	جابر	۹۹۷	۶	بیج	بہیج	〃	۴	جاتے	جاتے ہین
۹۵۹	۱	اور	اور صاع جو	〃	۱۶	گنٹے	گہٹے	〃	۹	سے چلے	چلین
〃	۴	اسمعیل	اسمعیل نے بہی یہ	۹۹۸	۵	ثواب	تواب	〃	۲۳	جاربابین	چارپایون
〃	۱۹	ادن سے	اونکی چاندی	۹۹۹	۳	سنے	تہے	۱۰۳۳	۳	اورجن	اور وہ جن
۹۶۰	۱۴	بن سلیمان	بن ابی سلیمان	۱۰۰۰	۵	رویا	دیا	۱۰۳۴	۱۸	کہ مین	کیا مین
۹۶۱	۱۵	آدمی کے	آدمی کے باپ کی	〃	۱۴	رز	زرہ مین	۱۰۳۵	۱۶	سے	سے
〃	〃	انہون	اونہون نے	〃	〃	〃	〃	〃	۱۸	مین	مین نے
۹۶۳	۱۰	ثواب	صواب	〃	۱۶	جاوے	جاوسے	۱۰۳۶	۲۳	فرمالے	فرمائے
۹۶۴	۱۲	کافر	کافر کیطرف	〃	〃	ہی	اسی	۱۰۳۹	۱۳	ہومین	ہوئین
۹۶۷	۲۲	دومکر	دوبکر	〃	۲۳	ن	مین	〃	۱۵	تہمت	تہبند
۹۶۸	۸	اکر	آکرہ	۱۰۰۱	۸	رسے	لوہے	۱۰۴۰	۱۶	خواج	خوارج
〃	۹	بہر	دن بہر	〃	۱۰	پررون	پورون	〃	۲۰	معتزلہ	معتزلی
۹۶۹	۵	روایتون	روایتون مین	〃	۱۶	تینک	تنگ	۱۰۴۱	۸	سبحالی	سبحانی
۹۷۱	۳	کو پہنچے	کو پہنچین	〃	۱۹	کرنا	کرتا	۱۰۴۲	۴	مین	مین سنے
〃	۲۰	سے	جس سے	۱۰۰۲	۱۵	عنہ	عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]	۱۰۴۴	۲۰	مین	مین سے
〃	۲۱	فرملسے	فرماسے	۱۰۰۴	۶	کوہی	کو بہی	۱۰۴۵	۱۳	ہون	ہونگے
۹۷۲	۲۲	کو پہنچے	کو پہنچین	〃	۱۵	ایک	ایک اس	۱۰۴۷	〃	مین	مین ایک آدمی
۹۷۳	۲۰	لادین	بلادین	۱۰۰۵	۲۱	تحریمی	تحریمی ہے	〃	۲۳	ایک بہر	ایک پہر
〃	۲۲	بہی	مین جانورون	〃	۲۳	عزہ	عزّہ	۱۰۴۸	۷	سواوس	سوا اوس
۹۷۴	۱۳	سے	زیادہ سے تحصیدا [illegible]	۱۰۰۷	۱۲	کس کے	کس نے	۱۰۴۹	۲	اس سے	انکی زبانون سے کر
۹۷۷	۲۳	تو	تو آپ	۱۰۱۱	۴	اوس	اوس مین	〃	۴	چوسچے	چوپچنی
۹۷۸	۱۲	ہان	کہاہان	〃	۱۰	برای	برائی ہے	〃	۲۰	عقاری	غفاری
۹۸۰	۱۴	چاہیین	چاہیین تو نہ لینا	۱۰۱۲	۲	پہیلے	پہیلین	۱۰۵۰	۱۴	بجانا	بچانا
۹۸۱	۲	علیہ	علیہ سے	〃	۴	ہوگئی	ہوگئین	۱۰۵۱	۵	سنے	سنے کہا
۹۸۲	۱۹	کرتا ہے	کرتا ہے پاک کر	۱۰۱۳	۹	غریب ومسلمان	غریب مسلمان	〃	۱۰	شعبہ	شعیبہ
۹۸۳	۲۲	ناطے	ناتے	۱۰۱۴	۶	رہتا	رہتا ہے	〃	۱۵	پرپہر	پہر
۹۸۴	۲۳	قراۃت	قرابت	〃	۱۰	بڑہانے	بڑہانے کو	۱۰۵۳	۱۹	آپ سر	آپکے
۹۸۷	۲۲	دسنے	دیتے	۱۰۱۶	۱۷	دبنے	دینے	۱۰۵۸	۱	گئے	گئے ہین
〃	۲۴	دنون	دون	۱۰۱۹	۲۱	کہ یہ آپ	کہ آپ	〃	۶	ثبت	سثبیت
۹۹۱	۲	رورتیین	روایتین	۱۰۲۲	۳	ہوتا	ہوتا ہے	〃	۱۱	عزیہ	عزیز
۹۹۳	۱۸	سکے	داہنی ہاتہہ	۱۰۲۳	۱۴	مسافر کو	مسافر کو [illegible]	〃	۱۹	اسلام	السلام
۹۹۴	۱۶	کہنا	کہتا ہے	۱۰۲۴	۲۱	شریایع	حلاق	۱۰۶۰	۱۸	کرکیا	کرلیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	مین	اور	۱۱۰۵	۱۳	کہانے	کہانے	۱۱۳۸	۱۰	کرنا	کرتا
۱۰۶۲	۱۹	کس کس	کس	۱۱۰۶	۱۴	رکھتے تھے	رکھتا تھا	۱۱۴۱	۱۳	بائیسوبن	بائیسوین
〃	۲۲	الحمد	الحمدللہ	〃	۲	ہین	ہے	۱۱۴۲	۱	ٹیسوین	تیئسوین
۱۰۶۷	۱۹	ہوتا	ہوتا ہے	۱۱۰۷	۱۱	ستے	سے	۱۱۴۳	۶	ہین	ہے
۱۰۶۹	۱۲	دینے	دیتے	〃	۱۹	یعے	یعنے	۱۱۴۴	۶	آنکھہ	آنکھہ کیطرف
〃	۱۳	پینے	پیتے	۱۱۰۸	۴	فذیہ	فدیہ	〃	۷	تعالے	تعالی نے
〃	۱۴	رتے	کرتے	۱۱۰۹	۲۱	ہمسے	ہم مین سے	۱۱۴۵	۲۳	کہ	فتور
۱۰۷۰	〃	توٹے	لوٹے	۱۱۱۰	۶	خود	خود یعنی	۱۱۴۶	۱	کے	کے اور
۱۰۷۴	۹	اور یہ قول	اور نہ یہ قول	۱۱۱۱	۱۳	التین	مسلم البطین	۱۱۴۷	۲	لگادیے	لگادے
۱۰۷۵	۲۰	دوردہو	دور رہو	۱۱۱۵	۱۰	سک	مشک	۱۱۴۸	۲	اور	کہ اور
۱۰۷۶	۱۴	بب	جب	〃	۱۴	〃	〃	۱۱۴۹	۵	عمر..کا	عمرو کا
۱۰۷۷	۲	حدسے	حدسے	〃	〃	〃	〃	〃	۶	روہ	گروہ
〃	۲۲	عبدالرحمن قاسم	عبدالرحمن بن قاسم	۱۱۱۶	۱۰	〃	〃	〃	۷	ہالت	حالت
۱۰۷۹	۱۷	مہ بونہ	میمونہ	۱۱۱۷	۱۴	عزو	غزو	۱۱۵۱	۶	نہ ہودی	نہ ہون
۱۰۸۰	۱	جبن سے	جسے	۱۱۱۸	۲۱	اجماغ	اجماع	〃	۱۱	سے	سنے
〃	〃	جستے	جسے	۱۱۲۲	۸	اورحبب	اور رجب	〃	〃	محرم کہ	کہ محرم
〃	۱۳	وسلم	وسلم نے	۱۱۲۴	۲۲	ہبنی	بینی	〃	۱۴	بجامہ	پائجامہ
۱۰۹۲	۸	افساد	فساد	〃	〃	آخرہ	آخر	〃	۱۵	تہمت	تہ بند
۱۰۹۴	۲۲	ہوتی	ہوتے ہین	۱۱۲۶	۵	بیجایا	بہجوایا	۱۱۵۲	۱	〃	〃
۱۰۹۵	۱۲	اور وہ ہی	اور وہ	〃	۱۹	توفیق	توثیق	〃	۱۵	سے	لیتے تھے
۱۰۹۷	۱۰	آپ	آپ نے	۱۱۲۸	۳	بیارہ	پیارا	〃	۲۳	لگانیوالے	لگانیوالی پر
۱۰۹۹	۶	کے	کی حدیث	〃	۱۶	آب	آپ	۱۱۵۳	۱	گمی	لگی
〃	۱۹	وسلم	وسلم نے	〃	۶	مین	مین نے	〃	۸	مین	مین نے
۱۰۹۰	۱	اس سے	اسے	〃	۱۷	تلمے	تکیہ	〃	۱۰	لاناہے	لانا
〃	۲	کہ ایک	کہ یہ	۱۱۲۹ 〃	۱۹ ۱۹	اور کہے	انہنو فرمایا روزہ کہنے لگو	۱۱۵۴	۳	ہین	مین
〃	۱۴	کہ تو	کو تو	۱۱۳۰	۱	ہین	مین	〃	۵	چہرۃ	چہرہ
〃	۱۷	عمر	عمرو	〃	۱۶	ہوجاوکر	ہوجاویگا	۱۱۵۵	۹	بنسیت	بہ نسبت
〃	۲۳	لگاتاہے	لگاتا	۱۱۳۲	۲۱	اسحدیث	اسحدیث سے	〃	۱۵	اختلاف	اختلاف ہر
۱۰۹۲	۶	ہوئے	ہوگئے تھے	۱۱۳۴	۱	ہوااور	ہو اور	۱۱۵۹	〃	تہمت	تہ بند
۱۰۹۴	۲۰	ضعیف	ضعف	۱۱۳۶	۴	نصاری	انصاری	〃	۲۱	ہوتا	ہوتا ہے
۱۰۹۸	۳	مردمی	مروی	〃	۱۰	ہلاما	چلاتا	〃	۲۳	نہین	یہین
۱۰۹۷	۱۲	اد اجی	اور جی	〃	۱۶	ہین	مین ہے	۱۱۶۰	۴	قرآن	قرآن
۱۱۰۱	۱	انکو	انکی	〃	۲۰	نالامن	تالاسقف	〃	۵	مین	امین
۱۱۰۳	۸	انکی	اون کی	۱۱۳۷	۹	بوڑا	بوڑا ہین	〃	۸	بیبک	لبیک لاشریک لک

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۶۰	۱۶	ملاعنین	ملاعین	۱۲۰۴	۹	ہے	ہین	۱۲۳۵	۱	کیا	کہا
۱۱۶۲	۹	مین سر	مین	〃	۲۲	ہوتی	ساتہہ ہدی	۱۲۳۹	۱۶	ہوئی	ہوتی ہے
〃	۱۰	مین	ہو	۱۲۰۵	۱	لوکون	لوگون	۱۲۴۴	۳	کہٹنیان بل	گہٹنون کے بل
۱۱۶۴	۴	نمازمین	نمازین	〃	۱۰	حرنج	حرج	〃	۱۳	جب تک	جب تک شوہر
〃	۵	مسک	مشک	۱۲۰۶	〃	نگوری	نگوڑی	۱۲۴۵	۲	حال	حال کیا
۱۱۶۵	۹	〃	〃	〃	۱۹	بعض	بعض	〃	۱۰	بہی	یہی
۱۱۶۶	۱۹	〃	〃	۱۲۰۷	۲۰	والیون	والون	۱۲۴۶	۱۱	لوگو سربریان	لوگو رسان
۱۱۶۸	۷	فنبول	قبول	۱۲۰۸	۱۱	ہے	سے	〃	۱۷	ہوگئی	ہوگئی تو نماز پڑہی
۱۱۷۰	۱۶	ساتہہ	ساتہہ تہے	〃	۱۳	الٰہی	الٰہی	〃	۲۱	عیاض	عباس
۱۱۷۹	۵	سرمین	سرمین سر	۱۲۰۹	۵	تجہے	تم کو	〃	۲۳	ایک	ایک ایک
۱۱۸۲	۱	پہرنا	پہرتا	۱۲۱۰	۱۹	کہ یہ	کہ اس	۱۲۵۰	۱۹	چلد یے	چلدے
〃	۲	پوچہمین	پوچہین	〃	۷	مطلب ہے،	مطلب یہ ہے،	۱۲۵۱	۲	پوچہنے	پہونچنے
۱۱۸۳	۱۳	اٹہا	اٹہایا	〃	۲۳	دن	دن مین	〃	۶	نفاول	تفاول
۱۱۸۷	۱	لیسوار	لیسدار	۱۲۱۱	۱۶	انہون	اونہون نے	۱۲۵۵	۲۳	مین	مین نے
〃	۶	متمع	متمتع	۱۲۱۲	۹	کہ لوگ	لوگ	۱۲۵۷	۱۱	کی	کے
〃	۷	وہم	وہم ہے	〃	۱۶	عنہا	عنہا کا	۱۲۵۸	۹	عمرہ	متعہ
〃	۱۷	قرآن	قران	۱۲۱۳	۱	تہی تہین	تہے	۱۲۵۹	۱۸	یعنے ایک وقت نکلم	یعنی نکاح
〃	۲۱	اصحابہ	صحابہ	〃	۲۳	ڈہرے	دہڑلے	۱۲۶۱	۹	دونو	دنون
〃	۲۴	اسکے	اسکا	۱۲۱۵	۱۱	عائشہ کا	عائشہ کے	〃	۱۴	کے	نے
۱۱۹۵	۲	ہے	ہین	۱۲۱۷	۲۲	قریت	قربت	۱۲۶۷	۹	قرآن	قران
〃	۳	آتا ہے	آیا ہے	۱۲۱۸	۶	+	احرام باندہین	۱۲۷۰	۶	〃	〃
۱۱۹۶	۱۱	اسمار	السمار	۱۲۱۹	۱	اضافت	احناف	۱۲۷۱	۸	نان	ہان
۱۱۹۷	۸	اورحج	کہ حج کو	〃	۱۶	ہمین کہ	ہمین اور	۱۲۷۲	۱۶	قصر	کسر
〃	۱۶	طریق	طرق	۱۲۲۰	۲	اور مان لی	مان لی	۱۲۷۶	۵	اتمام اور طواف	اتمام طواف
۱۲۰۰	۱۸	ہی	سے	〃	۲۰	دلائل	دلالت	〃	[illegible]	مؤل	ماؤل
۱۲۰۱	۲	کی	کے	۱۲۲۱	۱۶	کرتے	کرسکتے ہین	۱۲۷۹	۱۷	اور	اور کہتی تہی جب
〃	[illegible]	مالک ہی	مالک کا	۱۲۲۲	۵	سینہ	سینے	〃	۱۳	چیزے	چیز سے
〃	〃	سے	سے چاہیے	۱۲۲۳	۱۴	رہگئے	کے لے	۱۲۸۰	۴	حبب	جب
۱۲۰۲	۹	بہی	یہی	۱۲۲۵	۱۳	فرمایا	فرمایا	۱۲۸۱	۱	عمرہ	عمرہ ہے
۱۲۰۳	۴	سکے	سکے کے	〃	۱۷	تہی	تہین	۱۲۸۴	۵	حرم	احرام
〃	۱۴	این کے	ادس سے	۱۲۲۶	۲۱	پورہ	پورا	۱۲۹۲	۷	ہے کر	آسکے
〃	۲۱	کرسکتے	کرسکتے ہین	۱۲۲۷	۱۰	فتح	فسخ •	۱۲۹۳	۱۵	ہو کعبہ کے	اور بلبلی پہاڑ
〃	۲۳	باقال	ماقال	〃	۱۷	• بہی	یہی	•	•	بیچ بیٹہا تہا	کے بیچ مین تہا
۱۲۰۴	۱	کہ بعض	اور بعض	۱۲۳۱	۱۷	ابوبکر	ابوبکر بن	•	•		کعبہ کی طرف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٢٩٦	١٢	کہ کہا	کہا	١٣٣١	٥	رسوآل	رسول	١٣٦٥	٥	لڑکون کو	لڑکون سے
〃	٢٣	یسے	نجارسنے	〃	٩	اُن سے	آپ سے	١٣٦٦	٧	اورسس	اوراس
١٢٩٨	١٥	اس نقشہ کی	اس کی نقشہ	١٣٣٢	٢١	کو	سے اور	〃	١٠	دورہنا	دوررہنا
〃	١٩	بنی مجح	بنی جمح	١٣٣٦	٢٢	اوسی کے یہی	اسی لیے	١٣٦٨	١٧	اون کے	اوس کے
〃	٢٢	داقعہ	واقع	١٣٣٧	٣	نکالدین	نکالدین گے	١٣٦٩	١٩	مین	مین ہین
١٢٩٩	١٥	نہین سی چہوڑا	اسی نہین چہوڑا	١٣٣٩	١٢	ان گا	انکا گوشت	١٣٧٠	١٢	سپند	سپیندہ
١٣٠٠	٩	مین	مین سے	〃	٢١	چہولیت	چہولین	١٣٧٣	٧	دیا	دبا
				١٣٤٠	٥	ہوئے	ہوا	〃	〃	پرورگار	پروردگار
١٣٠١	〃	ہانگبا	ہانکتا	١٣٤١	٩	جزو	اور جزور	١٣٧٦	٣	کہ	کہا
١٣٠٢	١٣	جج	حج	〃	٩	اونٹ	اونٹ کو	〃	٢٠	سے	کے
١٣٠٤	١٠	نالہ	نائلہ	١٣٤٣	٢٣	رسول سد	رسول اللہ	١٣٩٢	٦	عنہما	عنہ
١٣٠٥	٥	چہڑہاسنے	چڑہانے	١٣٤٦	١٣	ہے	ہو	١٣٩٣	١٩	عمرو بن	عمر بن
١٣٠٨	٤	اوراوروادن	اوراوراد	〃	١٤	〃	〃	١٣٩٤	١	ہوکر	ہوکہ
〃	٨	خروج	شروع	١٣٤٧	٢١	مین	مین سے	〃	٥	عمرو نے	عمر نے
〃	٢٢	کے	گے	١٣٤٨	٢	مضمون ہے	مضمون مردی ہے	〃	١٣	اس	اس سے
١٣٠٩	١٥	آگے کی	آگے کے	〃	١٦	قافلہ	قافلے	١٣٩٥	١٢	بہی	تہی
١٣١٠	٩	سنی	منی	١٣٥٠	〃	کا	کا صفیہ سے	١٣٩٦	٦	آپینے	لیینے
١٣١٢	٥	ساتہہ مین کیا کرتی تہی	ساتہہ	١٣٥٢	٢١	ئین	بین	١٣٩٨	١٧	کی	کے لے
١٣١٥	٧	ذرہ	ذرّہ	١٣٥٤	٧	کہڑہونا	کہڑا ہونا	١٣٩٩	١٩	واقعہ	واقع
١٣١٧	١١	ہوگئی	ہوگئین	〃	١٢	نمار	نماز	١٣٩٢	١	سے کیا	کیا
١٣١٩	٦	تک	تک	〃	٢٣	سدانت	سدا کہنچی	〃	١٣	سعد کی ہی	سعد سی ہی
〃	٧	تو بہ کہ	تو یہ کہ	١٣٥٥	٩	متبت	مثبت	١٣٩٩	١٥	خیر	خبر
١٣٢٢	١٠	انکو	اسکو	١٣٥٨	〃	اردہ	ارادہ	١٤٠٣	١٠	مسح	مسیح
〃	١٨	کرتے کہ یہ	کرتے ہین یہ	〃	١٨	نازل نہو	نازل ہو	〃	١٤	آندہی	اندہی
١٣٢٤	〃	خان کا	کا	〃	٢٠	بتہر	پتہر	١٤٠٤	〃	تشریب	تثریب
١٣٢٩	٤	ہین	ہین سنبہ آنا	١٣٦١	١٩	تہمت	تہ بند	〃	١٦	مدینہ بہی	مدینہ
〃	١٤	وہی	وہی ہے	〃	١٩	یوسف نے	یوسف نے	١٤٠٥	٢٣	کرتا ہو	کرے گا
〃	٢٢	اشاہ	اشارہ	١٣٦٢	١٠	مجھے سے	مجہہ سی سیکہہ لو	١٤٠٦	٩	و	اور سعد
١٣٣٠	١٤	متصل	منفصل	〃	١٣	ہے ابن	ہے کہ ابن	١٤١٠	١٧	مین	تہے

اس کتاب مقدس کے مطالعہ کرنے والون [illegible] مستطاب سے فائدہ اٹہائین ✤

وحید الزمان مترجم کتاب ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

یہ کتاب ہے زکوٰۃ کے بیان مین زکوٰۃ لغت مین بڑہنے اور پاک کرنے کو کہتے ہین اور زکوٰۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہون سے اور رذائل اخلاق سے پاک ہوجاتا ہے اس لیے اس کو زکوٰۃ کہا اور بعضے لوگون نے کہا اسکا اجر بڑہتا ہے اس لیے زکوٰۃ کہا اور بعضون نے کہا زکوٰۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ یعنے صدقہ دعوے ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوٰۃ شرع مین مواساۃ کے لیے ہے اور مواسات نہین ہوتی مگر بڑہتے ہوئے مال مین اسی لیے مال انصاب مین جو نامی یعنے بڑہنے والا ہو جیسے نقد اور کہیتی اور چارپایے ہین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال مین بالاجماع زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالون مین اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ مین یعنے سامان خانگی وغیرہ مین

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا پانچ ٹوکرون سے کم مین زکوٰۃ نہین اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ ہی اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین

ف نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سی اور بغداد کے رطل مین کئی قول ہین سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایکسو اٹھائیس درہم اور چار سباع ایک درہم کے اور بعضون نے ایک سو تیس درہم کہے ہین غرض پانچ وسق اس حساب سی ایکہزار چھہ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی نے بھی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والون کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام ترمذی کا مترجم کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئی اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے

تحقیق وسق اور صاع اور رطل

فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین و فقہا و اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھہ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دو سو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور یہہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم مین زکوۃ واجب نہین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** عمرو بن یحیے نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ اَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** یحیے نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق یعنی ٹوکرا یا گونی سے کم مین کھجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تیئیس ریال فرانسہ مکہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

ساٹھہ صاع کا اور چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدہ سیر آدہ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولٰنا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبداللہ سراج محدث مکہ زادہما اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی اسکی ترجمہ کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے انپر وقت قرارت مسلم کے

عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَهْدِیٍّ **ترجمہ** اسمعیل یہی حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِیُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مَهْدِیٍّ وَیَحْیَی بْنِ اٰدَمَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے یعنے پہلون مین زکوة نہین جب تک پانچ وسق نہ ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ ۲ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس مین پانچ اوقیہ ورق سے کم مین آپ نے فرمایا کہ زکوة نہین **ف** ورق بکسر را مہملہ چاندی کو کہتے ہین مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس مین اختلاف ہے کہ اصل اسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ورق اسیکو بولینگے جب سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازا بول سکتے ہین اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کی کسی روایت صحیح مین وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث مین بیس مثقال مروی ہوا ہے اگرچہ وہ روائتین ضعیف ہین مگر اوسپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتون کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ جانورون مین اور سونے چاندی مین جب تک پورا سال نہ گزرے زکوة واجب نہین ہوتی سوا ان چیزون کے جنمین عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس مین زکوة نہین اور حنفیہ نے اس مین خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہین اور شافعی کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنے کھوٹے روپیون مین بھی زکوة واجب نہین جب تک اون سے ساڑھے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَذْکُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَیْمُ الْعُشُوْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالسَّانِیَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمین نہرون سے

۲ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمین بیسوان حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جسمین محنت کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پہل اور غلہ اور پہول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گہانس اور لکڑی کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابو حنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ خاص کی ہے جیسی گیہون اور جو اور جوار اور کہجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عثری ارثے کے ساتھ اسکا بہی حکم مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اوس مین بہی عشر دینا ہوتا ہے اور عثری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تر و تازہ رہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گہوڑے مین زکوۃ نہین **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین زکوۃ نہین جیسے گہوڑے غلام ہین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابو حنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بہی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گہوڑے نر مادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون تو ہر ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کر کے ہر دو سو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے رد کرنے والی ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلامون مین صدقہ فطر واجب نہین اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بہی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علمار کا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہو نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بہی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بہی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلا سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے کو بہیجا اور انہون نے آنکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تہا اللہ نے اسکو امیر کردیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتہیار تک اللہ کی راہ مین دیدیے ہین (یعنے پہر زکوۃ کیون نہ دیگا) اور رہے عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہو پہر آپ نے فرمایا اے عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہون نے خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہو اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابہی حولان حول نہین ہوا اور یا یہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کردیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیون نہ ادا کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب نہین؎ اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تہی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ واجب کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تہے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکہی ہین

؎ تمام ہوا قول نووی کا اور شوکانی نے درر البہیہ مین لکھا ہو کہ اموال تجارت مین زکوۃ واجب نہین

تو اسکو ابن حجر نے تلخیص مین کہا ہے کہ اس کی اسناد مین جہالت ہی اور جو حاکم اور دار قطنی نے عمران سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ مین صدقہ ہی اور بکری مین صدقہ ہے اور بزّ مین صدقہ ہے اور بز زای نقطہ دار سی ضعیف ہی حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری مین ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق ضعیف ہین اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہین (یہ کہنا بہی ضعف ہونے سے خالی نہین) اور ایسی روایتون سے حجت قائم نہین ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہین ہوسکتی علی الخصوص ایسے امور مین جو نہایت کثرت سی جاری ہین اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک مین جو یہ حدیث آئی ہے تو اس مین یہ لفظ ہے کہ بُرّ مین صدقہ ہے اور بُر بے نقطہ کی را سے گیہون کے معنون مین ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ دار قطنی نے اسکو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طُرُق اوس کے ضعیف ہین اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج مین ہے مگر جب اوس مین احتمال ہوگیا کہ وہ لفظ را سے ہی یا زا نقطہ دار سے ہی تو استدلال کے قابل نرہا اور حاکم کے مقابلہ مین حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے ہین اور ابو ہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گہوڑے مین صدقہ نہین اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال مین صدقہ نہین اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہین اسلیے کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہے ہے پہر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہوسکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کرکے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابہی نووی کی کلام مین ہی فائدہ کے ابتدا مین گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہی یہ استدلال بہی صحیح نہین اسلیے کہ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ تجارت کا تہا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا کہ اوس نے خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہین مگر یہ بہی ہوسکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ مین دے چکا ہے تو زکوۃ کیون رکہیگا غرض اس سے اموال تجارت مین زکوۃ کا وجوب نہین ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال مین کوئی دلیل قطعی موجود نہین اور اصل اشیا مین برائت ہی جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اسکے درمیان خود اختلاف ہی کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول مین مذکور ہے تمام ہوا کلام مولینا صدیق حسن صاحب کا مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ کی فرضیت قطعی نہین ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہین اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہین مگر امام کو جبرًا وصول کرنا نہین پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے

باب زَکٰوۃِ الْفِطْرِ باب صدقہ فطر کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَی النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگون پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف** صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کی ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہین اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہین اسلیے کہ اون کے مذہب مین واجب اور فرض مین **فرق** ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب زکوۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض و واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور اس حدیث مین اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ مین رمضان کے اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرٍ **ترجمہ** ابن عمر نے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے اور بڑے پر **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَۃَ رَمَضَانَ عَلَی الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِہٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَہٗ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَۃٍ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن عمر نے کہا کہ پھر لوگون نے تجویز کیا کہ دو مد گیہون کے قیمت مین اوسکے برابر ہوتے ہین **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والون پر اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علما کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے شہر والون کے اور دن پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ وجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ جس کو زکوۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ واجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنا صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا وجب نہین اگرچہ نفقہ ان کا وجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کا اور کوفیون اور اسحاق اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف سے ایک صاع وجب ہے پیر اگر سوا گیہون کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع وجب ہے اور اگر گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہی واجب ہے اور ابو حنیفہ اور امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح مین گیہون کو کہتے ہین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابو سعید کہتے

تھے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) ایک صاع طعام کا (یعنی گیہون کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا نخرج اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر عن کل صغیر و کبیر حر او مملوک صاعا من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم علینا معاویۃ بن ابی سفیان حاجا او معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر و اخذ الناس بذلک قال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ ابدا ما عشت **ترجمہ** ابو سعید خدری کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ایک صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معویہ حج کو یا عمرے کو آئے تو لوگون مین منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا مین تو وہی نکالی جاون گا جو نکالتا تھا (یعنے ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے **عن** ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوۃ الفطر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا عن کل صغیر و کبیر حر و مملوک من ثلاثۃ اصناف صاعا من تمر صاعا من اقط صاعا من شعیر فلم نزل نخرجہ کذلک حتی کان معاویۃ فرای ان مدین من بر تعدل صاعا من تمر قال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ کذلک **ترجمہ** مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین انگور کا ذکر نہین **عن** ابی سعید قال کنا نخرج زکوۃ الفطر من ثلاثۃ اصناف الاقط والتمر والشعیر **ترجمہ** ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے **عن** ابی سعید الخدری ان معاویۃ لما جعل نصف الصاع من الحنطۃ عدل صاع من تمر انکر ذلک ابو سعید وقال لا اخرج فیہا الا الذی کنت اخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من شعیر او صاعا من اقط **ترجمہ** ابو سعید نے کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے انکار

کیا اور کہا کہ مین تو وہی دون گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کہجور یا انگور یا جو یا پنیر **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے **ف** اوپر کی روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس کے خلاف مین ہین اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیون کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکہنا چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آ ہی چکا ہے اور قیاس ہی چاہتا ہے کہ انکو کہجور کے برابر گیہون ہی رہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باخراج زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے پہلے

باب اثم مانع الزکوۃ زکوۃ نہ دینے کا عذاب **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالابل قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا ومن حقہا حلبہا یوم وردہا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منہا فصیلا واحدا تطأہ باخفافہا وتعضہ بافواہہا کلما مر علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین

أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا أُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهَا أُخْرٰيهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَّأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَّأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ أَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ
وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدُ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا
حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ
مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ
الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہین کہ زکوۃ اس کی نہ دیتا
ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کے تختے بنائے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
مین گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹین اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈی ہو جاوینگے
پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو یہی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندون
کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹون کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹون کا حق نہین دیتا اور اسکے حق مین سے ایک یہی ہے
کہ دودہ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے
لے جاتے وہان مسکین جمع رہتے مالک اونٹون کے انکو دودہ دوہکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہین ہے
مگر آپ نے اونٹون کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لوٹایا جاوے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوینگے کہ ان مین سے کوئی بچہ بہی باقی نرہےگا اور اسکو اپنے کہرون سے روندینگے اور مونہہ سے کاٹینگے پہر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا پہ پچہلا آجاویگا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوی بندون کا پہر اوس کی کچہ راہ نکلی جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گاے بکری کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گاے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوۃ ندیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندہا لٹایا جاوے گا ایک پٹپر صاف زمین پر اور ان گاے بکریون مین سب آوینگی کوئی باقی نرہےگی اور ایسے ہونگی کہ کوئی اون مین سینگ مڑی ہوئی نہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ ٹوٹی اور اکر اوسکو مارینگی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کہرون سے جب اگلا اوسپر سے گذرجاوی گی تو پچہلی پہر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پہر یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون کا پہر اوس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گہوڑے آپ نے فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈہانپنے والا ہے تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گہوڑے کا حال سنو جو باندہا ہے اس لیے کہ لوگون کو دکہاوے اور لوگون مین فخر مارے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین وبال ہے اور وہ جو عیب ڈہانپنے والا ہے وہ گہوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندہا ہے (یعنے جہاد کے لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق نہین بہولتا اور نہ اوسکے گہانس چارہ مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکے عیب ڈہانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گہوڑا ہے کہ باندہا اللہ کی راہ مین اہل اسلام کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پہر اوس نے جو کہایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکہی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکہا گیا اور جب وہ اپنی لنبی رسی توڑکر ایک دو ٹیلے پر چڑہ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان لکہی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گہوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بہی نہ تہا تب بہی اوس کے لیے اوسکے قطرون کے موافق نیکیان لکہی جاتی ہین جو اوسنے پئے ہین (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پہر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جاوے تو کیا کچہ ثواب نہ پاوے گا) پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایئے آپنے

فرمایا گدہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہین اوترا بجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن یعمل آخر آیت تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھیگا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بہی اوسے دیکہیگا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب ہونا زکوۃ کا گائے بیل مین اور یہ روایت اوس کے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث سے حنفیہ نے کہ گہوڑون مین بہی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گہوڑے نر ہون تو زکوۃ نہین اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گہوڑے کے بدلے ایک دینا دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا مسلمان پر اوسکے گہوڑے کی زکوۃ نہین اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبرگیری مراد ہے اور کسی دوست کو مانگے دینا پانچوین فضیلت مجاہد کے گہوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے ہزار درجہ اسکا گہوڑا افضل ہے چھٹی استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تہے وحی سے فرماتے تہے اسلیے گدہون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ مجہپر کچہ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تہا مگر گدہون کے بارے مین آپ کا اجتہاد یہی ٹہیرا کہ ان مین زکوۃ فرض نکی جاوے

عن زید بن اسلم بہذا الاسناد بمعنی حدیث حفص بن میسرۃ الی اخرہ غیر انہ قال ما من صاحب ابل لا یؤدی حقہا ولم یقل منہا حقہا وذکر فیہ لا یفقد منہا فصیلا واحدا وقال یکوی بہا جنباہ وجبہتہ وظہرہ **ترجمہ** زید بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچہ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب کنز لا یؤدی زکوتہ الا احمی علیہ فی نار جہنم فیجعل صفائح فتکوی بہا جنباہ وجبینہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار وما من صاحب ابل لا یؤدی زکوتہا الا بطح لہا بقاع قرقر کاوفر ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخریہا ردت علیہ اولیہا حتی یحکم اللہ بین عبادہ

فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة ثم یری سبیله اما الی الجنة واما الی النار وما من صاحب غنم لا یؤدی زکوتها الا بطح لها بقاع قرقر کاوفر ما کانت فتطؤه باظلافها وتنطحه بقرونها لیس فیها عقصاء ولا جلحاء کلما مضی علیه اخراها ردت علیه اولها حتی یحکم الله بین عباده فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیله اما الی الجنة واما الی النار قال سهیل ولا ادری اذکر البقر ام لا قالوا فالخیل یا رسول الله قال الخیل فی نواصیها الخیر او قال الخیل معقود فی نواصیها قال سهیل انا اشک الخیر الی یوم القیمة الخیل ثلاثة فهی لرجل اجر ولرجل ستر ولرجل وزر فاما التی هی له اجر فالرجل یتخذها فی سبیل الله ویعدها له فلا تغیب شیئا فی بطونها الا کتب الله له اجر ولو رعاها فی مرج ما اکلت من شیء الا کتب الله له بها اجرا ولو سقاها من نهر کان له بکل قطرة تغیبها فی بطونها اجر حتی ذکر الاجر فی ابوالها وارواثها ولو استنت شرفا او شرفین کتب له بکل خطوة تخطوها اجر واما التی هی له الذی ستر فالرجل یتخذها تکرما وتجملا ولا ینسی حق ظهورها وبطونها فی عسرها ویسرها واما التی هی علیه وزر فالذی یتخذها اشرا وبطرا وبذخا ورئاء الناس فذاک الذی هی علیه وزر قالوا فالحمر یا رسول الله قال ما انزل الله علی فیها شیئا الا هذه الایة الجامعة الفاذة من یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره

ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہین ہے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ مین اور اوس کے تختے بنائے جاوینگے پہر داغی جاوینگی اس سے دونو کروٹین اور ماتہا اوسکا جبتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین برابر مین اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہوکر جیسے دنیا مین بہت فربہ تھے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان مین کا پچھلا اوس پر نکل جاوے گا اگلا پہر لوٹ آوے گا یہی صحیح ہے اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب ان مین کا پہلا روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاوے گا یہ راوی کی غلطی سے ہے اسلیے کہ اس مین معنے صحیح نہین ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے

اپنے بندون کا اپنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت مین جانے کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک پٹپڑ برابر زمین مین اور وہ آوین گی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا مین تہین اور اسکو روندین گی اپنے کہرون سے اور کوچین گی اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ موڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی جب اوپر سے پچہلی گزر جاوے گی اگلی پہر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا ایسے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پہر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بہی ذکر آپ نے کیا یا نہین پہر عرض کی اور گہوڑے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گہوڑے کی پیشانی مین بہتری بندہی ہے سہیل نے کہا مجہے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی جہاد کا بڑا سامان گہوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد مین ہے) پہر فرمایا گہوڑے تین قسم ہین ایک تو آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکے عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اوس شخص کا جس نے گہوڑا باندہا اللہ کی راہ مین اور طیار رکہا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو غائب کرتا ہے اپنے پیٹ مین اللہ اوسکے مالک کے لیے ثواب لکہتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچہ اوس نے کہایا اللہ نے اوسے ثواب مین لکہا یا جس نہر سے اس نے پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹہایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دہرا ایک ثواب لکہا گیا اور جو مالک کا پردہ ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے باندہا اور اوسکی سواری کا حق نہ بہولا (یعنے دوستون کو مانگے دیا کبہی کبہی غربا کو چڑہا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے چارے پانی مصالح کی خبر رکہے اوسکی تکلیف اور آرام مین) اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کے لیے اور لوگون کو دکہانے کے لیے باندہا سو وہ اوسپر وبال ہے پہر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجہپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا مگر یہ آیت جامع بے مثل فمن یعمل الایۃ **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے بہی روایت آئی ہے **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عقصاء عضباء وقال فيكوى بها جنبه وظهره ولم يذكر جبينه **ترجمہ** سہیل سے تیسری
سند سے بھی روایت آئی اور اوسمین عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہین **عن** ابی هريرة رض
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا لم يؤد المرء حق الله او الصدقة في ابله و
ساق الحديث بنحو حديث سهيل عن ابيه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے
اپنے باپ سے اور یہ روایت کی **عن** جابر بن عبد الله الانصاري يقول سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ما من صاحب ابل لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر
ما كانت قط وقعد لها بقاع قرقر تستن عليه بقوائمها واخفافها ولا صاحب بقر لا يفعل
فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها
وتطؤه بقوائمها ولا صاحب غنم لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت
وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها ليس فيها جماء ولا منكسر قرنها ولا صاحب
كنز لا يفعل فيه حقه الا جاء كنزه يوم القيمة شجاعا اقرع يتبعه فاتحا فاه
فاذا اتاه فر منه فيناديه خذ كنزك الذي خبأته فانا عنه غني فاذا رأى ان لا
بد منه سلك يده في فيه فيقضمها قضم الفحل قال ابو الزبير سمعت عبيد بن عمير يقول
هذا القول ثم سألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال مثل قول عبيد وقال ابو الزبير سمعت
عبيد بن عمير يقول قال رجل يا رسول الله ما حق الابل قال حلبها على الماء واعارة
دلوها واعارة فحلها ومنيحتها وحمل عليها في سبيل الله **ترجمہ** جابر نے کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کی دن آوے گا اور وہ اونٹ
بھی بہت سی بہت ہو کر آوین گے اور مالک انکا ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوس پر اپنے پیرون
اور کہرون سے کودین گے اور جو گائے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کی دن آوین گی بہت سی
بہت اور اسکو بٹھا کر ایک چٹیل زمین مین اپنے سینگون سے کوچین گے اور پیرون سے روندینگی اور جو بکری
والا اسکا حق ادا نہین کرتا وہ بھی قیامت کی دن بہت سی بہت ہو کر آوین گی اوسا اسکو ایک چٹیل زمین مین
بٹھا کر اپنے سینگون سے کوچیں گی اور اپنے کہرون سے روندینگی اور ان مین بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی
اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہین کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوس کے خود بال جھڑ جاتے ہین اور اپنی دم پر اتنا کھڑا ہوجاتا ہے کہ سوا اسکے سر تک اوسکا مونہہ پہنچ جاتا ہے) اور اسکے پیچھے لگے گا مونہہ کھولکر جب اوس کے پاس آوے گا تو مالک اوس سے بھاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے چھپا رکھا تھا کہ مجھے اوسکی حاجت نہین ہے (شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی) پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ مجھے نہین چھوڑتا تو اوس کے مُنہ مین ہاتھ ڈالدے گا اور وہ اسے ایسا چبائیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تھے پھر ہمنے جابر سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر دودہ لینا (کہ اسمین جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچہ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکی نر کو نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین)

عن جابر بن عبد اللہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

نسخ لابدّ له

ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گاے والا اور بکری والا اوس کی زکوۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹھایا جاوے گا ایک چٹپر زمین پر اور کھرون والا جانور اسکو اپنے کھرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کونچے گا اوسدن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپ نے فرمایا اسکے نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیے مانگے دینا اور پانی جب لادین اسکو دودہ لینا (اونٹون کو چوتھے پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے ہین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین پھر وہان دوہنے مین بھی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بھی دودہ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین انکو سواری اور بوجھہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

بنجاوے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جدہر وہ بہاگے گا اور وہ اس سے بہاگے گا پہر کہا جاویگا کہ یہ وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تہا (یعنے زکوۃ ندیتا تہا صدقہ فطر نہ ادا کرتا تہا) پہر جب وہ دیکہیگا کہ یہ میرا پیچہا نہ چہوڑے گا تو اوس کے موںہہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتہہ ایسا چبا ڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب اِرْضَاءِ السَّعَاۃِ زکوۃ کے تحصیلدارون کے راضی کرنے کا بیان **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِیْنَ یَاْتُوْنَنَا فَیَظْلِمُوْنَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالَ جَرِیْرٌ مَا صَدَرَ عَنِّیْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَھُوَ عَنِّیْ رَاضٍ مسلم **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہین (یعنے جانور اچہے سے اچہا لیتے ہین حالانکہ متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کردیا کرو اپنے تحصیلدارون کو (یعنی اگرچہ وہ تمپر زیادتی بہی کرین) جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کرو تکرار نہ کرو جو حق زکوۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے یہ تحصیلدارون کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو ورنہ بصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تَغْلِیْظِ عُقُوْبَۃِ مَنْ لَّا یُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَیَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَھَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا وَتَطَؤُہٗ بِاَظْلَافِھَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰھَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلٰھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ **ترجمہ** ابوذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تہے

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین رب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کی اے رسول اللہ کہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین مگر جسنے خرچ کیا ادہر اور اودہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تہوڑے ہین (یعنے جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی وہان بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے دن آوینگے وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہو کر اور جیسے بیل جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگ سے اس کو کونچین گے اور اپنے کھرون سے اسکو روندین گے جب پچھلا انکا گذر جاوے گا اگلا پھر اوسپر آجاوے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندون کا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ يَمُوْتُ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا **ترجمہ** ابوذر سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ جو زمین پر مر جاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جاوے اور اوسکی زکوۃ نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِيْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ عَلَيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہو جائے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹھا رکھون **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِيْ ذَهَبًا اُمْسِيْ ثَالِثَةً وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَهٰكَذَا عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى

قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبَعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا مدینکی کنکریلی زمین مین بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھہ رہے تہے تب مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین نے عرض کی حاضر ہون ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بہی اسمین سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ مین کسی قرض کے سبب سے اٹہا رکہون اور اگر یہ سونا ہو جاوے تو مین اللہ کی بندون مین یون بانٹون اور آپنے اپنے آگے ایک لپ بہر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائین اشارہ کیا ابوذر نے کہا پہر ہم چلے اور آپ نے فرمایا ای ابوذر اور مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہین قیامت کے دن (یعنے زہد کی درجات عالیہ سے محروم رہنے والے) مگر جسنے خرچ کیا ادہر ادہر اور جدہر مناسب ہوا آپنے پہر ویسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلی کیا تہا پہر ہم چلے اور آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنے یہان سے کہین جانا نہین) جبتک مین نہ آؤن اور پہر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظرون سے غائب ہو گئے پہر مین نے کچہ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل مین کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مین نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچہے جاؤن تب مین یاد آیا کہ آپنے فرمایا تہا یہین رہنا جب تک مین نہ آؤن تمہارے پاس غرض مین آپکا منتظر رہا پہر آپ جب تشریف لائے تو مین نے اس آواز کا جو سنی تہی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہے ان کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انہون نے فرمایا کہ جو مرے آپکی امت سے اور شریک نکیا ہو اوسنے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جہنڈے نیزے گور و نبی و ولی بہوت و پری کو) وہ جنت مین جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہون کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین کے یا بشفاعت انبیاء و اولیا کے) مین نے کہا اگرچہ اوسنے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ اوسنے زنا اور چوری بہی کی ہو **ف** اس حدیث مین ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر مین اور اشارہ

ہے اس طرف کہ کوئی امر خیر مین مال کو نہ دے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکریہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہواے نفسانی اور تقاضاے شیطانی مین اسراف بیجا کرے اور اس روایت سے اور پر جو روایتین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے تاکید کلام کے لیے بھی کہانا درست ہے اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئین ہین اور اہل سنت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوئے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوینگے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم و معذب رہین اور خوارج نے بھی اسکا انکار کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَیْلَةً مِّنَ اللَّیَالِیْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ وَحْدَہٗ لَیْسَ مَعَہٗ اِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَکْرَہُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَہٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِیْ فِیْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاءَکَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَہْ قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَةً فَقَالَ اِنَّ الْمُکْثِرِیْنَ ھُمُ الْمُقِلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا فَنَفَحَ فِیْہِ یَمِیْنَہٗ وَشِمَالَہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ وَوَرَاءَہٗ وَعَمِلَ فِیْہِ خَیْرًا قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَةً فَقَالَ اِجْلِسْ ھٰھُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِیْ فِیْ قَاعٍ حَوْلَہٗ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِیْ اِجْلِسْ ھٰھُنَا حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْکَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِی الْحَرَّةِ حَتّٰی لَا اَرَاہُ فَلَبِثَ عَنِّیْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُقْبِلٌ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاءَکَ مَنْ تُکَلِّمُ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَرْجِعُ اِلَیْکَ شَیْئًا قَالَ ذَاکَ جِبْرِیْلُ عَرَضَ لِیْ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ **ترجمہ** ابوذر نے کہا مین نکلا ایک رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتھ نہین ہے تو مین سمجھا کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے) تو مین یہ سمجھکر چاندنی کے سایہ مین چلنے لگا تاکہ حضرت انکو نہ دیکھین تو آپ نے میری طرف مڑکر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

جبرئیل علیہ السلام

عرض کی ابوذر اللہ مجھکو آپ پر سے فدا کرے آپ نے فرمایا ابوذر آؤ پھر آپکے ساتھ مین چلا تھوڑی دیر اور آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا مین بہت مال والی ہین وہ کم درجہ والی ہین قیامت کے دن مگر جسے اللہ تعالی مال دیوے اور وہ پھونک پر اڑا دیوے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت خوبیان پھر انہون نے کہا مین آپکے ساتھ تھوڑی دیر ٹہلتا رہا پھر آپ نے فرمایا یہان بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین مین بٹھا دیا کہ گرد اوس کے کالے پتھر تھے اور مجھسے فرمایا تم یہین بیٹھے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے اون پتھرون مین یہانتک کہ مین آپکو نہ دیکھتا تھا اور وہان بہت دیر تک ٹھیرے رہے پھر مین نے سنا کہ آپ کہتے آتے تھے کہ اگر چوری کرے اور زنا کرے پھر آئے تو مجھسے صبر نہ ہو سکا اور مین نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے (سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تھا رضی اللہ عنہم) کون تھا اون کالے پتھرون مین مین نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپکو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ وہ میرے آگے آئے ان پتھرون مین اور فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر تیسری بار کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بھی پیے **ف** نووی نے کہا اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بہت بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھکر تھا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے کو

عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِىْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مَلَاٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْىِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهٗ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ هٰٓؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِىْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِىْ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَىَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهٗ يَبْعَثُنِىْ فِىْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقُلْتُ

اُرَاہُ قَالَ مَا یَسُرُّنِی اَنَّ لِی مِثْلَہٗ ذَہَبًا اُنْفِقُہٗ کُلَّہٗ اِلَّا ثَلَاثَۃَ دَنَانِیْرَ ثُمَّ ہٰؤُلَآءِ یَجْمَعُوْنَ الدُّنْیَا لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَکَ وَلِاِخْوَتِکَ مِنْ قُرَیْشٍ لَا تَعْتَرِیْہِمْ وَتُصِیْبُ مِنْہُمْ قَالَ لَا وَرَبِّکَ لَا اَسْاَلُہُمْ عَنْ دُنْیَا وَلَا اَسْتَفْتِیْہِمْ عَنْ دِیْنٍ حَتّٰی اَلْحَقَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ **ترجمہ**

احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تھا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دو مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پہوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون کی نوک سے پہوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے پیچھے ہوا (کیونکہ یہ طالب حدیث ہین) یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ مین تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے دین کی) اور میرے دوست ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دہوپ کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہان بھیجا چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کردون مگر تین دینار (یعنے جسکا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھو) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے ان سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیون قریش کے ساتھ کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہان تک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف اس حدیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّہَبَ وَالْفِضَّۃَ مین آئی ہے اور اسی طرح اس حدیث مین وہی جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے اور جب زکوۃ دیا پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکہہ چہوڑے وہ سب کنز ہے غرض اُن کا مذہب مشہور وہی ہے مگر صحیح وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عن** الاحنف بن قیس قال کنت فی نفر من قریش فمر ابو ذر وھو یقول بشر الکانزین بکی فی ظھورھم یخرج من جنوبھم وبکی من قبل اقفائھم یخرج من جباھھم قال ثم تنحی فقعد قال قلت من ھذا قالوا ھذا ابو ذر قال فقمت الیه فقلت ما شیء سمعتک تقول قبیل قال ما قلت الا شیئا قد سمعته من نبیھم صلی اللہ علیه وسلم قال قلت ما تقول فی ھذا العطاء قال خذه فان فیه الیوم معونة فاذا کان ثمنا لدینک فدعه

ترجمہ احنف بن قیس نے کہا مین چند لوگون مین قریش کے بیٹہا ہوا تہا اور ابو ذر آئے اور فرمانے لگے بشارت دو کنز جمع کرنے والون کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جاوین گے اور ان کے کروٹون سے نکل جاوین گے اور انکی گدیون مین لگائے جاوین گے تو انکی پیشانیون سے نکل آوین گے پہر وہ کنارے ہوگئے اور مین نے لوگون سے پوچہا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا یہ ابوذر ہین اور مین ان کیطرف کہڑا ہوا اور مین نے کہا یہ کیا تہا جو مین نے سُنا کہ ابہی آپ کہہ رہے تہے اونہون نے کہا مین وہی کہہ رہا تہا جو سنا مین نے ان کو نبی صلے اسہ علیہ وسلم سے پہر مین نے کہا آپ کیا فرماتے ہین اس عطا مین (یعنے جو مال غنیمت سے امرا مسلمانون کو دیا کرتے ہین) انہون نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمین مدد خرچ ہے پہر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہوجاوے تب چہوڑ دینا (یعنے دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہین نہ لینا

باب الحث علی النفقة وتبشیر المنفق بالخلف باب سخاوت کی فضیلت مین **عن** ابی ھریرة یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال قال اللہ یا ابن آدم انفق انفق علیک وقال یمین اللہ ملای وقال ابن نمیر ملآن سحاء لا یغیضھا شیء اللیل والنھار **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اسہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اسہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر مین بہی تیرے اوپر خرچ کرون اور فرمایا حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے کہ اسہ کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچہ کم نہین ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتہہ ایک چیز ہے بلاکیف کہ اسہ پاک کے لیے ثابت ہے اور اُسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونون ہاتہہ اُسکے قران سے ثابت ہین کہ فرماتا ہے لما خلقت بیدی اور فرماتا ہے بل یداہ مبسوطتان اور ان آیتون سے اور بہت سی حدیثون سے جنمین دونون ہاتہہ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

بیان اسہ پاک کے ہاتہون کا

پس تاویل ان کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر سے مشہور ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَذْکُرُ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِیْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُهَا سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِهٖ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِهِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تم پر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بھلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا اوس کے سیدھے ہاتھ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتھ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالی شانہ کے دو ہاتھ ہین اور تاویل ہاتھ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گذار دنیا سے تشریف لیجاتے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی اردو ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت مین اس لفظ سے مباینت رکھتی ہوتی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور یہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پھیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب وسنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ وتابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ **فیض** وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوے دوسری فا اور یے کے ساتھ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

اللہ تبارک وتعالیٰ

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے

باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه على عياله ودينار ينفقه الرجل على دابته في سبيل الله ودينار ينفقه على أصحابه في سبيل الله قال أبو قلابة وبدأ بالعيال ثم قال أبو قلابة وأي رجل أعظم أجرا من رجل ينفق على عيال صغار يعفهم أو ينفعهم الله به ويغنيهم **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والون پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انمین سے ایسے ہین کہ اون کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقون پر اللہ کی راہ مین اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچون پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوسکے سبب سے اور بے پرواہ کردے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ مین خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات مستحبہ مین جب واجبات سے فاضل ہو

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دينار أنفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار أنفقته على أهلك أعظمها أجرا الذي أنفقته على أهلك **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ مین دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے مین دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والون پر خرچی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والون پر خرچی

عن خيثمة قال كنا جلوسا مع عبد الله بن عمر إذ جاءه قهرمان له فدخل فقال أعطيت الرقيق قوتهم قال لا قال فانطلق فأعطهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى إثما أن يحبس عمن يملك قوته **ترجمہ** خیثمہ نے کہا ہم عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہون نے پوچھا کہ تمنے غلامون کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہین انہون نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

الابتداء في النفقة بالنفس ثم اهله ثم القرابة باب پہلے اپنے ذات پر پھر اپنے گھر والون پر پھر قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان **عن** جابر انه قال اعتق رجل من بني عذرة عبدا له عن دبر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الك مال غيره قال لا قال من يشتريه مني فاشتراه نعيم بن عبد الله العدوي بثمان مائة درهم فجاء بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفعها اليه ثم قال ابدأ بنفسك فتصدق عليها فان فضل شيء فلاهلك فان فضل عن اهلك شيء فلذي قرابتك فان فضل عن ذي قرابتك شيء فهكذا وهكذا يقول فبين يديك وعن يمينك وعن شمالك **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس کی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس کے سوا اوس نے کہا نہین تب آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجھ سے تو نعیم نے اوسکو آٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے گھر والون پر پھر بچے تو اپنے ناطے والون پر پھر بچے تو ادھر اودھر اور اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور داہنے اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکھے تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین چوتھے یہ معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالک اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار يقال له ابو مذكور اعتق غلاما له عن دبر يقال له يعقوب وساق الحديث بمعنى حديث الليث **ترجمہ** جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی وہی روایت مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ اوس مالک کا نام ابو مذکور تھا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين ولو كانوا مشركين **باب** فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کے اگرچہ مشرک ہون

عن انس بن مالك يقول كان ابو طلحة اكثر انصاري بالمدينة مالا وكان احب امواله اليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله يقول في كتابه لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ط وان احب اموالي الي بيرحاء وانها صدقة لله ارجو برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث شئت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رايح ذلك مال رايح قد سمعت ما قلت فيها واني ارى ان تجعلها في الاقربين فقسمها ابو طلحة في اقاربه وبني عمه

الله عزّ وجلّ

رابح

ترجمہ انس نے کہا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ مین بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال اون کا بیرحا ایک باغ تھا مسجد نبوی کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین جاتے تھے اور اسکا میٹھا پانی پیتے تھے انس نے کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کروگے اپنی محبوب چیزون کو اللہ کی راہ مین تو ابو طلحہ نے کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالون مین زیادہ محبوب بیرحا ہے اور وہ اللہ کی راہ مین صدقہ ہے اور مین اللہ سے اسکے ثواب کا اور اس کے آخرت مین جمع ہوجانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہون سو اسکو آپ جہان چاہین رکھدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے مین نے سنا جو تمنے کہا اور مین مناسب جانتا ہون کہ تم اسے اپنے عزیزون مین بانٹ دو پھر اوسکو ابو طلحہ نے اپنے عزیزون اور چچازاد بھائیون مین بانٹ دیا **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور مطرف بن عبد اللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہین غرض یہ حدیث اون پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات مین اہل علم وفضل سے مشورہ لینا جیسے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا ۔ ۳ اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزون قریبون کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیرون کے جب عزیز محتاج ہون اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہون تو قرابت بعیدہ والون کو دے اس لیے کہ ابو طلحہ نے وہ

باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین دادا مین جاکر ملتے ہین چنانچہ گز
آتا ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ
اَبُوْ طَلْحَةَ اَرَاىٰ رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِىْ
بَيْرُحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِىْ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِىْ
حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ **ترجمہ** انس نے کہا جب آیتہ مذکور اتری ابو طلحہ نے کہا ہم دیکھتے
ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے اور ہم کو نہایت فخر کی جگہہ ہے
کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ادنی غلام سے کوئی شے طلب فرماوے زہے ورنہ ہے قسمت اسو مین
گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کی کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اللہ کے نذر کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ
دیا **عَنْ** مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ
اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے
فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموون کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا **ف** اور بخاری مین اصیلی کی
روایت مین اخواتک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونون روایتین
صحیح ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین مان کے اقارب کے
ساتھہ سلوک کرنا ہے کہ مان کا حق بڑا ہے **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى
عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا
بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِىْ عَنِّىْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ
فَقَالَ لِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِىْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْاَلَانِكَ تَجْزِي الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ
فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** زینب عبد اللہ کی بی بی
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو زینب
نے کہا پھر میں عبد اللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں سو تم جا کر حضرت سے پوچھو کہ اگر میں تم کو دیدوں اور
صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دوں تو عبد اللہ نے مجھسے کہا کہ تم ہی جا کر حضرت سے پوچھو پھر
میں آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو ادا
ہو جاویگا یا نہیں یا ان یتیموں کو دیں جنکو وہ پالتے ہیں اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں زینب
نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کون ہیں تو بلال نے
عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب ہیں آپنے فرمایا کون سی زینب ہیں انہوں نے کہا عبد اللہ
کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپنے کہ انکو اس میں دونا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والوں سے سلوک
کرنیکا دوسرا صدقہ کا **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِيَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ
ترجمہ زینب سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ میں مسجد میں تھی
اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ
بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہے اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر اودہر پریشان ہوجاوین اسلیے کہ وہ میرے بیٹے ہین آپنے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اوسمین ثواب ہے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ **ف** زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تہا (النووی) **عَنْ** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً **ترجمہ** ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گہر والون پر اور اس مین امید ثواب کی رکہتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے **عَنْ** شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** شعبہ سے دوسری سند سے بہی مروی ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اسمار ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری مان آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ **ترجمہ** اسمانے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش سے صلح کی تہی پہر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی مان سے

بَاب وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھون نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان فورًا مرگئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دیتے تو اگر میں صدقہ دون اُسے ثواب ہے آپ نے فرمایا ہان **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علماے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا کے پہونچنے مین بہی اجماع ہے اور دَین کے ادا مین بہی اور ان سب مین نصوص وارد ہوئے ہین اور ایسے ہی قرض کا بہی اور ایسے ہی حج تطوع کا بہی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزون مین جو میت کے ذمہ ہین اور مذہب ارجح اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوچکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے مذہب مین قرارت قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بہی پہونچتا ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوی بدعت اوسکے ساتھ مخلوط نہ ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جہالت سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکی ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتین کہاوین مرد نہ کہاوین دو حصے نہ کہاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینے والے نکہاوین چاہین شراب پینے والے کہاوین اور پہر اسمین نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری مین نام ہو کہ واہ صاحب باوا کا سوم کس دہوم سے کیا اور داوے کہ چالیسوین مین خوب حصے بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بہی ہوسکتا ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ وَلَمْ یُوْصِ کَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ یَقُلْ ذٰلِکَ الْبَاقُوْنَ **ترجمہ** ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا

باب بَیَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ یَقَعُ عَلٰی کُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہے اور کسی نیکی مین بخل نہ کرنا چاہیے **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ
قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَّا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ
وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنْ
مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَ
يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا
وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے اس
لیے کہ وہ نماز پڑہتے ہین جیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم روزہ رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین
اپنے زائد مالون سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بہی تو اللہ تعالی نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ
ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچہی بات سکہانا
صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے مین صدقہ ہے لوگون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم مین سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے
صحبت کرتا ہے) تو کیا اوس مین بہی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیون نہین دیکہو تو اگر اوسے حرام مین صرف
کرے تو وبال ہو کہ نہین اسیطرح جب حلال مین صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ
وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ
اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ
السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ قَالَ
اَبُوْ تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَتْ يُمْسِيْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ قالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن مین تین سو ساٹہہ جوڑ ہین سو جسنے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ
کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتہر لوگون کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی
کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچہی بات سکہائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹہہ جوڑون کی

گنتی کے برابر وہ اوس دن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایت مین کبھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال مین **عن** معاویۃ قال اخبرنی اخی زید بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال او امر بمعروف وقال فانہ یمسی یومئذ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ او امر بمعروف کہا یعنے واو عطف کی جگہہ او کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے **عن** عائشۃ تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق کل انسان بنحو حدیث معاویۃ عن زید وقال فانہ یمشی یومئذ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ ثابت ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیان ہین

عن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم صدقۃ قیل ارایت ان لم یجد قال یعتمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قال قیل ارایت ان لم یستطع قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قال قیل لہ ارایت ان لم یستطع قال یامر بالمعروف او بالخیر قال ارایت ان لم یفعل قال یمسک عن الشر فانھا صدقۃ **ترجمہ** سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھاوے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ

سعید بن ابی بردہ

عن عبد الرحمن بن مھدی حدثنا شعبۃ بھذا الاسناد **ترجمہ** عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند سے وہی روایت کی **عن** ابی ھریرۃ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس قال تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیھا او ترفع لہ علیھا متاعہ صدقۃ قال والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ

علیہ ن

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کین اونہی مین یہ بھی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیون مین انصاف کردینا یہ بھی ایک صدقہ ہے کسی کی مدد کردینا اتنی بھی کہ اوسی سواری پر چڑہا دیا یا اسکا مال لاد دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکھتا ہے نماز کے لیے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے ہین اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو تباہ کر **ف** معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہین آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِیْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِیْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا **ترجمہ** حارثہ بن وہب کہتے تھے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاویگا کہ آدمی اپنا صدقہ لیکر نکلے گا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہیگا کہ اگر تم کل لاتے تو مین لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہین ہے غرض کوئی نہ ملیگا جو اسے قبول کرے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے کہ صدقہ دینے مین دیر نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکھو اور ڈرانا ہے آخر زمانے کی حال سے کہ اوسوقت مال کی کثرت ہوگی اور خزانے زمین سے نکل پڑینگے اور برکتون کا مینہ برسیگا اور یہ یاجوج وماجوج کے ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً

يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتین لگین ہوگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن براد کی روایت مین یہ ہے کہ دیکھیگا تو **ف** اس حدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردون مین کام آوینگے عورتین رہ جاوینگی کہ اپنے سوداسلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوینگی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہونگے اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آثار سے ابصار امت مرحومہ کو پر انوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے پیتل روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰی يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور بہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نہ پاوے گا جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہرین ہوجاوے **ف** یعنی قلت سے مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوے کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نرہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو۔

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰی يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ صَدَقَةً وَّيُدْعٰی اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اَرَبَ لِیْ فِيْهِ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال بہت ہوکر بہ نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہین ہے

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو قے کر دیگی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہین سونے سے اور چاندی سے اور خونی آوے گا اور کہیگا کہ ایسی کے لیے مین نے خون کیا تہا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہیگا کہ اہی کے لیے مین اپنے ناتے والون کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھہ کاٹا گیا پھر سب کے سب اسے چھوڑ دینگے اور کوئی اس مین سے کچھہ نہ لیگا **ف** اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کی قریب مین اپنے خزانے اوگل دے گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤن کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهُ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتھہ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور بہی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہین) اور وہ رحمن کی ہتھیلی مین بڑہتی رہتی ہے یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھہ ہین اور اسی مین چیزون کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیفیت اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اسکے وہم مین آوے اس سے اللہ تعالی شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور جو سگوئیان مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہین نعوذ باللہ منہا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سند سے مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِيْ حَقِّهَا وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو لیوے حق کی جگہہ مین خرچ کرے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَّغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہین قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کہاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور فرمایا ای ایمان والو کہاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پہر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لنبے لنبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار مین بہرا ہے اور پہر ہاتہہ آسمان کیطرف اٹہاتا ہے اور کہتا اے رب اے رب اور حالانکہ کہانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی حرام ہے پہر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو **ف** یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کہانا کپڑا گہر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت سے ہاتہہ دہونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بہی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتہہ آسمان کیطرف اٹہاتے ہین پہر جو اس کے بہی منکر ہین وہ حرام خورون سے بہی بدتر ہین اور حلال خورون سے بہی کمتر

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَّاَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ ایک کہجور یا ایک کام کی بات بہی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کر سکے تم مین سے کہ بچے آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بہی کر گذرے **ف** یعنی اسکو بہی حقیر نجانے اور خوشی سے بجالاوے کہ وہ بہی اگر مقبول ہوجاوے تو کافی ہے نجات کے لیے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ **ترجمہ** عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ مین کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکہیگا تو اس کے اگلے پچہلے عمل نظر آوین گے اور بائین دیکہیگا تو وہی نظر آوین گے اور آگے دیکہیگا تو کچہہ نہ سوجہے گا سوا دوزخ کے جو اوس کے مونہہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہی ہو اور دوسری روایت مین یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہکر ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ بہی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس مین ترغیب ہے صدقہ کی اور تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے مین آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اس سے شرماوے **عَنْ** عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ **ترجمہ** عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ کا اور مونہہ پہیر لیا اور بہت مونہہ پہیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پہر مونہہ پہیرا اور بہت مونہہ پہیرا یہانتک کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکہہ رہے ہین پہر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور یہ بہی نپاوے تو اچہی کوئی بات کہکر سہی اور ابو کریب کی روایت مین گویا کا لفظ نہین ہے —

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تہا کہ صحابیون کو کمال خوف وخطر دوزخ کا ہوجاوے اور شاید اللہ تعالی نے آپ کی سامنے دوزخ کردی ہو یہ بہی کچہ بعید نہین اس لیے کہ دوزخ اور جنت دونون موجود ہین اور جو موجود ہو اسکا دیکہنا محال نہین ہم نے ایسے لوگون کو دیکہا ہے جنہون نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری مین سیر کی ہے **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ **ترجمہ** عدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار موہنہ پہیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بہی نہ ملے تو اچہی بات کہکر **عن** مُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ **ترجمہ** منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے دن کے شروع مین سو کچہ لوگ آئے ننگی پیر ننگے بدن گلے مین چمڑے کی کفنیان ڈالی ہوئی یا چمڑے کی عبائین پہنی ہوئی اپنی تلوارین لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان مین قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر وفاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پھر باہر آئے (یعنے پریشان ہوگئے) سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی)) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ ساری بنی آدم آپس مین بہائی بہائی ہین) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا تک پہر سورہ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے کیا بہیج رکہا ہے جو کل کام آوے (پہر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کہجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا بہی کہجور کا ہو (جب بہی لاؤ) پہر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہاتھ تہکا جاتا تہا بلکہ تہک گیا تہا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پہر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک کہ مین نے دو ڈہیر دیکہے کہانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکہتا تہا کہ چمکنے لگا تہا گویا کہ سونے کا ہوگیا جیسے کندن پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین آکر نیک بات (یعنے کتاب وسنت کی بات) جاری کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بہی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکہا دیکہی) اون کا بہی ثواب ہے اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچہ ثواب گہٹے اور جس نے اسلام مین آکر بری چال ڈالی (یعنے جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اوس کے اوپر اوس کے عمل کا بہی بار ہے اور اون لوگون کا بہی جو اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچہ گہٹے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لوگون کی ہمدردی دیکہہ کر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنی بہائیون پر دیکہہ کر اور ایسے مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعة ضلالة کی اس مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدعہ مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہون انکو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکہین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کی

مخصص ہوتا ثانیًا یہ کہ صحابہ نے اسوقت کوئی نئی بات نہین کی تہی کہ جسپر آپنے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سباق وسیاق کلام سے موہنہ موڑنا ہے ثالثًا یہ کہ سنن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ ہین لغت مین نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث مین وہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کردینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعًا یہ کہ صدہا حدیثون مین احداث اور بدعت کی برائی ہے پہر اس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیون فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہوچکی تو اب یہ سمجہنا چاہیے کہ جو سنتین اور مستحبات ایسی ہین کہ جن پر لوگون نے التفات اور عمل چہوڑدیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات ومحرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی مین داخل ہوا اس صورت مین کل محدثۃ بدعۃ کی تاویل بہی نہین کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع مین منافات لازم آتی ہے اب باقی رہے وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا ہی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی انکو ملحق بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون مین پائے گئے وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نپائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہے جاوین تو نہ منافات کلام شارع مین آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیان لازم آتی ہین دونک تحقیق انیق

عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپنے ظہر کی نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا

عَنْ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيْرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپ نے ظہر پڑہی اور چہوٹے منبر پر چڑہے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اوتارا اے آخر حدیث تک ۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلَى

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِہِمْ قَدْ اَصَابَتْہُمْ
حَاجَۃٌ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِہِمْ **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے کہ اونی کپڑے تھے اون کے اور آپ نے اون کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہین پہر ذکر کی ساری
حدیث **بَابُ** الْحَمْلِ بِاُجْرَۃٍ یُتَصَدَّقُ بِہَا وَالنَّہْیِ الشَّدِیْدِ عَنْ تَنْقِیْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِیْلٍ
صدقہ کی پیٹھ پر بوجھ ڈھو کر مزدوری صدقہ کرنا اور برائی کرنے کی نہی کا بیان **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ اُمِرْنَا بِالصَّدَقَۃِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِیْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَ
جَاءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَکْثَرَ مِنْہُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَۃِ ہٰذَا وَمَا
فَعَلَ ہٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِیَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ
وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُہْدَہُمْ وَلَمْ یَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِیْنَ **ترجمہ** ابی مسعود رضی اللہ عنہ
نے کہا ہمکو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے اور صدقہ دیا ابوعقیل نے آدہا صاع (یعنے دو
سیر) اور ایک شخص نے کچھ اس سے زیادہ دیا اور منافق کہنے لگے اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پرواہ
نہین ہے اور اس دوسرے نے (یعنے ابوعقیل نے) تو صرف دکھانے ہی کو صدقہ دیا ہے پہر یہ آیت
اوتری کہ جو لوگ طعن کرتے ہین خوشی سے صدقہ دینے والے مومنون کو اور اون لوگون کو جو نہین
پاتے ہین مگر اپنی مزدوری اور بشر کی روایت مین مطوعین کا لفظ نہین ہے **ف** اس حدیث
مین صحابہ کی بہی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا
مزدوری کے اور کچھ اُن کے پاس نہ تہا جب بہی فرمانبرداری اور سخاوت مین سرگرم تہے اور مزدوری
کر کے صدقہ دیا کرتے تہے اللہ اون سے راضی ہو **عَنْ** شُعْبَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ
سَعِیْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُہُوْرِنَا **ترجمہ** شعبہ سے یہی روایت مروی ہوئی اور سعید کی
روایت مین یہ ہے کہ ہم پیٹھ پر بوجھ ڈھوتے تہے **بَابُ** فَضْلِ الْمَنِیْحَۃِ دودھ کا جانور مانگے
دینے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ اَلَا رَجُلٌ یَمْنَحُ اَہْلَ بَیْتٍ
بِعِشَاءٍ نَاقَۃً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَہَا لَعَظِیْمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک جو کسی گہر والون کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح
اور شام ایک گہڑا بہر دودہ دیتی ہے تو اسکا بہت بڑا ثواب ہے **ف** یہ ثواب ہے منیحہ کا اور

منیحہ عرب مین کہتے ہین دودہ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودہ پیکر پھیر دین یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر نہ پھیرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی فَذَکَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃً غَدَتْ بِصَدَقَۃٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَۃٍ صَبُوْحُھَا وَغَبُوْقُھَا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتون سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے منیحہ دیا اوس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودہ پینے سے

باب مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِیْلِ باب سخی اور بخیل کے مثال مین

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَیْہِ جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَّدُنْ ثُدِیِّھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ یَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَیْہِ اَوْ مُدَّتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَیْہِ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَّوْضِعَھَا حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَہٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَہٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یُوَسِّعُھَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہان راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اس کے اوپر دو کرتے ہون یا دو زرہین (راوی کو شک ہے مگر دو زرہین صحیح ہے) اون دونون کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہوجاوے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جاوے (یعنے اسی طرح صدقہ دینے والی کا دل کشادہ ہوجاتا ہے اور جی کہول کر خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اوس پر تنگ ہوجاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر کس جاوے یہانتک کہ ڈھانپ لیوے اوس کے پورون تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدمون کی نشان کو جو زمین پر ہون اور ابو ہریرہ نے کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا **ف** یہ فقرہ یہانتک کہ ڈھانپ لیوی اوس کے پورون کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یہ سخی کے شان مین ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ ہوجاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان مین ذکر کردیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا یہ بخیل کی شان مین ہے جیسے اگلی روایت مین اسطرح

مذکور ہے **عن** ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال ضرب رسول الله صلی الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جنتان من حديد قد اضطرت ايديهما الی ثديهما وتراقيهما فجعل المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه حتی تغشی انامله وتعفو اثره وجعل البخيل كلما هم بصدقة قلصت واخذت كل حلقة مكانها قال فانا رايت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول باصبعه فی جيبه فلو رايته يوسعها ولا توسع **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیون کی سی ہے کہ اون دونون پر دو زرہین ہون لوہے کی کہ اون دونون کے ہاتھ انکی چھاتیون مین بندہے ہون اور ان کے گلون مین پس صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ ہوجاوے یہانتک کہ اسکی پورون کو ڈھانپ لے (اور اوس کے ہاتھ بھی کھل جاوین اسکے کشادہ ہونیسے) اور اس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہون اوسکو بھی مٹادے (یعنے سخی کے عیب سخاوت سے ڈھنپ جاتے ہین یا گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدمون کے نشانون کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ ہوجاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہہ پر پھنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان مین ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن مین اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تھے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے **عن** ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين عليهما جنتان من حديد اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت عليه حتی تعفی اثره واذا هم البخيل بصدقة تقلصت عليه وانضمت يداه الی تراقيه وانقبضت كل حلقة الی صاحبتها قال فسمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول فيجهد ان يوسعها فلا يستطيع **ترجمہ**

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی یہانتک کہ اوس کے قدمون کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اس کے ہاتہہ اس کے گلے مین پہنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ مین کس گیا راوی نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پہر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہین کشادہ ہوتی

بَابُ ثُبُوْتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِیْ یَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهٖ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ وَّعَلٰی غَنِیٍّ وَّعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّآ اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ یَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا مین آج کی رات کچھ صدقہ دون سو وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتہہ مین دیدیا پھر صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زناکار کے ہاتہہ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے ہی کو ہین سب خوبیان کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا اور پھر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دون پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبحکو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا کہ اللہ تجھی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ مالدار کے ہاتہہ جا پڑا تیسرے دن پھر اوس نے کہا کہ مین صدقہ دون اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتہہ مین دیدیا اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تجھی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتہہ مین جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی

فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زناکار عورت کا تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو (اسلیے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) اور غنی اسکا اسلیے قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہین لاؤ مین بھی دون اور وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے (اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہو گیا) **ف** یہ صدقہ نفل تھا کہ اس مین جسکا کلیجہ تر ہو ثواب ہے مگر زکوۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی

باب اَجرِ الخَازِنِ الاَمِینِ وَالمَرأَۃِ اِذَا تَصَدَّقَت مِن بَیتِ زَوجِهَا غَیرَ مُفسِدَۃٍ بِاِذنِهِ الصَّرِیحِ اَوِ العُرفِیِّ خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے

عن اَبِی مُوسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الخَازِنَ المُسلِمَ الاَمِینَ الَّذِی یُنفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ یُعطِی مَا اُمِرَ بِهِ فَیُعطِیهِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَةً بِهِ نَفسُهُ فَیَدفَعُهُ اِلَی الَّذِی اُمِرَ لَهُ بِهِ اَحَدُ المُتَصَدِّقَینِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریریہ رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچاوے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے

عَن

عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنفَقَتِ المَرأَةُ مِن طَعَامِ بَیتِهَا غَیرَ مُفسِدَةٍ کَانَ لَهَا اَجرُهَا بِمَا اَنفَقَت وَلِزَوجِهَا اَجرُهُ بِمَا کَسَبَ وَلِلخَازِنِ مِثلُ ذٰلِكَ لَا یَنقُصُ بَعضُهُم اَجرَ بَعضٍ شَیئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جسمین شوہر کی رضا عادۃ سے معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی ایسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دیگا نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے

عن مَنصُورٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَقَالَ مِن طَعَامِ زَوجِهَا **ترجمہ** منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے

عن عَائِشَۃَ

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المراۃ من بیت زوجہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا ولہ مثلہ بما اکتسب ولہا بما انفقت وللخازن مثل ذلک من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے خاوند کے مثل اُس کی بہ سبب کمانے اس کے کے اور واسطے عورت کی بہ سبب خرچ کرنے اس کے کے۔ اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سوا اس بات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز **عن** الاعمش بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** اعمش سے اسکی مثل مروی ہوا **عن** عمیر مولی ابی اللحم قال کنت مملوکا فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصدق من مال موالی بشیء قال نعم والاجر بینکما نصفان **ترجمہ** عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچھ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور ثواب اوس کا تم دونون کو ہی آدہا آدہا **ف** ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار رکھنے والا یہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبداللہ تہا یا خلف یا حویرث اور انہون نے ایام جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کہانا چھوڑ دیا تہا جو بتون کے اوپر چڑہائے جاتے تہے اور یہ حنین مین شہید ہوئے **لطیفہ** سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تہا کہ قبل اسلام بھی ایک فطری تقوے رکھتے تہے ایک زمانے کے مسلمان ہین کہ سیکڑون بکرے شیخ سدو کے ہضم کر جاتے ہین اور ڈکار تک بھی نہین لیتے **عن** عمیر مولی ابی اللحم رضی اللہ تعالی عنہ قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسکین فاطعمتہ منہ فعلم بذلک مولای فضربنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فدعاہ فقال لم ضربتہ فقال یعطی طعامی بغیر ان امرہ قال الاجر بینکما **ترجمہ** عمیر نے جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاؤن اور ایک فقیر آ گیا سو مین نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپ امان تھے یتیمون اور بیوؤن اور مظلومون کے) آپ نے انکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون تم نے مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا تو اب تم دونو کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ وہ راضی نہتھی اس لیے عمیر کو اجر ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونون کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ کَسْبِهٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (یہ جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے ندینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بھی اوسکے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنے مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکی دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی ہے یعنے جب تک شوہر اجازت ندے تب ایسا روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر مین خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت غرا اور ملت بیضا

مین ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہی واہ واہ واہ)

بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنَ الْبِرِّ صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خرچ کیا ایک جوڑا (یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ مین پکارا جاوے گا جنت مین کہ اے بندے اللہ کے یہان آ تیرے لیے یہان خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقے کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ ریان کے دروازے سے ابوبکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو سب دروازون سے پکارا جاویگا اوسکو کیا کام کرنا ضرور ہے کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازون سے پکارا جاویگا آپنے فرمایا کہ ہان اور مین (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہون کہ تم انہی مین ہو **ف** یون تو ہر مومن سب قسم کی نیکیان بجا لاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت مین ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والون مین گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کمر توڑ دی روافض کی جو طعن کرتے ہین ابوبکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور نص صریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت مین ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہون گے کہ آپ ادہر سے آوین تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والون کے باعث افتخار کو برا جانے وہ آفت نار مین پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر و آسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہین اس لیے وہ دروازہ ان کے لیے خاص ہوا

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ **ترجمہ** زہری سے یہی معنے مروی ہوا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِىْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ
لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ مین بلاتے ہین اوس کو سب خزانچی جنت کی ہر دروازے
کے اور کہتے ہین کہ اے فلانے آؤ تو ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پہ تو پھر
کوئی خرابی نہین آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہین آپ نے فرمایا مین امید رکہتا ہون کہ تم بہی اون
مین ہو (یعنے سب دروازون سے جنت کے پکارے جاؤ) **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ
فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ
اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِىْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کون تم مین سے آج روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے
ابوبکر نے کہا مین آپنے فرمایا کس نے مسکین کو آج کہانا کہلایا ہے ابوبکر نے کہا مین آپنے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تہا ابوبکر نے کہا مین
تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص مین جب جمع ہوتے ہین تو وہ ضرور جنت مین
جاتا ہے **ف** حدیث مین بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہین وہ محض بے اصل
ہے **بَابُ** الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گنکر
رکہنے کی کراہت مین **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ قَالَ لِىْ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِىْ اَوِ انْفَحِىْ اَوِ انْضَحِىْ وَلَا تُحْصِىْ فَيُحْصِىَ اللّٰهُ عَلَيْكِ **ترجمہ**
اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر رکہہ ورنہ اللہ بہی تجہے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا)۔
ف راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِحِىْ اَوِ انْضَحِىْ اَوْ اَنْفِقِىْ وَلَا تُحْصِىْ فَيُحْصِىَ
اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِىْ فَيُوْعِىَ عَلَيْكِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ
سینت رکہہ نہین تو اللہ تجہ پر سینت رکہے گا (یعنے نہ دیگا) **عَنْ** اَسْمَآءَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا نَحۡوَ حَدِیۡثِھِمۡ **ترجمہ** اسماء کی وہی حدیث رہی معنے **عَنۡ** اَسۡمَاءَ بِنۡتِ
اَبِیۡ بَکۡرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اَنَّھَا جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتۡ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لَیۡسَ
لِیۡ شَیۡءٌ اِلَّا مَا اَدۡخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیۡرُ فَھَلۡ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنۡ اَرۡضَخَ مِمَّا یُدۡخِلُ عَلَیَّ فَقَالَ اَرۡضِخِیۡ مَا
مِنۡ شَیۡئٍ
اسۡتَطَعۡتِ وَلَا تُوۡعِیۡ فَیُوۡعِیَ اللّٰہُ عَلَیۡکِ **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالی عنہا آئین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچہ ہی نہین مگر
جو زبیر میرے کو دیتے ہین تو کیا مجہے گناہ ہوگا اگر مین اسمین سے کچہ صدقہ دون آپنے فرمایا جتنا تم دی
سکو اتنا دو اور سینت نرکھو نہین تو اللہ بھی تجہے نہ دے کر سینت رکھیگا **ف** زبیر کے دینے سے
یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہون کہ اسمین انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرنے اور
صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہین **بَابُ** الۡحَثِّ عَلَی الصَّدَقَۃِ وَلَوۡ بِالۡقَلِیۡلِ وَ
لَا تَمۡتَنِعۡ مِنَ الۡقَلِیۡلِ لِاحۡتِقَارِہٖ تہوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان **عَنۡ**
اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوۡلُ یَا نِسَاءَ
الۡمُسۡلِمَاتِ لَا تَحۡقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوۡ فِرۡسِنَ شَاۃٍ **ترجمہ** ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کو حقیر نجانے اگرچہ
ایک بکری کا کہر ہی دے (یعنی نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجہکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہوکر
دینے سے باز رہے) **بَابُ** فَضۡلِ اِخۡفَاءِ الصَّدَقَۃِ صدقہ چہپا کر دینے کی فضیلت **عَنۡ**
اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبۡعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیۡ ظِلِّہٖ
یَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہُ الۡاِمَامُ الۡعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلۡبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الۡمَسَاجِدِ
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجۡتَمَعَا عَلَیۡہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیۡہِ وَرَجُلٌ دَعَتۡہُ امۡرَاَۃٌ ذَاتُ مَنۡصِبٍ وَّ
جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیۡ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخۡفَاھَا حَتّٰی لَا تَعۡلَمَ یَمِیۡنُہٗ مَا تُنۡفِقُ
شِمَالُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی خَالِیًا فَفَاضَتۡ عَیۡنَاہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین
جگہہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف
(جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

اللہ کی عبادت کے ساتھہ بڑہا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اللہ کے وسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب و نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ کہے مین اللہ سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہے چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ ہو کہ بائین ہاتھہ نے کیا خرچ کیا (اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو خبر نہ ہو کہ داہنا کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اللہ کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنسو ٹپک پڑین (یعنی اللہ کی محبت یا خوف سے)

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اُس کا مسجد مین لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نجاوے

باب بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ افضل صدقہ کس کا ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے رسول اللہ کے فضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لین گے)

ف ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان وادی کی فاتحہ مین

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ

لِفُلَانٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثون مین اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہان جو آپ سے قسم اُس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہوگئی تعمدًا اور قصدًا نہین تھی قصدًا ایسی قسم کھانا منع ہے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ اس باب مین یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس بیان مین کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ پکڑنے والا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہی جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنے یہ نہین کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

النَّبِيَّ

مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی **ترجمہ** حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین
نے پہر مانگا پہر دیا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا
لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کرکے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے
نفس کو ذلیل کرکے لیا (یعنے سوال کرکے لجاجت کرکے) اوس برکت نہین ہوتی اور اسکا حال ایسا ہوتا
ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتہہ عمدہ ہے نیچے کے ہاتہہ سے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ
خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا
خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی **ترجمہ** ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے
لیے اور اگر اوسکو بہی روک رکہی جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور
تجہپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکہنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے
ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے

بَابُ النَّہْیِ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ سوال کرنے کی برائی

عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ
فِیْ عَہْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِنَّ عُمَرَ کَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ وَ
مَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وَّشَرَہٍ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے
زمانہ مین تہین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تہے اللہ پاک سے اور سنا ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اللہ تعالی جس کی بہلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی
سمجہ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مین تو فقط خزانچی
ہون پہر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اس
کو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود نصاریٰ کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سی پہیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد اون کے پہر کتب حدیث مدون ہو گئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہو گیا **عن** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا کرو اسلیے کہ اللہ کی قسم مجہہ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سی میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہوگی **عن** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِيْ مِنْ جَوْزَةٍ فِيْ دَارِهٖ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجہے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالیٰ بہلائی چاہتا ہے اسکو دین میں سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون اور دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست ہوجاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی باوجود عُلوّ مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے ہین پہر یہ ہوشصید کدہر رہی پہر یہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اولاد

خطیب

جو وہ مانگتی ہین محض بے دین اور جاہل ہین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس فتردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یسأل الناس شیئا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگون نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ مانگتا ہے **ف** بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت ومشقت کے اون کے ضروریات کے موافق نہین ملتا اور تنگ دست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ واللقمتان ان المسکین المتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا **ترجمہ** ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر **عن** عطاء بن یسار وعبد الرحمن بن ابی عمرۃ انھما سمعا ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اسمعیل **ترجمہ** وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی **عن** عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال المسئلۃ باحدکم حتی یلقی اللہ ولیس فی وجھہ مزعۃ لحم **ترجمہ** عبداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا آدمی مانگتا رہے گا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے مونھہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنے حشر مین **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کمرو اور ذلیل ہونے

سے یعنے سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے **عَنْ** اَخِی الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مُزْعَةُ **ترجمہ** زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اُس مین گوشت کے ٹکڑے کا ذکر نہین **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ **ترجمہ** حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگون سے سوال کرتا رہتا یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگون سے مانگتا رہتا ہے اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کر لیے) تو وہ چنگاریان مانگتا ہے پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَتَصَدَّقَ بِهٖ وَیَسْتَغْنِیَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا اَفْضَلُ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کوئی صبحکو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لاوے اور اُس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگون کا محتاج نہ ہو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے مانگتا پھرے کہ وہ دیوین یا نہ دیوین اور بلاشبہہ اوپر کا ہاتھہ فضل ہے نیچے کے ہاتھہ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے سر روٹی کہاتا ہے **عَنْ** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَیْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهٗ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بَیَانٍ **ترجمہ** قیس نے کہا ہمارے پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیان لاوے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَزِمَ اَحَدُ

كُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر اور اوسکو بیچے تو یہ اوسکے حق مین بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہین کہ وہ دیوے یا نہ دیوے **عَنْ** اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَبِیْبُ الْاَمِیْنُ اَمَّا هُوَ فَحَبِیْبٌ اِلَیَّ وَاَمَّا عِنْدِیْ هُوَ فَاَمِیْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِیَةً اَوْ سَبْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِیْثَ عَهْدٍ بِبَیْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَایَعْنَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَسَطْنَا اَیْدِیَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَایَعْنَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَایِعُكَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِیْعُوْا اللّٰهَ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِیَّةً وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَلَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ یَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا یُنَاوِلُهٗ اِیَّاهُ **ترجمہ** ابی ادریس خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے مجھہ سے کہا کہ روایت کی مجھسے ایک دوست امانتدار نے اور بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہین عوف بن مالک اشجعی انھون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھہ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم انہین دنون بیعت کر چکے تھے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپسے بیعت کر چکے ہین ای رسول اللہ تعالی کے پھر آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی کہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہین آپنے پھر فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ہمنے اپنے ہاتھہ بڑہائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہین اب کس بات کی بیعت کرین آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتھہ کسی کو اور نمازونکی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سی کہی کہ لوگون سے کچھہ نہ مانگو تو مین نے اون مین سے بعضون کو دیکھا کہ اون کا کوڑا اگر پڑتا تھا یعنے اونٹ پر سے تو کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹھا دیوے **ف** یہ کمال ایفاے بیعت تہی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اس حدیث کے راوی ہین وہ بڑے زاہد ہین اور

ن يُعْطِيْهِ اَوْ يَمْنَعُهُ

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہین اور اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تہا اوس نے اون کو آگ مین ڈالدیا اور وہ نہ جلی پہر لاچار ہو کر اُن کو چہوڑ دیا اور وہ ہجرت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہم کی اور اسپر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہو گیا تہا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹہیرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچہہ تمکو دین پہر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جاوے (یعنے کسی امر خیر مین) تو حلال ہو جاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پہر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضایع ہو گیا ہو مال اُسکا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اسکو اتنی رقم کہ درست ہو جاوے اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنی دونون کے ایک ہین تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقل والون مین سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بہی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگون کے ای قبیصہ سوال حرام ہے اور سوا ان کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہاتا ہے **باب** جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَیْرِ سُوَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ بے مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیسا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَیْهِ مِنِّیْ حَتّٰی اَعْطَانِیْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَیْهِ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ خُذْهُ وَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے اُنھوں نے حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے اور مین کہتا تھا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ نے کچھ مالدیا اور مین نے عرض کیا کہ جسے مجھسے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا اس کو لے لو اور اُس مال مین سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے **مصرع** چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خدا است اور اسی حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لاطمعی اور ایثار حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس مین علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے یا نہین اور اسمین تین مذہب ہین اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول کرنا مستحب ہے اور جمہور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضون نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضون نے حلال ۔ اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی مین مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو لینا روا نہین ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اُسکا مستحق نہین اور اُسمین مال حرام غالب نہین تو لینا روا ہے اگر لینے والے مین کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضون نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوس کے غیر سے اور بعضون نے مستحب کہا ہے سلطان کے عطیہ کو نہ اور کے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعْطِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْعَطَآءَ فَیَقُوْلُ لَهٗ عُمَرُ اَعْطِهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَیْهِ مِنِّیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچہ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجھہ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دیدو اور جو ہر قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچہ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پہیر نہ دیتے تھے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی **عَنِ** ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَآ اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ **ترجمہ** ابن ساعدی سے روایت ہی کہ انہون نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ ہوا اور صدقہ کا مال اُنکو لاکر دیدیا تو مجھے کچہ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہون لے لو ایک بار مین نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیلا تہا اور آپ نے مجھے بہی کچہ اجرت دی اور مین نے بہی ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجھہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہاری کچہ ملے تو کہاؤ اور صدقہ دو **عَنْ** بُكَيْرِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ **ترجمہ** وہی روایت اس

دوسری سند سے مروی ہوئی **باب** كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا حرص دنیا کی مذمت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کے جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع اس حدیث کے موافق ہے **مصرع** مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اسمین طول کا لفظ زیادہ ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ **ترجمہ** مضمون وہی ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کو دو جنگل ہون مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈھتا رہے اور پیٹ نہین بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنے جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے **شعر** چشم تنگ کور دنیادار را   یا قناعت پر کند یا خاک گور **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہین کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گذری **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ وَلَنْ يَمْلَأَ

اِثْنَتَيْنِ

فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہو اور اُسکا مونہہ نہین بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اِلَیْهِ مِثْلُهٗ وَلَا یَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَایَةِ زُهَیْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے ہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہین بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہین اور زہیر کی روایت مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا قرآن مین سے ہے یا نہین اور ابن عباس کا نام نہین لیا

عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ اِلَیْهِ ثَلٰثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَا یَطُوْلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ کَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّا کُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً کُنَّا نُشَبِّهُهَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةَ فَاُنْسِیْتُهَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَکُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً کُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَی الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِیْتُهَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَهَادَةً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنہون نے قرآن پڑھا اور ابو موسی نے اُن سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑہا کرتے تہے جو طول مین اور سخت وعیدون مین برارت کی برابر تہی پہر مین اسے بہول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بہی تیسرا ڈہونڈہتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہین بہرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑہتے تہے اور اسکو مسبحات مین کی ایک سورت کی برابر جانتے تہے مین وہ بہی بہول گیا مگر اسمین سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو کیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہین اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہین وہ تمہاری گردنون مین لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پہ کہ اسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثون مین مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کو بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے **شعر** اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بق بق اند + اور بشارت ہے حضرت انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہین بہرتا اگرچہ سونے کی اینٹون سے انکا گہر بہر جاوے

بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہین ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا بہت ہو مگر آدمی پر حرص غالب ہو جب بہی امیر نہین اور دل غنی ہے تو بے مال کے بہی بے پرواہ ہے

بَابُ التَّحْذِیْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِیْنَةِ الدُّنْیَا وَمَا یَبْسُطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پہ مغرور نہ ہونے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰی عَلَیْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَوَخَیْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ یَاْخُذُ مَالًا بِحَقِّهٖ یُبَارَكُ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ یَاْخُذُ مَالًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ

ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اللہ کی قسم اے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا (یعنے دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تہوڑی دیر پہر فرمایا تمنے کیا کہا (پہر اوس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہین بہول نگیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتہہ اوسکی سمجہہ مین نہ آوے) اوس نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ وہ کہا جاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین بہول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا ہگنے لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پہر جگالی کرنے لگتا ہے اور پہر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ پوٹ مین ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اُسکو حق کے ساتہہ لیتا ہے اوسکو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہاتا جاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَہْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَہْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّہَا تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ہُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ

ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جس نے اُسکو (یعنے مال کو) حق کی راہ سے لیا اور راہ حق مین رکہا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

برات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین ۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِہَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَسَکَتَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ مَا شَاْنُکَ تُکَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُکَلِّمُکَ قَالَ وَرَاَیْنَا اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ یَمْسَحُ عَنْہُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ ھٰذَا السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخُضْرَۃِ فَاِنَّہَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ ھُوَ لِمَنْ اَعْطٰی مِنْہُ الْمِسْکِیْنَ وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ مَنْ یَّاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ لَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ عَلَیْہِ شَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** ابو سعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نکی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اتنے مین آپنے پسینہ پونچھا اور فرمایا اوس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو یا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اس حدیث مین آپنے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور اون کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو اون ملاعین دنیا کا تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہو کر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور آپس مین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوس سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

ن فقیل لہ

ن آتی

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بدپرہیز جانوروں کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے

باب فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰى كُلِّ ذٰلِكَ صبر وقناعت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ قَالَ مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو مین تم سے دریغ نہین کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اوسپر صبر آسان کر دیتا ہے اور کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہین **ف** اس حدیث مین قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ **ترجمہ** عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا اور چھٹکارا پایا اوس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالٰی نے اسکو اپنی روزی پر قناعت دی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھ۔

ف یعنی دنیا کی طوم وترایق اور ساز وبراق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دھوم دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کے زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور قوت اہل لغت کی نزدیک سد رمق کو کہتے ہین اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کرنے کی قوت لایموت پر **باب** اعطاء المؤلفة ومن یخاف علی ایمانه ان لم یعط واحتمال من سال بجفاء لجهله وبیان الخوارج واحکامهم باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسما فقلت واللہ یا رسول اللہ لغیر هؤلاء کان احق به منهم قال انهم خیرونی ان یسالونی بالفحش او یبخلونی فلست بباخل **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اون سے مستحق اور لوگ تہے آپنے فرمایا انہون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو مجھسے بیحیائی سے مانگین یا مین اُن کے آگے بخیل ٹھیرون سو مین بخل کرنے والا نہین ہون **ف** غرض یہ کہ انہون نے مجھسے بہت الحاح سے سوال کیا بسبب ضعف ایمان کے اور اگر مین انکو نہ دیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے انکو مال دینا روا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ رداء نجرانی غلیظ الحاشیة فادرکه اعرابی فجبذه بردائه جبذة شدیدة نظرت الی صفحة عنق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اثرت بها حاشیة الرداء من شدة جبذته ثم قال یا محمد مر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک ثم امر له بعطاء **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تہا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوڑہی ہوئی تہی جسکا کنارہ موٹا تہا اور آپ کو ایک گاؤن کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کہینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے موہرے پہ چادر کا نشان بن گیا اور اُسکا حاشیہ لگ گیا اوس کے زور سے کہینچنے کے سبب سے پہر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیے اس مال مین سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور ہنسی اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گاؤنوری پہ کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور حلم تہا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بے ادبیون پر حلم و صبر و درگذر کرنا اور اُن کے سوء ادب کے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسے آپ نے

دیے اور اُس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا **عن** اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث وفی حدیث عکرمۃ بن عمار من الزیادۃ قال ثم جبذہ الیہ جبذۃ رجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نحر الاعرابی وفی حدیث ھمام فجاذبہ حتی انشق البرد وحتی بقیت حاشیتہ فی عنق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** اسحق سے بذریعہ انس کے وہی روایۃ مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت مین یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت مین یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا فقال مخرمۃ یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ لہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منھا فقال خبأت ھذا لک قال فنظر الیہ فقال رضی مخرمۃ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین اور مخرمہ کو کوئی ندی تب مخرمہ نے کہا ای میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو مین اُن کے ساتھ گیا اور اُنھون نے کہا تم گھر مین جا کر اونھین بلاؤ مین نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اوس مین کی ایک قبا اوڑھی ہوئی اور فرمایا کہ یہ مین نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپنے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ فقال لی ابی مخرمۃ انطلق بنا الیہ عسی ان یعطینا منہ شیئا قال فقام ابی علی الباب فتکلم فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ فخرج معہ قباء وھو یریہ محاسنہ وھو یقول خبأت ھذا لک خبأت **ترجمہ** مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائین آئین اور مجھ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید ہمکو بھی اُس مین سے کچھ دین غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکی پھول بوٹون کی

طرف نظر کرتے تھے اور تے تھے یہ مین نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی یہ مین نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی **ف** اسمین جود و بذل و عطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنی یارون کا خیال رکھنا اور اونکی دلجوئی اور مدارات **عن** سَعدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ اَعْطیٰ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِیْھِمْ قَالَ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ رَجُلًا لَّمْ یُعْطِہٖ وَھُوَ اَعْجَبُھُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا فواللہ اَعْلَمُ مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلیٰ وَجْھِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ الْحُلْوَانِیِّ تَکْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو کچھ مال دیا اور مین بھی اون مین بیٹھا تھا اور آپنے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچھا تھا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اُسکو مومن سمجھتا ہون آپ اسکو کیون نہین دیتے مین اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اسکو اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر مین چپ رہا اور پھر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھپر غلبہ کیا اور مین نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پھر تیسری بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر مین اُسے ندونگا تو یہ اوندھے موہنہ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو تین بار مروی ہوا دو ہی بار ہے **ف** اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو اسلیے دیتا ہون کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پھر نہ جائیں اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنیوالے نہین اور انہین کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین **عن** الزُّھْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَلیٰ مَعْنیٰ حَدِیْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ **ترجمہ** زہری سے دوسری

سند سے یہی مضمون مروی ہوا **عن** محمد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث ہذا یعنی حدیث الزہری الذی ذکرنا فقال فی حدیثہ فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بین عنقی وکتفی ثم قال اقتالاً ای سعد انی لاعطی الرجل **ترجمہ** محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اس مین اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے بیچ مین ہاتھہ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی یہ آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من الانصار قالوا یوم حنین حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی رجالا من قریش المائة من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویترکنا وسیوفنا تقطر من دمائہم قال انس فحدث ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبة من ادم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال لہ فقہاء الانصار اما ذوو رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثة اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویترکنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اعطی رجالا حدیثی عہد بکفر اتألفہم افلا ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لما تنقلبون بہ خیر مما ینقلبون بہ فقالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا قال فانکم ستجدون اثرة شدیدة فاصبروا حتی تلقوا اللہ ورسولہ فانی علی الحوض قالوا سنصبر **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگون انصار نے حنین کے دن کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن مین سے کچھہ مال بغیر لڑے بھڑے دلوادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیون کو قریش مین سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہین ہمین چھوڑکر اور ہماری تلوارین ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہین انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انکو ایک چمڑے کے خیمہ مین جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائی اور فرمایا یہ کیا بات ہی جو تمہاری طرف سی مجھے پہونچی ہے تب ان مین سے سمجہ دار لوگون نے کہا کہ جو ہم مین فہمیدہ لوگ ہین یا رسول اللہ اونہون نی تو کچہہ بہی نہین کہا اور بعضی کم سن لوگ ہم مین کے بولے اللہ بخشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اور ہماری تلوارین اون کے خون ابھی تک ٹپکا رہی ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بعض ایسے لوگون کو دیتا ہون جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہین ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ تم جو لیکر گہر جاؤگے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائین گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ساری دنیا سے بہتر ہے) پہر سب انصار نی کہا ہان یا رسول اللہ ہم راضی ہوئی پہر آپنے فرمایا آگے تمپر اور کثرت لوگ مقدم کیے جاوین گے (یعنے تمہین چھوڑ کر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اُس کے رسول سے کہ مین حوض (کوثر) پہ ہون گا اُنہون نے کہا اب ہم صبر کرین گے (بعون اللہ وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچوان حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس مین نہین گنا اور باقی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نی اُنکو خمس مین سے دیا ہے اور اُن سی معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جس کو چاہے اُسمین سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اُس مین سے بہت کچھہ دیدے اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین مین خرچ کرے اور چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچہہ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سی فرمایا کہ آگے جو حکام ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اورون کے تئین اموال دنیاوی دیا کرینگے سو تم کو ضرور ہی کہ نعماء اُخروی پر نظر رکھو اور مجھسے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندہے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مَآ اَفَآءَ مِنْ اَمْوَالِ ہَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّآ اُنَاسٌ حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُہُمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے وہی روایت دوسری سند سی مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا پہر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اُنَاسٌ مِنَّا مین مِنَّا کا لفظ نہین کہا باقی مضمون وہی ہے **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہمسی زہیر بن حرب نے اون سی یعقوب نے اون سی ابن شہاب کی بھتیجے نے اون سی اُن کے چچا نے

اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اُسکی (جو گذری) اور اوس مین یہہ بھی ہے کہ انس نے کہا پھر ہم صبر نہ کر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوس کے اوپر گذری) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم مین کوئی غیر ہے انہون نے کہا نہین مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم مین داخل ہے پھر فرمایا قریش نے ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور مین چاہتا ہون کہ انکی فریاد رسی کرون اور اون کی دلجوئی کرون اور کہا تم خوش نہین ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ رہا تو رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لین اور انصار ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو) تو مین انصار ہی کی گھاٹی مین جاؤن (اور اُن کا ساتھ کبھی نہ چھوڑون) **ف** اس حدیث مین فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے ساتھ معلوم ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِیْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِیْ بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش مین بانٹی گئی اور انصار نے کہا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلوارین خون بہاوین اور غنیمت یہ لوگ لیجاوین اور یہ خبر حضرت کو پہنچی سو آپنے اُنکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہونچی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان

اَجْبُرَهُمْ

وہی بات ہے جو آپ کو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہین بولتے تہے تب آپنے فرمایا کیا تمکو خوش نہین آتا
کہ اور لوگ دنیا لیکر اپنے گہر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہی کہ اگر اور لوگ
ایک میدان کی راہ لین یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گہاٹی کی تو مین انصار کی وادی مین چلون یا
اونہی کی گہاٹی مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَیْرُهُمْ
بِذَرَارِیْهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم یَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ الَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰی النَّبِیِّ
بَقِیَ وَحْدَهٗ قَالَ فَنَادٰی یَوْمَئِذٍ نِدَائَیْنِ لَمْ یَخْلِطْ بَیْنَهُمَا شَیْئًا قَالَ الْتَفَتَ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا
لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَکَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ یَّسَارِهٖ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ
مَعَکَ قَالَ وَهُوَ عَلٰی بَغْلَةٍ بَیْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِکُوْنَ وَاَصَابَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ کَثِیْرَةً فَقَسَمَ فِی الْمُهَاجِرِیْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ یُعْطِ الْاَنْصَارَ
شَیْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا کَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰی وَیُعْطَی الْغَنَائِمَ غَیْرُنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِکَ فَجَمَعَهُمْ
فِیْ قُبَّةٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَسَکَتُوْا فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ
اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِیْنَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاَخَذْتُ شِعْبَ
الْاَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ یَا اَبَا حَمْزَةَ اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاکَ قَالَ وَاَیْنَ اَغِیْبُ عَنْهُ **ترجمہ**
انس نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قبیلون کے لوگ اپنی اولاد اور جانورون کو لیکر
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دس ہزار غازی تہے اور مکہ کے لوگ بہی جنکو طلقا کہتے ہین پہر یہ سب
ایک بار پیٹھہ دے دیے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اوسدن دو آوازین دین کہ اون کے بیچ مین
کچھہ نہین کہا پہلے داہنی طرف آپنے مونہہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین پہر آپ نے بائین طرف مونہہ کیا اور
پکارا اے گروہ انصار کے تو اونہون نے پہر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش
ہون کہ ہم آپکے ساتھہ ہین اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تہے اوسدن اور اوتر پڑے اور فرمایا کہ مین اللہ کا
بندہ ہون (مقام بندگی سے بڑہکر کوئی فخر کا مقام نہین شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام
عبدیت خاص ہے انبیا کے واسطے اور کسیکو اس مقام مین مشارکت نہین سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا کتنی

بڑی نعمت ہی کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے **بیت** داغ غلامیت کرد پایہ خسرو بلند + صدر ولایت
شود بندہ کہ سلطان خرید + اور اوسکا رسول اور شکست کہا گئی مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت لوٹ کا مال ہاتھہ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کردیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اُس
مین سے کچھہ ندیا تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی مین تو ہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اورون کو دیا
جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے انکو ایک خیمہ مین اکھٹا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا
بات ہی جو مجھکو تم سے پہونچی ہے تب وہ چپ ہورہے آپنے فرمایا اے گروہ انصار کی کیا تم خوش نہین ہوتے
ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوینگے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجاکر اپنے گہر مین رکھہ
چھوڑوگے اُنھون نے کہا کہ بیشک ای رسول اللہ کے ہم رضی ہو گئے پہر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گہاٹی
مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گہاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا
ای ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تھے اُنہون نے کہا مین آپ کو چھوڑ کر کہان جاتا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ
رَاَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ
ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ اٰلَافٍ وَعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلُوْذُ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَ
مَنْ نَّعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ
ثُمَّ يَا لَلْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ
قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ
قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ
كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالی) پہر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مین نے دیکھین
اور پہلے گھوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پہر لڑنت لوگون نے پہر عورتون نے
اُن کے پیچھے پہر صف باندہی بکریون نے پہر چارپایون نے اور ہم بہت لوگ تہے کہ پہونچ گئے تہے

تلوی

یَالَ الْمُهَاجِرِیْنَ

[illegible]

چهه ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت مین
گذرا) اور ہماری ایک جانب کو سوار دونپر خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہماری گھوڑے پیٹھہ کیطرف
جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہماری اور گاؤن کے لوگ بھاگنے لگے اور جن
لوگون کو کہ مین جانتا ہون ادہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان ای مہاجرین ہان ای مہاجرین
پھر ڈانٹا کہ اے انصار ای انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث میرے چچاؤن
کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انس
نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے اُنکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا
پھر ہم طائف کیطرف چلے اور اُنکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اوترے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ
اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَعْطٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْیَانَ بْنَ حَرْبٍ وَّصَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ وَعُیَیْنَۃَ بْنَ حِصْنٍ
وَالْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰی عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ
فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ **شعر** اَتَجْعَلُ نَھْبِیْ وَنَھْبَ الْعُبَیْدِ بَیْنَ عُیَیْنَۃَ وَ
الْاَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ یَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِی الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِیٍٔ مِّنْھُمَا
وَمَنْ تُخْفِضِ الْیَوْمَ لَا یُرْفَعِ قَالَ فَاَتَمَّ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃً **ترجمہ**
حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان
اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھہ کم دیے تو عباس نے یہ شعر
کہین جو اوپر مذکور ہوئین تب آپ نے اُن کے سو اونٹ پورے کر دیے **ف** اور مضمون اُن شعرون کا
یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ مین مقرر فرماتے ہین حالانکہ
عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع مین بڑھ نہین سکتے اور مین اُن دونون سے کچھہ کم
نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہو گئی وہ پھر اوپر نہو گی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فَاَعْطٰی اَبَا سُفْیَانَ بْنَ حَرْبٍ
مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِہٖ وَزَادَ وَاَعْطٰی عَلْقَمَۃَ بْنَ عُلَاثَۃَ مِائَۃً **ترجمہ**

عمرو بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین
تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے
عن عمر بن سعيد بهذا الاسناد ولم يذكر في الحديث علقمة بن علاثة ولا صفوان
ابن امية ولم يذكر الشعر في حديثه **ترجمہ** عمرو بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی
اور اسمین علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا **عن** عبد الله بن زيد رضي الله
تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما فتح حنينا قسم الغنائم فاعطى المؤلفة
قلوبهم فبلغه ان الانصار يحبون ان يصيبوا ما اصاب الناس فقام رسول الله صلى الله
عليه وسلم فخطبهم فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا معشر الانصار الم اجدكم ضلالا
فهداكم الله بي وعالة فاغناكم الله بي ومتفرقين فجمعكم الله بي ويقولون
الله ورسوله امن فقال الا تجيبوني فقالوا الله ورسوله امن فقال اما انكم لو شئتم ان تقولوا كذا وكذا
وكان من الامر كذا وكذا لاشياء عددها زعم عمرو ان لا يحفظها فقال الا ترضون ان يذهب
الناس بالشاء والابل وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم الى رحالكم الانصار
شعار والناس دثار ولولا الهجرة لكنت امرأ من الانصار ولو سلك الناس واديا وشعبا
لسلكت وادي الانصار وشعبهم انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى
تلقوني على الحوض **ترجمہ** عبد اللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا
اور غنیمت تقسیم کی اور مولفة القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون
کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بہی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا کی پہر
فرمایا اے گروہ انصار کے کہ مین نے تم کو گمراہ نہین پایا پہر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا مین
نے محتاج نہین پایا تم کو پہر اللہ نے میرے سبب سے تم کو غنی کیا اور کیا مین نے تم کو متفرق نہین پایا پہر اللہ نے اکٹھا
کر دیا تم کو (انصار مین دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر
لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالی نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اوسکا نہایت
امانت دار ہے (یعنے جو آپ نے کیا وہی حق ہے اور ہم اوس سے راضی ہین) پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم مجہے جواب نہین دیتے انہون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اوسکا بہت امانت دار ہے پہر آپ نے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزون کا آپنے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہین مین اُنہین بہول گیا (یہہ نہین ہو سکتا) پہر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے گہر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گہر جاؤ پہر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے ہمارے لگے ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گہاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گہاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ تم کو پیچہے ڈالین گے (یعنے تمکو ندیکر اورون کو دینگے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجہسے حوض پر **عن** عبد اللہ قال لما کان یوم حنین آثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا فی القسمۃ فاعطی الاقرع ابن حابس مائۃ من الابل واعطی عیینۃ مثل ذلک واعطی اناسا من اشراف العرب وآثرهم یومئذ فی القسمۃ فقال رجل واللہ ان هذه لقسمۃ ما عدل فیها وما ارید فیها وجہ اللہ قال فقلت واللہ لاخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیتہ فاخبرتہ بما قال فتغیر وجہہ حتی کان کالصرف ثم قال فمن یعدل اذا لم یعدل اللہ ورسولہ ثم قال یرحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من هذا فصبر قال قلت لا جرم لا ارفع الیہ بعدها حدیثا **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بہی ایسے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچہہ دیا اور اور لوگون سے اُن کو مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اُسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ کی رضامندی مقصود نہین تو مین اپنے دل ہین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پہر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اُسکا عدل نہ کرے پہر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ اون کو اس سے زیادہ ستایا مگر اُنہون نے صبر کیا اور مین نے اپنے دل ہین کہا کہ آج سے مین آپ کو کسی بات کی خبر نہ دونگا (اسلیے کہ آپ کو اُس مین تکلیف ہوتی ہے) **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہین پھر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ آپکا لال ہوگیا اور مین نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسی علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انھون نے صبر کیا (حضرت موسی علیہ السلام پردہ مین چھپکر نہاتے تھے جاہلون نے کہا ان کے انثیین بڑے ہین ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے کہ لوگون نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اون کا جنازہ آسمان پر ملئکہ لے گئے جاہلون نے کہا اونہون نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انہون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے مجھے نہین مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیا و علما کو بدنام کرتے چلے آئے ہین خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہین)

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ لَخِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے مین کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی سے لے کر بانٹتے تھے اور لوگون کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اوس نے کہا عدل کرو اے محمد آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر مین عدل نہ کرون اور تو تو بڑا بد نصیب اور بڑا نقصان والا ہوگیا اگر مین عدل نہ کرون (یعنے تو مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب مین ظالم ٹھہرا تو تیرا کہان ٹکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ مین اس منافق کو

مار ڈالون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہینگے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون (معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوس کے یار قرآن کو پڑہینگے اور قرآن اونکے کانون سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کریگا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہو جاتا ہے اور اوس مین خون تک نہین بہرتا **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم مغانم وساق الحدیث **ترجمہ** وہی ہے دوسری سند سے

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث علی رضی اللہ تعالی عنہ وھو بالیمن بذھبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب وزید الخیر الطائی ثم احد بنی نبھان قال فغضبت قریش فقالوا یعطی صنادید نجد ویدعنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انما فعلت ذلک لاتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یطع اللہ ان عصیتہ ایامنی علی اھل الارض ولا تامنونی قال ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القران لا یجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچہ سونا بہیجا مٹی مین ملا ہوا (یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اوسے چار آدمیون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اور اسپر قریش بہت جلی اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے سردارون کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ان کو اس لیے دیتا ہون کہ ان کے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی داڑہی گہنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے مین گہسی ہوئین تہین ماتہا اونچا تہا سر منڈا ہوا تہا اور اوسنے

اگر کہا اللہ سے ڈر اے محمد (یہہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دوبارہ اس شکل والون سے ایذا پہونچی ہے اللہ صورت سے بچاوے) اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین نافرمانی کرون گا تو اللہ تعالی کی اطاعت کون کرے گا (معلوم ہوا نبی سے بڑہکر کسی کا درجہ نہین) اور اللہ تعالی نے مجھے زمین والون پر امانت دار مقرر فرمایا ہے اور تم لوگ امانت دار نہین جانتے پھر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص نے اجازت مانگی قوم مین سے اوسکے قتل کی لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ خالد بن ولید تھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اوس کے اصل مین سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہین اور اُن کے گلون سے نیچے نہین اُترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہین اور بت پرستون کو چھوڑ دیتے ہین (تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے مین آتا ہے کہ پنجہ پرست شدہ پرست جھنڈی پرست تعزیہ پرست گور پرستون کے یار غار بے نمازیون ہجڑون بھڑوون رنڈیون زانیون کے دوستدار وفادار فاسقون فاجرون شتربازون خمر پانان مسکرات مغنیان و مغنیات کے خیر خواہ اور جس غریب نے حدیث پر عمل کیا اوس کے دشمن بدخواہ جان کے خواہان عزت کے جویان رہتے ہین) اسلام سے ایسا نکل جاتے ہین جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے اگر مین انکو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہین یعنے جڑ پیڑ سے اوٹھا دیتا جیسے عاد کو باد نے برباد کیا) **ف** اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اُنہون نے خوارج کو قتل کیا اور گویا حضرت کی آرزو بر لائے آگے بیان اُنکا مفصل آویگا **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي اَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُونِّي وَاَنَا اَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَاْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَيْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَّكَمْ مُصَلٍّ يَقُو

بِلِسَانِہٖ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَہُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْہِ وَہُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّہٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ ہٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِيَّۃِ قَالَ اَظُنُّہٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُہُمْ لَاَقْتُلَنَّہُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے کہ حضرت علی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے مین جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہین کیا گیا تھا تو آپ نے چار آدمیون مین بانٹا عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل مین اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک شخص نے آپکے اصحاب مین سے کہا کہ ہم اوس کے زیادہ حقدار تھے ان لوگون سے اور یہہ خبر آپ کو پہونچی اور آپنے فرمایا کہ تم مجھے امانت دار نہین جانتے اور مین اوسکا امانت دار ہون جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی اللہ تعالی اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی آسمانون کے اوپر ہے نہ جیسا ملاعین جہمیہ جو مفسدان دین ہین خیال کرتے ہین اور برق و بجلی کیطرح اہلسنت پر کڑکتے ہین کہ وہ ذات مقدس ہر جگہ ہے معاذ اللہ من ذلک اور یہ ملاعین بیہودہ عقاید جہمیہ کو جان جہان جانتے ہین اور عقیدہ انبیا کو وہم و گمان سمجھتے ہین اللہ تعالی ان کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونون آنکھین گڑھے مین گھسی ہوئی تھین دونو گال پھولے ہوئے تھے پیشانی اوبھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا تہمت اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین والون سے بڑھکر مستحق نہین اللہ سے ڈرنیکا (یعنے سب سے زیادہ تو تو ہی مستحق ہے ڈرنے کا اسلیے کہ تو رسول سے بے ادبی کرتا ہے) پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا مین اوسکی گردن نہ مارون آپنے فرمایا نہین شاید یہ نماز پڑھتا ہو (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالد نے کہا بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہین کہ آپ اپنی زبان سے وہ باتین کرتے ہین جو اونکے دل مین نہین ہوتین اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہین ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھون نہ یہ کہ کسیکا پیٹ پھاڑون پھر آپ نے اوس کیطرف دیکھا اور وہ پیٹھ موڑے جاتا تھا تو آپ نے فرمایا اوس کی اصل سے ایسے لوگ نکلین گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھین گے مگر گلے سے نیچے نہ اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا ہمیشہ قرآن پڑھین گے مگر عقیدہ یہ رکھینگے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اوترے) نکل جاوین گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنے تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات صلوۃ و زکوۃ حج و صیام سب کچھ بجا لاتے ہین مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد و اعمال مین گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہین جیسے تیر نکل گیا تو اوس مین خون بھی نہین بھرتا) راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر مین انکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین اور زید کو جاہلیت مین زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام مین زید الخیر رکھدیا اسیلیے بعضے نسخون مین زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہین اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے اور ان روایتون مین اُسکا قتل جو مروی نہین اُسکی وجہ خود حضرت نے فرما دی کہ لوگ کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہین اور یہ امر لوگون کے بھاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے تمام منافقون کے ساتھ یہی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چندی ہدایت ہو اور ان روایتون مین سے کسی مین اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی مین خالد بن ولید کا اور دونون صحیح ہین اسلیے کہ ہو سکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ قرآن کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوا لفظون کے تلاوت کے اوس کے معانی سے اُنکو کچھ حصہ نہین اور یہ قول نووی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ مراد اوس سے وہ ہین جو ترجمہ قرآن سے نفور ہین اور ان حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہین قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے لکھا ہے کہ خوارج کی تکفیر مین علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت مین اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابی بکر باقلانی کے اقوال اس مین مضطرب ہین اور انہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے اُن کے کفر کی تصریح نہین کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلا معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم نہین اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہین اور اسیلیے اوس کے کفر مین شک پڑ جاتا ہے اس لیے کہ شرع مین یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہین ہے یا حی نہین ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حی ہونا اس طرح کہ حیات

نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہین کہ معتزلے نے جب علم الٰہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت مین اُسکا عالم کہنا مفید نہین اور اگر یہ کہین کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علما کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدریہ اور معتزلہ ہین اور تمام اہل اہوا و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مین گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہون مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہین رافضیون مین سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہین تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیۃ الطالبین مین جناب مستطاب مولٰنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ خطابیہ منسوب ہین ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ مین ایک نبی ناطق ہوتا ہے اور ایک صامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض اُنکی گواہی مقبول نہین **عن** عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَۃُ بْنُ عُلَاثَۃَ وَلَمْ یَذْکُرْ عَامِرَ ابْنَ الطُّفَیْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْھَۃِ وَلَمْ یَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَیْہِ خَالِدٌ سَیْفُ اللّٰہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّہٗ سَیَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ لَیِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَۃُ حَسِبْتُہٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اگلی روایتون مین گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَیْنَ اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ زَیْدِ الْخَیْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُیَیْنَۃَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ عُلَاثَۃَ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْھَۃِ کَرِوَایَۃِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّہٗ سَیَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ یَذْکُرْ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** عمارہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اسمین یہ ذکر نہین کہ مین اُنکو اگر پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ وَعَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّھُمَا اَتَیَا اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَاَلَاہُ عَنِ الْحَرُوْرِیَّۃِ ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَذْکُرُھَا فَقَالَ لَا اَدْرِیْ مَنِ الْحَرُوْرِیَّۃُ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَلَمْ یَقُلْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ مَعَ صَلٰوتِھِمْ یَقْرَءُوْنَ

القرآن لا یجاوز حلوقهم او حناجرهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة فینظر الرامی
الی سهمه الی نصله الی رصافه فیتماری فی الفوقة هل علق بها من الدم شیء **ترجمہ** ابوسلمہ اور
عطا دونو ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب مین تم نے کچھہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ اُن کا کچھہ ذکر کرتے تھے انہون نے کہا مین نہین جانتا کہ حروریہ کون ہین مگر مین آپ سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اس امت مین ایک قوم نکلے گی اور یہ نہین فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہونگے
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے آگے اور قرآن پڑہین گے کہ اُن کے حلقون سے یا فرمایا
گلون سے نیچے نہ اُترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی پہال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکے کنارہ اخیر کو جو اوسکی چٹکیون مین تہا کہ کہین
اوسکی کسی چیز مین کچہ خون بہرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہین بھی نہین بھرا) **عن** ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقسم قسما اتاه
ذو الخویصرة وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ویلک ومن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اعدل فقال عمر
ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه یا رسول اللہ ائذن لی فیه اضرب عنقه قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم دعه فان له اصحابا یحقر احدکم صلوته مع صلوتهم وصیامه مع صیامهم
یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة
ینظر الی نصله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الی رصافه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الی
نضیه فلا یوجد فیه شیء وهو القدح ثم ینظر الی قذذه فلا یوجد فیه شیء سبق الفرث
والدم آیتهم رجل اسود احدی عضدیه مثل ثدی المرأة او مثل البضعة تدردر یخرجون
علی حین فرقة من الناس قال ابوسعید فاشهد انی سمعت هذا من رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم واشهد ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنه قاتلهم وانا معه
فامر بذلک الرجل فالتمس فوجد فاتی به حتی نظرت الیه علی نعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم الذی نعت **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوس نے

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب مین عدل
نہ کرون گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر مین نے عدل نکیا اوسپر حضرت عمر نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوسکی گردن مارون آپ نے فرمایا جانے دو اسلیے کہ
چند یار ہون گے کہ تم حقیر سمجہو گے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو انکے روزے کے
آگے قرآن پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نہ اوتریگا اسلام سے ایسا نکل جاوینگے کہ جیسے تیر شکار سے
کہ دیکھتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچہ بہرا نہین ہے پہر دیکھتا ہے اوسکی پیکان کی جڑ کو
تو اوسمین بہی کچہ نہین پہر دیکھتا ہے اوسکی لکڑی کو تو اوسمین بہی کچہ نہین پہر دیکھتا ہے اوسکی پر کو تو اوسمین بہی کچہ نہین اور تیر اوس شکار کی بیٹ اور
خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اون مین ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کی
پستان کا سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا تہلتہلاتا ہوا اور وہ گروہ اوسوقت نکلیگا جب لوگون
مین پہوٹ ہوگی ابو سعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتہ تہا اور
آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈہونڈنیکا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مین نے اوس کو دیکھا
کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی تہا **ف** ان روایتون مین کئی معجزے
کہلے کہلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا
اول یہ کہ آپ نے فرمایا پہوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع
تہی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہو گیا اور
دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اس گروہ سے لڑوگے تو اون مین دس بہی نہ بچین گے اور تم مین کے دس بہی
نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پہر آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو
حق سے قریب ہوگا یعنے حضرت علیکا فرقہ اور انہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ حضرت علی حق پر تہے اور جن لوگون نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تہے اور یہ روایتین حجت ہین اہل
سنت کی اور ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ امت آپکی آپکے بعد باقی رہے گی اور اون مین شوکت اور
قوت ہوگی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تعدد کرین گی بے موقع کہ جہان تعدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا حلیہ ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی ذی ہوش یا عقیل ہرگز عقل سے نہین کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس مین غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تصدیق رسالت کرے گا والحمد للہ **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر قوما یکونون فی امتہ یخرجون فی فرقۃ من الناس سیماھم التحالق قال ھم شر الخلق او من اشر الخلق یقتلھم ادنی الطائفتین الی الحق قال فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھم مثلا او قال قولا الرجل یرمی الرمیۃ او قال الغرض فینظر فی النصل فلا یری بصیرۃ وینظر فی النضی فلا یری بصیرۃ وینظر فی الفوق فلا یری بصیرۃ قال قال ابو سعید و انتم قتلتموھم یا اھل العراق **ترجمہ** ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت مین ہوگی اور وہ لوگ نکلین گے جبکہ لوگون مین پھوٹ ہوگی اور نشانی اُنکی سر مونڈانا ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہین قتل کرینگے اُنکو وہ لوگ دونون گروہون مین سے جو نزدیک ہونگے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور اُنکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اُس مین کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی مین تو کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار مین جو تیر انداز کی چٹکی مین رہتا ہے تو کچھ اثر نہین پاتا ہے ابو سعید نے کہا کہ ای عراق والون تم ہی نے تو اُنکو قتل کیا ہے (یعنے حضرت علی کے ساتھ ہوکر) **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین یقتلھا اولی الطائفتین بالحق **ترجمہ** ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جاوے گا جب مسلمانون مین پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونون گروہون مین حق سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی امتی فرقتین فتخرج من بینھما مارقۃ یلی قتلھم اولاھم بالحق **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین دو گروہ ہو جاوینگے اور اُن دونون مین ایک فرقہ جدا ہووے گا اور اُنکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمرق مارقۃ فی فرقۃ من الناس فیلی قتلھم اولی الطائفتین بالحق **ترجمہ** اسکا وہی جو ہوچکا **عن** ابی سعید الخدری

فرقتان

عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ذكر فيه قوما يخرجون على فرقة مختلفة يقتلهم
اقرب الطائفتين من الحق ترجمه اسکا بهی وہی ہے **عن** سويد بن غفلة قال قال علي
رضي الله تعالى عنه اذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلان اخر من
السماء احب الي من ان اقول عليه ما لم يقل واذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فان
الحرب خدعة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج في آخر الزمان يخرجون
قوم احداث الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية يقرءون القرآن
لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فاذا لقيتموهم
فاقتلوهم فان في قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله يوم القيمة **ترجمه** سوید بن غفلہ نے
کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان
سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندہون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین
تمہارے اور اپنے بیچ مین کچہ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تہے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی
کہ ان کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سی اچہی کہین گے اور قرآن ایسا پڑہین گے
کہ اون کے گلون سے نیچے نہ اوترے گا اور دین سی ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سی پہر جب تم ان سے
ملو تو ان کو مارو اس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا **ف**
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ
باندہ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جہوٹ باندہنا بڑا گناہ جانتے تہے اور اپنی ہلاکت
کا موجب سمجہتے تھے اسی لیے صحابہ نہایت عادل ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح
عن الاعمش بهذا الاسناد مثله ترجمه وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی **عن**
الاعمش بهذا الاسناد ليس في حديثهما يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية
ترجمه اعمش سے اس سند سی وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے
ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے **عن** علي رضي الله تعالى عنه قال ذكر الخوارج فقال
فيهم رجل مخدج اليد او مودن اليد او مثدون اليد لولا ان تبطروا لحدثتكم بما

وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قال قلت انت سمعته من محمد صلى الله عليه وسلم قال اى ورب الكعبة اى ورب الكعبة اى ورب الكعبة **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ اون مین ایک شخص ہوگا جسکا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر نکرو تو مین بیان کرون جسکا وعدہ کیا اللہ تعالی نے اون کے قتل کرنیوالون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا تمنے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اونہون نے کہا ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی **عن** عبيدة قال لا احدثكم الا ما سمعت منه فذكر عن على نحو حديث ايوب مرفوعا **ترجمہ** وہی روایت جو مروی ہوئی **عن** زيد بن وهب الجهني انه كان فى الجيش الذين كانوا مع على رضى الله تعالى عنه الذين ساروا الى الخوارج فقال على رضى الله تعالى عنه ايها الناس انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتى يقرؤن القران ليس قراءتكم الى قراءتهم بشىء ولا صلوتكم الى صلوتهم بشىء ولا صيامكم الى صيامهم بشىء يقرؤن القران يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلوتهم تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم لا تكلوا عن العمل واية ذلك ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع على راس عضده مثل حلمة الثدى عليه شعرات بيض فتذهبون الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم فى ذراريكم واموالكم والله انى لارجو ان يكونوا هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا فى سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل فنزلنى زيد بن وهب منزلا حتى قال مررنا على قنطرة فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبى فقال لهم القوا الرماح وسلوا سيوفكم من جفونها فانى اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتل بعضهم على بعض وما اصيب من الناس يومئذ الا

رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمِسُوْا فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی اَتٰی نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِی الْاَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَتَّی اسْتَحْلَفَهٗ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهٗ

ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا اون کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزون کے آگے کچھ ہوگا قرآن پڑھیں گے اور سمجھیں گے کہ ہمارا اسمیں فائدہ ہے اور وہ اُن کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اُترے گی نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جو کہ بیان فرمائی گئی ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب اون کے قتل میں ہے) اور نشانی اُنکی یہ ہے کہ اُن میں آدمی ہے کہ اوس کے شانہ کے سر پر عورت کی سرپستان کی مثل ہے اور اُسپر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چھوڑی جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دین اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے اسلیے کہ اُنھون نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیے مویشی لوگون کی سو ان پر چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پھر بیان کیا مجھ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا اونہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل تھا دبرجان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پھر جب دونون لشکر ملے اُسدن خوارج کا سپہسالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اور اوس نے حکم دیا اُنکو کہ اپنے نیزے پھینک دو اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمپر ویسی بوچھاڑ نہ کرین جیسی حروراء کے دن کی تھی سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینکدیے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ اون سے جا ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پہر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈہونڈو اوس مین مخدج کو اور اسکو ڈہونڈہا اور نہ پایا پہر حضرت علی خود کہڑے ہوئے اور اون مقتولون کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تہے اور آپنے فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پہر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پہر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالی اور پیغام پونچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پہر کہڑے ہوکے عبیدہ سلمانی اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوس نے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہائی اسپر کہ سنا ہے مین نے اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تہا کہ لوگون کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی معلوم ہوجاوے اور یہ بہی معلوم ہو کہ حضرت علی اور انکے رفیق حق پر ہین اور وہ اس جنگ مین مثاب ہین اور بر صواب

عن عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحروریۃ لما خرجت وہو مع علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قالوا لا حکم الا للہ قال علی رضی اللہ تعالی عنہ کلمۃ حق ارید بہا باطل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف ناسا انی لاعرف صفتہم فی ہؤلاء یقولون الحق بالسنتہم لا یجوز ہذا منہم واشار الی حلقہ من ابغض خلق اللہ الیہ منہم اسود احدی یدیہ طبی شاۃ او حلمۃ ثدی فلما قتلہم علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال انظروا فنظروا فلم یجدوا شیئا فقال ارجعوا فواللہ ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلاثا ثم وجدوہ فی خربۃ فاتوا بہ حتی وضعوہ بین یدیہ قال عبید اللہ انا حاضر ذلک من امرہم وقول علی فیہم زاد یونس فی روایتہ قال بکیر وحدثنی رجل عن ابن حنین انہ قال رایت ذلک الاسود

ترجمہ عبید اللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے روایت ہے کہ حروریہ جب نکلا اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہے تو حروریون نے کہا لا حکم الا للہ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا ایک لوگون کا کہ مین انکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُن کی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق کہتے ہین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین اور ان مین ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اُسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا پھر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا اُنہون نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہین فرمایا مین نے تم سے جھوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اُسکو ایک کھنڈر مین اور لائے اُسکو یہانتک کہ رکھدیا لاشہ اُسکا حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تھا اُس جگہہ جب اُنہون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے اُسکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھہ سے ایک شخص نے ابن حنین سے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے اُس اسود کو **عن** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَہُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْہِ وَہُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَذَکَرْتُ لَہٗ ہٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت مین وہ قوم کہ قرآن پڑھین گے اور اُن کے حلقومون سے نیچے نہ اُترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوینگے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوین گے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدترین ابن صامت نے کہا کہ پھر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہین اور مین نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تم نے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنہون نے کہا مین نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ

لا یعدو تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ **وحدثناہ** ابو کامل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا سلیمان الشیبانی بہذا الاسناد وقال یخرج منہ اقوام **ترجمہ** سہل نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا اونہون نے کہ سنا مین نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑھتے ہین اپنی زبانون سے اور اوترتا نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابو کامل نے اونہون نے عبد الواحد سے اونہون نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلین گے اون سے کئی قومین **عن** سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتیہ قوم قبل المشرق محلقۃ رؤسہم **ترجمہ** سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلے گی مشرق کیطرف سے سر منڈائے ہوئے

باب تحریم الزکوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وہم بنو ہاشم وبنو المطلب دون غیرہم **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخذ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا ناکل الصدقۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھو تھو پھینک دے اسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کھاتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حرام سے لڑکون کو بچانا واجب ہے اُس سے چھوٹون کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ اُن کے ولیون کو ضرور ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہین یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو اُنکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہین قصے کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہین اور آپنے حصہ ذوی القربے کا انہین مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع مین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونون پر حرام ہے ۔ تیسرا یہ ہے کہ دونون پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی مین بھی شافعیہ کے دو قول ہین اور صحیح یہی ہے کہ انپر بھی حرام ہے اس حدیث کی رو سے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور **دوسرا** یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی کہتے ہین اور مالک سے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعوے کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی بنی ہاشم مین ہے اور اون کے سوا اورون کے موالی مین اختلاف نہین یعنے اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ بات اُنکی کچھ نہین بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونو کے موالی پر حرام ہے اور اُن مین کسی طرح کا فرق نہین ہے (نووی) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ **ترجمہ** شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہیں **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** شعبہ سے اس روایت مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہین کہاتے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے گھر جاتا ہون اور اپنے بچھونے پر کھجور پڑی پاتا ہون اور اُٹھاتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینکدیتا ہون ۔

فائدہ اب عوام بلکہ خواص مین بھی اوسکے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے طہارت ظاہری مین تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہین بخلاف طہارت لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگون کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود یقین کے بھی نہ چھوڑین گے اور طہارت ظاہری مین وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ وَفِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ نے کہ اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا وہی مضمون ہے **فائدہ** نووی نے کہا ان روایتوں سے ورع ثابت ہوا اس لیے کہ یہ کھجور مجرد احتمال سے حرام نہیں ہوئی مگر اُس کا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں پڑی ملیں تو اُن کو پہنچوانا ضرور نہیں اور اُنکو استعمال میں لانا درست ہے اور آپنے صدقے کے خوف سے چھوڑ دیا نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ مالک ایسی چیز کو نہ ڈھونڈتا ہے نہ اوس کے تلف ہونیکا غم کرتا ہے **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَا وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا تَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ قَالَ لَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيْبَ كَمَا يُصِيْبُوْنَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ

نَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ وَ
كَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ
اِبْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْكِحْ هٰذَا
الْغُلَامَ اِبْنَتَكَ فَاَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ
وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي **ترجمہ** عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب اور دونون نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم بھیجدین ان دونون لڑکون کو یعنے مجھکو اور فضل بن عباسؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہہ دونو جا کر عرض کرین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو تحصیلدار بنا دیوین اُن زکوتون پر اور یہہ دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر ادا کردین جیسے اور لوگ ادا کرتے ہین اور کچہ اُن کو بھی ملجاوے جیسے اور لوگون کو ملتا ہے غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی بن ابی طالب آئے اور اُن کے آگے کھڑے ہوگئے اور ان دونون نے حضرت علی سے اسکا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضرتؐ قسم اللہ کی ایسا کرنے والے نہین (اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوۃ سیدون کو حرام ہے) پس برا کہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ یہہ جو کرتے ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا ہے تو اُسکا تو ہم تم سے کچہہ بھی حسد نہین کرتے تب حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا اِن دونو کو روانہ کرو اور ہم دونون گئے اور حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑہ چکے تو ہم دونو جلدی حجرے مین آپ سے پہلے جا پہونچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہانتک کہ آپ تشریف لائے اور ہم دونون کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تہی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہین) اور فرمایا آپ نے کہ ظاہر کرو جو تم دل مین گہڑے باندہ لائے ہو پہر آپ بہی حجرے مین گئے اور ہم بہی اور اوسدن آپ حضرت ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تہے پہر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ احسان کرنیوالے ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہین قرابت والون سے اور ہم نکاح کو پہونچ گئے ہین (یعنے جوان ہوگئے ہین) پہر ہم اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ آپ ہمکو ان زکوتون پر تحصیلدار بنا دیوین کہ ہم بہی آپ کو تحصیل لادین جیسے اور لوگ لاتے ہین اور ہم کو بہی کچہہ ملجاوے جیسے

اور ون کو ملجاتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پھر حضرت چپ ہو رہی بڑی دیر تک یہان تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہین اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تہین کہ اب کچھ نہ کہو پھر آپ نی فرمایا کہ زکوۃ آل محمد کے لائق نہین یہ تو لوگون کا میل ہے (شاید یہ مثل ہین سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتہہ کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تہا آپکے خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تہے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہا راوی نے کہ پھر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپنے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سی فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سی بیاہ دو یعنی مجہہ سے (یعنی عبد المطلب بن ربیعہ سی جو راوی حدیث ہین) غرض میرا نکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونون کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجہہ سے عبداللہ بن عبداللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہین فرمائی

ف قرآن مجید مین بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ویسا ہی اس روایت مین بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سی اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لمع لغت مین اسکو کہتے ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض مین دیا جاوے خواہ یون دیا جاوے غرض آٹھون اسباب جو قبول زکوۃ کے ہین ان سب مین سی کوئی وجہ ہو اُن کو لینا اونکو روا نہین اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بہی اسی کی موید ہین اور بعض لوگون نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل مین وہ ضعیف مذہب ہی بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس مین علت اُسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیے ہین کہ زکوۃ کے نکالنے سے اون کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اُرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا

أُنَبِّئُكُمَا بِخَيْرٍ مِمَّا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ **ترجمہ** عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اونکے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونون نے عبدالمطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونون جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس مین یون ہے کہ حضرت علی نے اپنی چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ مین باپ ہون حسن کا اور سید ہون قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اس جگہہ سے نہ جاؤن گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹین تمہاری بات کا جواب لیکے جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہین لوگون کی اور یہہ محمد اور آل **محمد** کو جائز نہین اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمسون پر

باب إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِي مَلَكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ **باب** ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُس کا صدقہ لیکے مالک ہوا ہو

عَنْ جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا **ترجمہ** جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو اُنہون نے عرض کی کہ نہین قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہین ہے مگر چند ہڈیان بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ مین ملی ہین آپ نے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اُس نے

دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو بسادات پر تھی باقی نرہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور اُنکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اسکو بیچنا اوسکو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہین مگر دلیل اُن کی معلوم نہین اور ظاہرا اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (النووی) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اُس کو کسینے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ کچھ گوشت گائے کا لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تو آپنے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولا اُسی کو ہے جو آزاد کرے اور تیسرے لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے **عَنْ** الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** قاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِنْهَا بِشَيْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ اِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتُمْ بِهَا اِلَيْهَا قَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا بہیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے اُس مین سے تہوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بہیجدیا پہر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہے اُنھون نے عرض کی کہ نہین مگر نسیبہ (یعنے ام عطیہ نے) ہماری پاس کچہہ گوشت بہیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن کے پاس بہیجی تہی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے تہا اُنکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کہاؤ اور ہمین کہلاؤ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ فَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ اَكَلَ مِنْهَا وَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کہانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کہاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کہاتے **ف** یہ پوچھنا آپ کا ورع کی راہ سے تہا اور جب تک کہ لوگون کو خوب معلوم نہ تہا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے اور اس سے اصل اکل و مشارب کا دریافت کرنا روا ہوا **بَابُ** الدُّعَاءِ لِمَنْ اَتٰى بِصَدَقَتِهٖ **باب** صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِيْ اَبُوْ اَوْفٰى بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تہی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تہی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر پہر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف** یہ دعا فرمانا آپ کا بموجب اس آیت شریف کے تہا کہ اللہ پاک نے فرمایا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ وجوب

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بہی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہماریواسطے مستحب ہی اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بہیجا زکوۃ لینے کو اور اُنکو دعا کا حکم نہین دیا اور جواب اُس کا یہ دیا ہی کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تہا اور جمہور نے اس کے جواب مین کہا ہے کہ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی باعث اُنکی تسکین کی تہی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی نے دعا مین کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یون کہے اٰجَرَکَ اللّٰہُ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَجَعَلَکَ طَہُوْرًا وَبَارَکَ لَکَ فِیْمَا اَبْقَیْتَ مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کی ثابت نہون مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہین ہو سکتا اور تحصیلدار کا یہ کہنا کہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہی ابن عباس اور امام مالک اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے اسی حدیث کے رو سے اور جنہون نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہین مگر انبیا کی ذیل مین اس لیے کہ صلوۃ لسان سلف مین مخصوص بانبیا تہی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیواسطے اور جیسے یہ نہین کہہ سکتے کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بہی عزیز وجلیل ہین اسیطرح یہ نہین کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ معنی اس کے بہی صحیح ہین اور ہماری اصحاب کا اختلاف ہی اسمین کہ یہ نہی تنزیہہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور اُن کے شعار سے ہم منع کیے گئے ہین اور اتفاق ہے اوسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بشراکت انبیا جائز ہے جیسے آیا ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ سے ہین اونہون نے کہا ہے کہ سلام بہی بمعنے صلوۃ ہے اور اُسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ وسلام کو قرین کیا غرض یون نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے (مثلا کہین کہ عبدالکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی ومیت سے کہنا درست ہے جیسے کہین السلام علیکم یا السلام علیک واللہ اعلم (نووی)

عن شُعْبَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ صَلِّ عَلَیْہِمْ ترجمہ شعبہ سے بسند ثانی یون ہی مروی ہے مگر اسمین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر اُن پر

باب اِرْضَاءِ السَّاعِیْ مَا لَمْ یَطْلُبْ حَرَامًا **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکہنے کا جب تک وہ کچہ مال حرام طلب نہ کرے

عن جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَہُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ ترجمہ

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ راضی جاوے **ف** مقصود حدیث یہ ہی کہ حاکمون کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست مین اُنکو رنج نہ دو کہ اس مین صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہین کہ تم سے جبر اور ظلم کی براہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت مین مطلق امساک کے معنے مین ہے اور شرع مین امساک مخصوص ہے زمان مخصوص مین شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہین دروازے جنت کے اور بند ہوجاتے ہین دروازے دوزخ کے اور زنجیرون مین کس دیے جاتے ہین شیاطین **ف** یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسیطرف گئی ہین محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس مین کچھ کراہت نہین ہے اور اس مین تین مذہب ہین اول یہہ کہ کسی حال مین صرف رمضان کہنا روا نہین اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگون نے دعوی کیا ہے کہ رمضان نام ہے اللہ تعالی کا پس اُسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہین اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہان ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہان اللہ پاک مراد نہین اور مہینا مراد ہے پس اسمین کراہت نہین اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہین ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان مین قیام شب کیا یہ مکروہ نہین مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہین کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہی اور اول کے دونو مذہب فاسد ہین اور کہلنا اور بند ہونا دروازون کا اور قید ہوجانا شیاطین کا حقیقت ہی مجاز نہین یہی مذہب حق ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان رمضان فتحت ابواب الرحمۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہین اور دروازے دوزخ کے بند ہوجاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلعم اذا دخل رمضان بمثلہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا

باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الہلال والفطر لرؤیۃ الہلال وانہ اذا غم فی اولہ او اخرہ اکملت عدۃ الشہر ثلاثین یوما **باب** اس بیان مین کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کرین اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کرین

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر رمضان فقال لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اسہ بن عمر رضی اسہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلے اسہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو پھر اگر بدلی ہوجاوے تم پر تو تیس دن پورے کرو (یعنے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فضرب بیدیہ فقال الشہر ہکذا وہکذا وہکذا ثم عقد ابہامہ فی الثالثۃ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین **ترجمہ** عبد اسہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون سے (یعنے دس انگلیون سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے انتیس دن کا ہوتا ہے) مین اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فائدہ** یعنے انتیس کو شعبان کی مثلا ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھ لو اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہین اور احادیث اور روایات بھی اسی کے موید ہین **عن** عبید اللہ بہذا الاسناد قال فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین نحو حدیث

أَبِي أُسَامَةَ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ فَاقْدُرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ **ترجمہ** عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ **وہی مضمون** ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وہی مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ **ترجمہ** ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں یعنے انتیس کا بھی ہوتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انتیس کا رمضان ہونے سے اسکا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر کذا وکذا وکذا وصفق بیدیہ مرتین بکل اصابعھما ونقص فی الصفقۃ الثالثۃ ابھام الیمنی او الیسری **ترجمہ** عبد اللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو بار اور سب انگلیاں کھلی رہیں اور تیسری بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا انتیس کا **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون وطبق شعبۃ یدیہ ثلاث مرات وکسر الابھام فی الثالثۃ قال عقبۃ و مرارٍ احسبہ قال الشھر ثلاثون وطبق کفیہ ثلث مرات **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا **عن** ابن عمر یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ والشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام ثلثین **عبد اللہ بن عمر** سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں **ف** قربان اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب لئے گرد ہیں اور ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ محدثین کو کہ انہوں نے کیسی آپکی تعلیمات و ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت کو نصیب نہوئی الحمد علے ذلک **عن** الاسود بن قیس بھذا الاسناد ولم یذکر الشھر الثانی ثلاثین **ترجمہ** اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں دوسرے تیس دن کے

مہینے کا ذکر نہیں **عن** سعد بن عبیدة قال سمع ابن عمر رجلا یقول اللیلة النصف فقال له ما یدریك ان اللیلة النصف سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الشهر هكذا وهكذا واشار باصابعه العشر مرتین وهكذا فی الثالثة واشار باصابعه كلها وحبس او خنس ابهامه **ترجمہ** سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہو گیا تو عبد اللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو **ف** یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا فان غم علیكم فصوموا ثلثین یوما **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے پورے رکھ لو پھر اس کے بعد عید کرو **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غمی علیكم فاكملوا العدد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنے تیس کی **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غمی علیكم الشهر فعدوا ثلثین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال ذكر رسول الله صلی الله علیه وسلم الهلال فقال اذا رایتموه فافطروا فان اغمی علیكم فعدوا ثلثین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل كان

يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پیشگی ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن مین روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن مین مثلا جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ مین شعبان کے وہی دن آگئے تو وہ رکھ لے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** یحیی سے اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ **ترجمہ** زہری نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیون پاس نہ آوین گے ایک ماہ تک زہری نے کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ انہون نے فرمایا کہ جب انتیس روز گذرے اور مین گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ارشاد کیا اور اس مین کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون کے ساتھ ثابت ہوئی پھر مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوین گے مہینا بھر تک اور آپ انتیسوین ہی دن تشریف لائے اور مین دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیون سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہماری طرف انتیسوین دن سو ہمنے عرض کی کہ آج تو انتیسوان دن ہے تو آپنے فرمایا مہینا اتنا بھی ہوتا ہے اور دونون ہاتھ ملائے تین بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار مین یعنے انتیس کا اشارہ فرمایا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ

تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کنارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ انتیسوین کی صبحکو سو بعضے لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے آج تو ہماری انتیسوین دن کی صبح ہے تو آپنے فرمایا کہ مھینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونو ہاتھ تین بار دو بار تو سب انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں سے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وہی **مضمون** ہے جو اوپر گذر چکا۔ **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا **ترجمہ** سعد سے بھی وہی انتیس کا اشارہ مروی ہوا **عن** سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا مَرَّةً **ترجمہ** سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مھینا ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار **عن** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** سمعیل سے وہی مضمون مروی ہے

باب

بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهٗ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ **باب** اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی **عن** كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهٗ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

فقال لكنا رأيناه ليلة السبت فلا نزال نصوم حتى نكمل الثلاثين أو نراه فقلت أفلا تكتفي برؤية معاوية وصيامه فقال لا هكذا أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وشك يحيى بن يحيى في نكتفي أو تكتفي **ترجمہ** کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا شام کو اونہوں نے کہا کہ میں گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور میں نے چاند دیکھا رمضان کا شام میں جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ میں اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھ سے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا میں نے کہا جمعہ کی شب کو انہوں نے کہا تم نے خود دیکھا میں نے کہا ہاں اور اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور اور لوگوں نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپنے فرمایا نہیں ایسا ہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحیی بن یحیی کو شک ہے کہ نکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنے جس شہر والے دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتا ہے نماز میں وہیں تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور اُنھوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ اونہوں نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہیں کیا (نووی)

باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال وصغره وأن الله تعالى أمده للرؤية فإن غم فليكمل ثلاثون **باب** اس بیان میں کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو

عن أبي البختري قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة تراءينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين قال فلقينا ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فقلنا إنا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال أي ليلة رأيتموه قال

فقلنا لیلۃ کذا وکذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فھو للیلۃ رایتموہ **ترجمہ** ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہنچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضون نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنے بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضون نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور اُن سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب اُنہون نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات مین دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات مین اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو بڑہا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہین جب رویت ہو اُسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین **عن** ابی البختری قال اھللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یسالہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد امدہ لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ **ترجمہ** وہی ہے مگر اس مین اتنا ہے کہ ذات عرق مین چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہین

باب بیان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا ینقصان دو مہینے عید کے ناقص نہین ہوتے اسکا بیان **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہین ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہین کہ ان دونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہین گھٹتا خواہ اونتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال مین دونون ماہ اونتیس کے نہین ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کھا کہ دونون ثواب مین برابر ہین ایک دوسرے سے کم نہین یعنے اگر رمضان مین روزے ہین تو ذیحجہ مین مناسک حج ہین اور یہ سب قول ضعیف ہین صحیح وہی ہے جو اول گذرا

باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر وان لہ الاکل وغیرہ حتی یطلع الفجر وبیان صفۃ الفجر الذی یتعلق بہ الاحکام من الدخول فی الصوم ودخول

وقتِ صلوٰةِ الصُّبحِ وغيرِ ذٰلِكَ وهو الفجرُ الثّاني ويُسمّى الصّادِقَ والمُستطِيرَ وانّه لا اثرَ للفجرِ الاوّلِ فِي الاحكامِ وهو الفجرُ الكاذِبُ المُستطِيلُ بِاللّامِ كذَنَبِ السِّرحانِ وهو الذِّئبُ

باب اس بیان مین کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے اور اس بیان مین کہ کہانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے سحری کہانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان مین جس سے احکام تعلق رکہتی ہین روزون مین دخول کرنے اور صبح کے وقت کے داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان مین کہ پہلی فجر کو احکام مین کچہ اثر نہین اور وہ صبح کاذب ہے **عن** عدِيِّ بنِ حاتِمٍ رضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عنهُ قال لمّا نزلت حتّٰى يتبيّنَ لكُمُ الخيطُ الابيضُ من الخيطِ الاسودِ من الفجرِ قال لهُ عدِيٌّ يا رسولَ اللّٰهِ انّي اجعلُ تحتَ وِسادتي عِقالينِ عقالًا ابيضَ وعقالًا اسودَ اعرِفُ اللّيلَ من النّهارِ فقال رسولُ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عليهِ وسلّمَ انّ وِسادكَ لَعريضٌ انّما هو سوادُ اللّيلِ وبياضُ النّهارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حتّٰى يتبيّن لكم یعنے کہاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہو جاوے سفید دہاگا کالے دہاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیان رکہتا ہون ایک سفید ایک کالی اوسی سے مین پہچان لیتا ہون رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت مین تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **ف** غرض یہہ ہے کہ دہاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان مین یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اون کو دہوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات مین کوئی فاصل نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علماء کا۔

عن سهلِ بنِ سعدٍ رضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عنهُ قال لمّا نزلت هٰذهِ الاٰيةُ وكُلُوا واشربُوا حتّٰى يتبيّنَ لكُمُ الخيطُ الابيضُ من الخيطِ الاسودِ قال كانَ الرّجُلُ يأخُذُ خيطًا ابيضَ وخيطًا اسودَ فيأكُلُ حتّٰى يستبينهُما حتّٰى انزلَ اللّٰهُ عزّ وجلّ من الفجرِ فبيّنَ ذٰلِكَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اتری كُلُوا واشربُوا الی آخرہ کہاتے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پہر کہاتے صبح کے روشن ہونے تک یہانتک کہ اتارا اللہ تعالے نے من الفجر پہر وہ (التباس) ظاہر ہو گیا **عن** سهلِ بنِ سعدٍ

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ
قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ
فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا
أَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اتری کلوا واشربوا
تو آدمی جبتک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر مین باندہ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور
کہاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے مین کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے
اسکے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہے۔

ف ان روایتون سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض مشرق مین مستطیل
ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات مین داخل ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ
بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَأْذِيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** عایشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتے ہین (تاکہ تہجد پڑہنے والے کہانے کو جاوین اور سحر سے
فارغ ہو جاوین) سو تم کہاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تہے
جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ
قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تہے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا
بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کہاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کہا
راوی نے کہ دونون کی اذان مین کچھ بیچ مین نہ ہوتی تہی اتنا ہی تہا کہ یہ اترے وہ چڑہے **فائدہ**
مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تہے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تہے طلوع فجر کا اور وہین ٹہیرے ہوئے

کچھ پڑھتے رہتے پھر جب آتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت
وغیرہ کرکے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عَنْ**
عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ**
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا
مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَ
يُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا
وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ **عبد اللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے کوئی باز نہ رہے تم مین سے اپنی سحر کھانے سے بلال کی اذان سُنکر اس لیے کہ وہ اسواسطے اذان
دیتے ہین رات سے کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم مین سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح
وہ نہین ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح
صادق نہین ہے) جبتک کہ ایسی نہ ہو اور کھولدیا آپ نے انگلیون کو (یعنے جبتک کنارون مین فلک کے
منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہین) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجْرَ
لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا وَوَضَعَ
الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ **سلیمان تیمی** سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر
گذری مگر اُس مین ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہین ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیون کو جمع
کیا اور انکو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہین ہے بلکہ
صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپنے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونون ہاتھون کو پھیلایا
(یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کنارون مین پھیلے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى
حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ إِسْحَاقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ
وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ **ترجمہ** سلیمان تیمی سے
اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہین تک کہ آپ نے فرمایا اذان
بلال کی اسلیے ہے کہ جگادے تمہارے سوتون کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جریر نے کہا اپنی حدیث مین اور صبح وہ نہین جو ایسی ہو (یعنے اونچی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنی پہیلی ہوئی) **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ **ترجمہ** سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تہے مین نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے دہوکا کہا کر سحری کہانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو نیزے کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پہیلی ہو **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ **ترجمہ** سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ **ترجمہ** اسکا اوپر کی روایتون سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ السَّحُورِ وَاسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ سحر کی فضیلت اور اوس کی دیر مین کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً **ترجمہ** فرمایا سحر کہاؤ سحر مین برکت ہے **عن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ **ترجمہ** فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ مین سحر کے لقمہ کا فرق ہے **عن** مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی روایت موسی سے مروی ہوئی **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ

خَمْسِينَ آيَةً **ترجمہ** زید نے کہا سحری کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو میں نے کہا دونوں میں بیچ میں کتنی دیر ہوئی انہوں نے کہا پچاس آیت کی موافق **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** سہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جبتک افطار جلد کریں گے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** سہل سے وہی مضمون مروی ہوا جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَالِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسٰى **ترجمہ** ابی عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں تو ہمنے کہا وہ عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا ہی مسنون ہے اور یہی ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو **عَنْ** أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ **ترجمہ** مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر مذکور ہوئی ہے

بَاب بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ **باب** وقت روزہ

كَذٰلِكَ

وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا **عن** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ **ترجمہ** عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت مین فقد کا لفظ نہین ہے **ف** یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار مین جیسے بعضے وسواسی کہتے ہین کہ ذرا ٹھیرو کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہہ نہین جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب اور رات کا آنا اور دن کا جانا تینون ایک ہی وقت مین ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے تینون کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہین کہ غروب آفتاب نہین معلوم ہوتا ہے تو وہان کا اندھیرا وقت افطار کا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین رمضان کے مہینے مین پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہی جب دن جاتا ہے حالانکہ یہہ غلط ہے) آپنے پھر فرمایا کہ اترو یعنی اونٹ پر سے اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اترے اور ستو گھولے اور آپکے پاس لائے اور آپ نے پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب مین) اور آجاوے رات اس طرف سے (یعنے مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا **عن** ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ انہون نے عرض

ئی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہو اور آپ نے آخر میں فرمایا تھا ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ جب رات کو دیکھو کہ ادھر آئی تو افطار کر چکا صائم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهٗ وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا اِلَّا فِیْ رِوَایَةِ هُشَیْمٍ وَحْدَهٗ **ترجمہ** شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبدالواحد کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنے اس سند میں یہ مذکور نہیں) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ مذکور صرف ہشیم کی روایت میں ہے

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْوِصَالِ باب صوم وصال کی نہی میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی **عبداللہ** سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے (یعنے روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنے پروردگار کی طرف سے)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِیْلَ لَهٗ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی **ترجمہ** مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں نے بھی پھر آپ نے انکو منع فرمایا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَقُلْ رَمَضَانَ **ترجمہ** ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُّكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِیْنَ

اَبَوْا اَنْ یَّنْتَھُوْا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین سے کون ہی برابر میرے مین تو رات کو رہتا ہون کہ کہلاتا ہے مجھے پروردگار میرا اور پلاتا ہے پہر جب لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہون نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے اُنکے ساتھ وصال کیا ایک روز پہر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو مین زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے **ف** متفق ہین علما وصال کی نہی پر اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ مین کچھہ کھاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہین احادیث وصال مین سو بعضون نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف مین وصال فرمایا ہے پہر جو قادر ہو اُسکو مضائقہ نہین اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پہر نقل کی قاضی نے اکثر لوگون سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگون نے جواز کا قول لیا ہے اُنہون نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم مین وارد ہوا ہے کہ آپنے لوگون کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بہی جس کی ذیل مین فائدہ ہے اُسکی جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اسکے مرتکب نہوتے بعد نہی کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاکْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال سے تو کسینے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہین آپنے فرمایا تم میرے برابر نہین ہو مین تو رات کاٹتا ہون اس لطف مین کہ کہلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اُتنے ہی اعمال بجا لاؤ جسکی طاقت رکھتے ہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ

اَنَّہٗ قَالَ فَاکْلَفُوْا مَا لَکُمْ بِہٖ طَاقَۃٌ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اوٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ وَجَآءَ رَجُلٌ فَقَامَ اَیْضًا حَتّٰی کُنَّا رَھْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَہٗ جَعَلَ یَتَجَوَّزُ فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَہٗ فَصَلّٰی صَلٰوۃً لَا یُصَلِّیْھَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَہٗ حِیْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطِنْتَ لَنَا اللَّیْلَۃَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاکَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ یُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَاکَ فِیْ اٰخِرِ الشَّھْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ یُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ یُوَاصِلُوْنَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادَّ لِیَ الشَّھْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین نماز پڑہتے تہے (یعنے رات کو) سو مین آیا اور آپ کے بازو پر کہڑا ہو گیا اور دوسرا شخص آیا وہ بہی کہڑا ہو گیا یہانتک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنے دس سے کم) پہر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑہنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تہی امت پر) پہر اپنے گہر مین تشریف لے گئے اور وہان ایسی نماز پڑہی (یعنے بہت لنبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑہتے تہے پہر ہم نے صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تہی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہان اسی سبب سے تو مین نے کیا جو کچہ کیا (یعنے نماز ہلکی کی) پہر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تہے تو اور لوگ بہی وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا کہ وصال کرتے ہین تم میری مثل نہین ہو اللہ کی قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چہوڑ دیتے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ شَھْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَبَلَغَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّھْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَوْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ

اٰخِرِ

وَيَسْقِيْنِيْ **ترجمہ** انس نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں نے بھی اور آپ کو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لنبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حد سے بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے (یعنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ سے ہارے ہوئے ہیں) تم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں (سچ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک) میں اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِيْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے

یہاں پر مؤلف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے **ف** سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس سے جو مؤلف کی کتاب میں بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور کو کہاں نصیب ہے **فائدہ** زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اوس سے ممکن نہیں جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرماوے

باب بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ **باب** روزہ کی حالت میں بوسہ کے بیان میں

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ إِحْدَى نِسَائِهِ ثُمَّ تَضْحَكُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تھیں **عن** سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** سفیان نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو وہ تہوڑی دیر چپ ہو رہے پہر کہا کہ ہان **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُنِیْ وَہُوَ صَائِمٌ وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اسد تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تہے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ روکتے تہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَہُوَ صَائِمٌ وَیُبَاشِرُ وَہُوَ صَائِمٌ وَلٰکِنَّہٗ اَمْلَکُکُمْ لِاِرْبِہٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اسد تعالی عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے اور وہ روزے سے تہے اور اپنی حاجت کو خوب قابو مین رکہنے والے تہے **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَہُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُبَاشِرُ وَہُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اسد تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم مباشرت (یعنی بوس وکنار) کرتے تہے اور وہ روزہ دار ہوتے تہے **عَنْ** الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْنَا لَہَا اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُ وَہُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ اَوْ مِنْ اَمْلَکِکُمْ لِاِرْبِہٖ شَکَّ اَبُوْ عَاصِمٍ **ترجمہ** اسود نے کہا مین اور مسروق حضرت عائشہ رضی اسد تعالی عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم نے پوچہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم روزے مین مباشرت کرتے تہے اونہون نے فرمایا کہ ہان مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تہے **عَنْ** الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّہُمَا دَخَلَا عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَسْاَلَاہَا فَذَکَرَ نَحْوَہٗ **ترجمہ** اسود سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم کَانَ یُقَبِّلُہَا وَہُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اسد تعالی عنہا نے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ یحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ فِیْ

فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے
تہے روزون کے مہینے مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ وہی مضمون ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ**
حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عُمَرَ
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ
لِلّٰهِ وَأَخْشَاكُمْ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے
تو آپنے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی بوسہ لیتے ہین
تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکے تو اگلے پچہلے گناہ سب معاف
کر دیے ہین تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو مین تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہون

فائدہ غرض ان روایتون سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوس کا امت
کے لیے ثابت ہوا اور ابو داؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تہے
اس مین مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کجروطریق سے پہرا ہوا ہے اور اسی طرح
محمد بن دینار بہی اوس مین ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس عورت
و مرد کو کہ روزہ دار تھی اور انہون نے بوسہ لیا تو آپنے فرمایا کہ روزہ اُن کا کہل گیا تو یہ روایت بہی صحیح نہین
اسلیے اُس مین ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً
جواز بوسہ کا مذکور ہے کچہ جوان اور بوڑہے کی قید صحیح نہین ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث
صحیح سے ثابت نہین اور اسباب مین جو روایت ابو داؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہین تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

وہی مضمون ہے عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جسکو رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جسکو اجازت نہین دی تھی وہ جوان تھا اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اوس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اغر کے بیچ مین ابو العنبس عدوی کوئی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہین کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا ہے کہ امام شافعی اور اون کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین لینا حرام نہین اوس شخص کو جس کی شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اون کے نزدیک اور جس کے شہوت حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعضون نے اوس کے حق مین مکروہ کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اوسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اس کے صوم نفل مین نہ فرض مین اور اس مین اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہین انتہی

باب صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ روزے مین جنب کو اگر صبح ہو جاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان

عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ

اهما قالتاه لك قال نعم قال هما اعلم ثم رد ابوهريرة ما كان يقول في ذلك الى
الفضل بن عباس رضي الله عنهما فقال ابوهريرة سمعت ذلك من الفضل رضي الله عنه
ولم اسمعه من النبي صلى الله عليه وسلم قال فرجع ابوهريرة رضي الله تعالى عنه عما
ذلک الحدیث
كان يقول في ذلك قلت لعبد الملك اقالتا في رمضان قال كذلك يصبح جنبا من غير
حلم ثم يصوم ترجمہ ابوہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تھے کہ جسکو فجر ہوجاوے حالت جنابت مین
وہ روزہ نہ رکھے سو مین نے (یہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبدالرحمن کا) عبدالرحمن سے کہا جو میرے باپ تھے اُنہون
نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابوبکر اور عبدالرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبدالرحمن
نے اُن سے پوچھا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہوجاتی تھی
اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تھی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنے
صحبت سے بیبیون کے جنب ہوتی تھی) کہا ابی بکر نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبدالرحمن نے اون
سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور آنکی بات کا جواب
دیدو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتون مین حاضر تھا اور ذکر کیا عبدالرحمن نے
تو ابوہریرہ نے کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابوہریرہ نے کہا
کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پھر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف
کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تھی تو اوس کو مین نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا
کرتے تھے پھر مین نے (یہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا اون دونو بیبیون نے رمضان
کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تھی آپ کو حالت جنابت مین بغیر
احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تھے **ف** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل
کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعا کہ جو جنب ہو اور صبح ہوجاوے وہ روزہ
نہ رکھے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اُن سے
اور ڈھونڈھو جو لکھا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کھاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دھاگہ فجر کا آخر
تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا جواب

فضل کی روایت کا اوسکے کئی جواب ہین اول یہ کہ وہ بات افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تہا مگر افضل فجر کے قبل ہی نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی روایت مین جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اوسکا روزہ نہ ہوگا اب ان مین توفیق ہوگئی اور تعارض بہی نرہا اور تیسرے یہ کہ ابوالفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہے جب جماع شب کو بہی حرام تہا پہر جب یہ آیت اُتری جو ہمنے اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے لکھا ہے یہ جواب بہت اچہا ہے الخلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بہی نہا دی جب بہی روزہ صحیح ہے اسی پر دال ہے قرآن مجید وحدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہے جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف ابوہریرہ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تہے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا رات سے بند ہو جاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کرین کہ روزہ اون کا صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تہی رمضان مین اور آپ جنب ہوتے تہے بغیر احتلام کے (یعنی صحبت سے جنب ہوتے تہے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہین) پہر غسل فرماتے تہے اور روزہ رکھتے تھے۔ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ لَا حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ ترجمہ عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بہیجا ام سلمہ کیطرف کہ پوچہین کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین آیا وہ روزہ رکہے یا نہین انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت مین صبح کرتے تہے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پہر نہ افطار کرتے تہے نہ قضا کرتے تہے (یعنے روزہ کو صحیح جانتے تہے) **ف** اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل مین تو یہ امر جائز ہے اور فرض مین روا نہین اور وہ قول بہی جو سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضا بہی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلہ مین جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہو جاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل ادا ہو نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وام سلمۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم **ترجمہ** حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی تہی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پہر روزہ رکہتے تہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستفتیہ وہی تسمع من وراء الباب فقال یا رسول اللہ تدرکنی الصلوۃ وانا جنب فاصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا تدرکنی الصلوۃ وانا جنب فاصوم فقال لست مثلنا یا رسول اللہ قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال واللہ انی لارجوا ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تہین غرض اوس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجہی نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکھون آپنے فرمایا مجہی بہی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پہر مین روزہ رکھتا ہون اوسنے عرض کی کہ آپ اور ہم برابر نہین ہین اے رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپکے اگلے پچہلے گناہ بخشدیے ہین آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالے کی مین امید رکہتا ہون کہ مین تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اُن چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض اُس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتہہ خاص ہو مگر آپ نے فرما دیا کہ یہہ حکم مجہکو تمکو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر نہین ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ ساری جہان سے اعلم واتقے ہین **عن** سلیمان بن یسار انہ سال ام سلمۃ عن الرجل یصبح جنبا ایصوم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من غیر احتلام ثم یصوم **سلیمان** سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کسی نے پوچہا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکھے تو انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ جماع کا رمضان مین دنکو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اُسکے وجوب کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ مین اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان مین (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھہ مسکینون کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینون کو اوس نے کہا کہ مجھسے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونو کنکریلی کالے پتھرون والے زمینون کے بیچ مین کہ اُن مین کوئی گھر والا مجھسے بڑھکر محتاج نہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم و فدایت گردم و گرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر آپنے فرمایا کہ لے اُسکو اور کھلا اپنے گھر والون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن مین جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کافہ علمار کا جب جماع قصدًا واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت مین خلل انداز ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ۶۰ ساٹھہ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی مین مد

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینوں کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہین اصل یہ کہ اوسپر کچھہ واجب نہین ہے اور اگر اُس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اوسپر کچھہ واجب نہین اور اوس کی دلیل یہی حدیث ہے کہ اوس مین جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہہ نہین فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اوسپر ادای کفارہ واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینوں باتون مین ظاہر ہو چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث مین وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے اور وہ ساٹھہ مد کا حساب سے ہوا ہے کہ ہر مسکین کو ایک مد پہونچنا ضرور ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيْلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس مین کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی زنبیل ہے اور اس مین حضرت کی ہنسی کا ذکر نہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دو مہینے روزے رکھہ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھہ مسکینوں کو کھلا دے **فائدہ** اس حدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان مین کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار مین اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل مین ضرور ہے اسلیے کہ اس مین ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفارون مین رقبہ مومنہ ضرور ہے اسلیے کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے اوسکو حمل کرتے ہین رقبہ مومنہ پر اوسی قید کے لحاظ سے جو قرآن مین کفارہ قتل مین مذکور ہے اور قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہین کذا قال النووی نے شرح مسلم۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** زہری سے یہی روایت مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان مین کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھہ مسکینون کو **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **زہری** سے اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَجَآءَهٗ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ + **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اونھون نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین جل گیا آپ نے فرمایا کیون اوس نے عرض کی کہ مین نے جماع کیا رمضان شریف مین اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہین ہے اتنے مین آپ کے پاس دو گونیان آئین کھانیکی (یعنے غلہ یا کھجور کی) آپنے فرمایا اسے صدقہ کر دے **فائدہ** صدقہ دے یعنی وہی ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلانا جیسا اوپر مذکور ہوا دوسری روایتون مین اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہہ جو اوسنے کہا کہ مین جل گیا اس سے استعمال مجاز کا ارادہ ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهٗ نَهَارًا **حضرت** عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے اول مین صدقہ دے صدقہ دے نہین ہے اور نہ دن کا لفظ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ احترقتُ احترقتُ فسألهُ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ ما شانُهُ فقالَ اصبتُ اهلی قالَ تصدّق فقالَ واللّٰهِ یا نبیَّ اللّٰهِ ما لی شیءٌ وما اقدرُ علیهِ قالَ اجلس فبینا هُو کذلکَ اقبلَ رجلٌ یسوقُ حمارًا علیهِ طعامٌ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ این المحترقُ آنفًا فقامَ الرّجلُ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ تصدّق بهذا فقالَ یا رسولَ اللّٰهِ اغیرُنا فواللّٰهِ انّا لجیاعٌ ما لنا شیءٌ قالَ فکلوهُ ۝ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین رمضان مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین جل گیا مین جلگیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دی اوسنے عرض کی کہ قسم اللہ تعالی کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہین ہے اور نہ مین کچھ دے سکتا ہون آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اوسی حال مین تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوس پر کچھ غلہ تھا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہان ہے جو ابھی یہان تھا اور وہ کھڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ کیا میرے سوا اوسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہین اور ہمارے پاس کچھ نہین آپ نے فرمایا لو اسے کھاؤ

باب جوازِ الصّومِ والفطرِ فی شهرِ رمضانَ للمسافرِ فی غیرِ معصیةٍ اذا کانَ سفرُهُ مرحلتینِ فاکثر ۔ مسافر کے صوم اور افطار کا بیان **عن** ابنِ عبّاسٍ انّ رسولَ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ خرجَ عامَ الفتحِ فی رمضانَ فصامَ حتّی بلغَ الکدیدَ ثمّ افطرَ قالَ وکانَ صحابةُ رسولِ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ یتّبعونَ الاحدثَ فالاحدثَ من امرهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین اور آپنے روزہ رکھا یہانتک کہ جب کدید مین پہونچے (نام مقام کا ہے کہ وہان ایک نہر ہے اور مدینہ سی سات منزل ہی اور وہان سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے **ف** علماء کا اختلاف ہی سفر مین روزہ رکھنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکھنا صحیح نہین اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہین ہوتا اور اوسکی قضا واجب ہی دلیل اونکی ظاہر آیت و حدیث ہی اور حدیث یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علما اور جمیع اہل فتوی کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسے طاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور دلیل یہ بھی ہے کہ روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہرحال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار و صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحیی نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرھویں رمضان کی مکہ میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲ **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ **ترجمہ** زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اُنہوں نے مثل حدیث لیث روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرتؐ کی نئی سے نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنی آپ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا ... اور افطار کو ناسخ جانتے ہیں اور روزہ رکھنے کو منسوخ

رمضان میں روزہ رکہا یہانتک کہ عسفان میں پہونچے پہر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس میں کوئی پینے
کی چیز تہی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکہیں پہر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ میں پہونچے
ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بہی رکہا اور افطار بہی کیا سو جسکا جی چاہے
روزہ رکہے جسکا جی چاہے افطار کرے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلٰی
مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰی مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اوسکو جو روزہ رکہے یعنی سفر میں اور نہ اوسکو
جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بہی رکہا اور افطار بہی کیا **فائدہ**
ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ
كُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْهِ ثُمَّ شَرِبَ
فَقِیْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کیطرف
اور روزہ رکہا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ
ہے) اور لوگوں نے روزہ رکہا پہر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا اُسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگوں نے اُسکیطرف دیکہا پہر آپنے پی لیا اور لوگوں
نے اُسکے بعد آپسے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکہتے ہیں آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان
ہیں **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے **عَنْ** جَعْفَرٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْهِمُ الصِّیَامُ وَاِنَّمَا یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلْتَ
فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس میں اتنی
بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپسے عرض کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپ کیا کیا
پہر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَیْهِ
فَقَالَ مَا لَهٗ قَالُوْا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِی
السَّفَرِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تہے

کہ ایک شخص پر لوگون کی بھیڑ دیکھی اور اسپر سایہ کیے ہوے تھے آپنے پوچھا کہ اسے کیا ہوا لوگون نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین **ف** یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہونچے تو کیا لطف ہے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** جابر سے وہی روایت ہے **عن** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحیے بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں اور اس اسناد مین کہ آپنے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب مین نے اون سے پوچھا تو اونھی یاد نہین ہا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولھوین رمضان کہ تو ہم مین کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور افطار کرنیوالا روزہ دار پر **عن** قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت مین اٹھارہوین تاریخ اور سعید کی روایت مین بارہوین اور شعبہ کی روایت مین سترہوین یا انیسوین مذکور ہے **ف** بارہوین سے شاید انیسوین تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسینے اول تاریخ بیان کی کسینے آخر **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک مین تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف صحا

لم یحفظہ

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب قریب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین مین حرج نہین **عن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ کُنَّا نَغزُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا المُفطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ عَلَی المُفطِرِ وَلَا المُفطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَونَ اَنَّ مَن وَجَدَ قُوَّۃً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَیَرَونَ اَنَّ مَن وَجَدَ ضُعفًا فَاَفطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین اور کوئی ہم مین سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمین قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بھی خوب ہے اور جس مین ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے **عن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ وَجَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَا سَافَرنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَیَصُومُ الصَّائِمُ وَیُفطِرُ المُفطِرُ فَلَا یَعِیبُ بَعضُہُم عَلٰی بَعضٍ **ابو سعید** اور جابر بن عبد اسد دونو نے کہا ہمنے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنیوالا روزہ رکھتا تھا افطار والا افطار کرتا تھا اور کوئی کسیپر عیب نہ کرتا تھا **عن** حُمَیدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّومِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ فَلَم یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی المُفطِرِ وَلَا المُفطِرُ عَلَی الصَّائِمِ **ترجمہ** حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر مین تو کہا انہون نے سفر کیا ہمنے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو **عن** حُمَیدٍ قَالَ خَرَجتُ فَصُمتُ فَقَالُوا لِی اَعِد قَالَ فَقُلتُ اِنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اَخبَرَنِی اَنَّ اَصحَابَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانُوا یُسَافِرُونَ فَلَا یَعِیبُ الصَّائِمُ عَلَی المُفطِرِ وَلَا المُفطِرُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَقِیتُ ابنَ اَبِی مُلَیکَۃَ فَاَخبَرَنِی عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا بِمِثلِہٖ **ترجمہ** حمید نے کہا نکلا مین سفر مین اور مینے روزہ رکھا تو لوگون نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہین ہوا) تو مین نے کہا انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا مین ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہون نے حضرت عائشہ رضی اسد تعالی عنہا سے مثل اسکی **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی

ومنا
السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا
مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی
کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ
کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پہ جا کر پڑ گئے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمہ لگائے اور
اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنیوالے آج بہت سا ثواب لے گئے ۔
ف معلوم ہوا کہ سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

فتقدم
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ
وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ
ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض
مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضے کاموں سے اس
وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے **عَنْ** قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا
يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ
دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ
نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً
فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ +
ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابی سعید کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب
بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں
روزے کو پوچھا انہوں نے فرمایا سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے
پھر ایک منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت زیادہ ہوگی

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پھر ہم آگے کی منزل مین اوترے اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑھا دیگا سو تم سب افطار کرو اور یہہ فرمانا آپ کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگون نے افطار کیا پھر اوس کے بعد یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہمنے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین **عن** عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّیَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو سفر مین آپنے فرمایا چاہو روزہ رکھو چاہے افطار کر **عن** عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ فَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بہت پے در پے روزہ رکھتا ہون تو کیا سفر مین بھی رکھا کرون آپنے فرمایا چاہو رکھو چاہو نہ رکھو **ف** اس حدیث مین بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر مین روزہ رکھے خواہ نہ رکھے **عن** ہِشَامٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ **ترجمہ** ہشام سے بھی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری **عن** ہِشَامٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ حَمْزَۃَ قَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ **ترجمہ** ہشام سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا مین روزے رکھتا ہون کیا سفر مین بھی رکھون آخر تک **عن** حَمْزَۃَ ابْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجِدُ بِيْ قُوَّۃً عَلَی الصِّیَامِ فِي السَّفَرِ فَہَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہِيَ رُخْصَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِہَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ قَالَ ہَارُوْنُ فِيْ حَدِیْثِہٖ ہِيَ رُخْصَۃٌ وَلَمْ یَذْکُرْ مِنَ اللّٰہِ **ترجمہ** حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون روزہ کی سفر مین تو مین اگر روزہ رکھون تو کیا کچھہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اوس کو لیا خوب کیا اور جسنے چاہا روزہ رکھنا تو اوسپر گناہ نہین اور ہارون نے اپنی روایت مین اللہ کیطرف سے ذکر نہین کیا **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِيْ شَہْرِ

دکرفینا

رمضان فی حر شدید حتی ان کان احدنا لیضع یدہ علی راسہ من شدۃ الحر وما منا احد صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی درداء نے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین سخت گرمی مین یہانتک کہ کوئی کوئی ہم مین سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم مین سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ لقد رایتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم شدید الحر ان الرجل لیضع یدہ علی راسہ من شدۃ الحر وما منا احد صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ + ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین رمضان کا ذکر نہین

باب استحباب الفطر للحاج بعرفات یوم عرفۃ عرفات مین حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان مین **عن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندہا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ فقال بعضہم ہو صائم وقال بعضہم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وہو واقف علی بعیرہ بعرفۃ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہین کہ اونکے پاس چند لوگون نے تکرار کی عرفہ کے دن (عرفات مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین کسینے کہا آپ روزے سے ہین کسینے کہا نہین تب اونہون نے ایک دودہ کا پیالہ آپکی خدمت شریف مین بہیجا اور آپ عرفات مین اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تہے پہر آپنے پی لیا **ف** نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ مین مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روزہ رکہتے تہے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بہی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بہی اسیطرف تہا اور عطا جاڑے مین روزہ رکہتے تہے گرمی مین نہین اور قتادہ نے روزے مین کچہ مضائقہ نہین دیکہا اگر دعا مین ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے بہی استدلال کیا ہے کہ اسمین آسانی ہے حاجی کو آداب وقوف اور ادائے مناسک مین اور دوسرون نے اور احادیث مطلقہ سے استدلال کیا ہے جنمین مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثون سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات مین نہو **عن** ابی النضر بہذا الاسناد ولم یذکر وہو واقف علی بعیرہ وقال عن عمیر مولی ام الفضل ترجمہ ابی النضر سے اس اسناد سے یہی روایت

مروی ہوئی مگر اوس مین یہ ذکر نہین کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند مین یہی ہی کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہیں ام الفضل کے **عَنْ** أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ **ترجمہ** سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کی مروی ہے اور اس مین یہی راوی نے کہا کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ شَكَّ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ **ترجمہ** عمیر بن عباس کے مولی سے روایت ہے کہ اونھون نے ام الفضل سے سُنا لوگون نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دن عرفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین تب اُنھون نے ایک پیالہ دودہ کا بھیجدیا اور آپ عرفات مین تھے پہر آپنے پی لیا **عَنْ** مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ **ترجمہ** میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے فرمایا کہ لوگون نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ کے دن (میدان عرفات مین) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک لوٹا دودہ کا اور آپ وقوف کیے ہوئے تھے موقف مین اور آپنے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو **ف** ان روایتون سے کئی امور ثابت ہوئے **اول** مستحب ہونا افطار کا عرفات مین **دوسری** مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی مین **تیسرے** جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی **چوتھے** مباح ہونا قبول ہدیہ کا آپ کیواسطے

باب صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ عاشورے کے روزے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہر جب آپنے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اُس دن روزے کا حکم فرمایا پہر جب رمضان فرض ہوا آپنے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے

چھوڑ دے

ف نووی نے کہا ہے کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشوریکا روزہ سنت ہے واجب نہین اور اول اسلام مین اسکا کیا حکم تھا اس مین اختلاف ہے یعنے رمضان فرض ہونیسے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے کہ واجب تھا اور اصحاب شافعی مین اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہین ہوا مگر استحباب اسکا موکد تھا پھر جب رمضان فرض ہوا استحباب گیا موکد نہ رہا

عن هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَتَرَكَ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث مین یہ نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوریکا روزہ رکھتے تھے اور آخر مین یہ کہا کہ آپ نے عاشوریکا روزہ چھوڑ دیا پھر جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین ٹھہرایا جیسے جریر کی روایت مین تھا

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ مَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ عاشوریکا روزہ جاہلیت مین رکھا جاتا تھا پھر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکھے چاہے چھوڑ دے

ف جو چاہے رکھے جو چاہے چھوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہین واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہین موکد نہ ہونے پر اور بہرحال اب وہ سنت مستحبہ ہے غیر موکدہ

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے اوسکے روزے کا (یعنی عاشوریکا) جب رمضان فرض نہین ہوا تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے عاشوری کا روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورکو روزہ رکھتے تھے جاہلیت مین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا اوسکے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا جو چاہے اوس مین

روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَاشُوْرَآءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالے کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے اوس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے

یُفْتَرَضُ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **عبیداللہ** نے اس اسناد سے یہی روایت کی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَّصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ نے فرمایا اوس دن میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نچاہے اور جسکا تو چھوڑ دے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهُ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صِيَامَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دے اور عبداللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اون دنوں کے جن میں انکی عادت تھی روزہ رکھنے کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَآءً **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ

شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَى الْغَدَآءِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهٗ **ترجمہ** عبدالرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تہے صبح کو تو کہا اونہوں نے کہ ای ابو محمد آؤ ناشتا کرو تو اونہوں نے کہا کہ آج کیا عاشوری کا دن نہین ہے تو عبد اللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشورے کا دن کیا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیا دن ہے تو عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پہر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چہوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت مین ہے کہ اوس کو چہوڑ دیا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهٗ **ترجمہ** اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس مین یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری اوسے چہوڑ دیا **عَنْ** قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ نَصُوْمُهٗ ثُمَّ تُرِكَ **ترجمہ** قیس نے کہا اشعث آئے عبد اللہ کے پاس اور وہ کہانا کہا رہے تہے عاشورے کے دن اونہوں نے کہا آؤ ای ابو محمد اور نزدیک آؤ اور کہاؤ تو اونہوں نے کہا مین روزے سے ہون اونہوں نے کہا ہم روزہ رکہتے تہے اسمین پہر چہوڑ دیا گیا **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ اَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ الْيَوْمَ عَاشُوْرَآءُ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَاِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ **ترجمہ** علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے اور وہ عاشوری کے دن کہانا کہا رہے تہے تو اونہون نے کہا ای ابو عبد الرحمن آج عاشوری کا دن ہے اونہون نے کہا اسکا روزہ رکہا جاتا تہا قبل رمضان کے پہر جب رمضان فرض ہوا وہ چہوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہو تو کہاؤ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ

فلمّا فُرِضَ رمضانُ لم یأمرنا ولم ینھنا عنہ ولم یتعاھدنا عندہٗ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اُسکی ترغیب دیتے تھے اور اُسکا خیال رکھتے تھے وہ ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپنے اُسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اُسکا خیال رکھا آپنے ہماری لیے **عن** حُمید بن عبد الرحمن انّہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان خطیبًا بالمدینۃ یعنی فی قدمۃٍ قدمھا خطبھم یوم عاشوراء فقال این علماؤکم یا اھل المدینۃ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لھذا الیوم ھذا یومُ عاشوراء ولم یکتب اللہ علیکم صیامہ وانا صائم فمن احبّ منکم ان یصوم فلیصم ومن احبّ ان یفطر فلیفطر ترجمہ عبد الرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ اُنھوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اس دن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تمپر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے **عن** ابن شھاب فی ھذا الاسناد بمثلہ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا **عن** الزھری بھذا الاسناد سمع النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مثل ھذا الیوم انّی صائم فمن شاء ان یصوم فلیصم ولم یذکر باقی حدیث مالک بن انس ویونس ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک و یونس کی اُنھوں نے بیان نہیں کی **عن** ابن عبّاس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فوجد الیھود یصومون یوم عاشوراء فسئلوا عن ذٰلک فقالوا ھذا الیوم الذی اظھر اللہ فیہ موسٰی وبنی اسرائیل علی فرعون فنحن نصومہ تعظیمًا لہٗ فقال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم نحن احقّ بموسٰی منکم فامر بصومہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے اون سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو تو اُنھوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیے (یعنے اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

احبّ منکم

سے تمہیں زیادہ دوست ہیں اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپ نے اوس دن کے روزے کا **عن**
اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابی بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی
مگر اس میں یوں ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ قالوا
اَنْجَی اللّٰهُ فِیْهِ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰی شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بھی
اوس دن شکریہ نجات میں روزہ رکھا **عن** اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ
جُبَیْرٍ لَمْ یُسَمِّهٖ ایوب سے یہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد میں یہ ہے کہ روایت ہے
ابن سعید سے اور اون کا نام نہیں لیا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ یَوْمًا تُعَظِّمُهُ
الْیَهُوْدُ وَتَتَّخِذُهٗ عِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْهُ اَنْتُمْ **ترجمہ** ابوموسیٰ نے
کہا عاشورے کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اسکو عید ٹھیراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اوس دن روزہ رکھو **عن** قَیْسٍ فَذَكَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ
فَحَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ
مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ خَیْبَرَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ یَتَّخِذُوْنَهٗ
عِیْدًا وَیُلْبِسُوْنَ نِسَاءَهُمْ فِیْهِ حُلِیَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ **ترجمہ** قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس میں یہ مضمون زائد ہے کہ ابواسامہ نے
کہا روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہوں نے طارق سے اونہوں نے
ابوموسیٰ سے کہ کہا ابوموسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اوس دن عید
ٹھیراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور انکو سنوارتے تھے اور سنگارتے تھے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو **ف** اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بھی روزہ رکھتے تھے عاشورے کا پھر جب مدینہ میں آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھتے

لئے شاید یہہ مین ترک کردیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اوتری ہو یا یہود مین سے جو مسلمان ہوگئے ہون اُنکی تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اُسکا علم آپ کو ہوا ہو دے اور صرف اخبار آحاد سی آپ نی روزہ نہین رکھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشورے کے روزے کا تو انہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دنون مین اسدن کی بزرگی ڈہونڈہنی کو سوا اسدن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی ڈہونڈہنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تہے)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ **وہی** روایت اس سند سے بھی مروی ہوئی

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پہونچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹہے تہے اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجہکو عاشورہ کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند دیکہو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پہر جب نوین تاریخ ہو اوسدن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تہے اونہون نے کہا ہان **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا نوین تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود نصاری کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آئندہ آویگا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نوین تاریخ روزہ رکہین گے پہر آپ کا انتقال ہوگیا غرض انکا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ نوین کو ہے اور جماہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورا دسوین تاریخ ہے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور اونکے اصحاب اور احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نوین اور دسوین دونون کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ نے دسوین

کا روزہ رکہا تہا اور نوین کی نیت کی تہی کہ اتنے مین وفات ہوگئی اور حدیث مسلم مین گذرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ المحرم ہے اور علما نے کہا ہے کہ نوین تاریخ کے روزہ ملا لینے سے غرض یہ تہی کہ اکیلے دسوین کے روزے مین یہود کی مشابہت تہی **عَنِ** الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچہا مین نے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تہے زمزم کے پاس عاشورے کے روزے کو پہر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تہے جب روزہ رکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگون نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے یہ دن تو ایسا ہے کہ اسکی تعظیم کرتے ہین یہود و نصاریٰ تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو انشاء اللہ تعالی ہم نوین تاریخ روزہ رکہین گے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکہونگا مین نوین تاریخ کو اور ابو بکر کی روایت مین یہ ہے کہ انہون نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهٗ اِلَى اللَّيْلِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگون کو پکاردے کہ جس نے روزہ نہ رکہا ہو وہ رکہ لے اور جو کہا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک **عَنِ** الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ

عَاشُورَاءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِی حَوْلَ الْمَدِینَةِ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّةَ یَوْمِهِ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَنَذْهَبُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَکٰی اَحَدُهُمْ عَلَی الطَّعَامِ اَعْطَیْنَاهَا اِیَّاهُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ **ترجمہ** ربیع معوذ کے بیٹی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤن مین مدینہ کے گرد کہ جسنے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جسنے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنے اب کچھ نہ کھاوے) پھر اوسکے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکون کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اللہ چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکون کے لیے گڑیان بناتے تھے اونکی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اوس کو وہی کھیلنے کو دیدیتے تھے یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دونون روایتون کی یہہ ہے کہ جو روزہ دار ہو روزہ پورا کرے اور جسنے کھا لیا ہو وہ اسدن کے ادب سے پھر افطار کیوقت تک کچھ نہ کھاوے جیسے یوم الشک مین جو روزہ کے شروع مین کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جاوے کہ یہہ دن رمضان کا ہے اوسکو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکون کو اسلیے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہین **عَنْ** خَالِدِ بْنِ ذَکْوَانَ قَالَ سَاَلْتُ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهُ فِی قُرَی الْاَنْصَارِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیثِ بِشْرٍ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَاِذَا سَاَلُونَا الطَّعَامَ اَعْطَیْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِیهِمْ حَتّٰی یُتِمُّوا صَوْمَهُمْ **ترجمہ** خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفراء سے عاشورہ کے روزہ کو تو اونہون نے کہا کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤن مین اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس مین اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکون کے لیے کھلونا اون سے یعنے پشم سے ۱۲ اور اون کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کھلونا انکو دیدیتے تھے اور وہ اون کو غافل کر دیتا تھا یہانتک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے

باب تَحْرِیمِ صَوْمِ یَوْمَیِ الْعِیدَیْنِ عیدین مین روزہ حرام ہونے کا بیان

عَنْ اَبِی عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِیدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِھِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْاٰخَرُ یَوْمٌ تَاْکُلُوْنَ فِیْہِ مِنْ نُسُکِکُمْ **ترجمہ** ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا مین عید مین عمر بن خطاب کے ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑہی پہر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین روزہ رکہنے سے اور یہ دن آجکا تمہارے افطار کا ہے بعد روزون کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اُس مین اپنی قربانیون کا گوشت کہاتے ہو **ف** روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہرحال مین خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کرکے نذر کرے قصدًا تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نذر اوسکی منعقد نہین ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اُسی دن روزہ رکہہ لے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہے کذا قال النووی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزون سے ایک عید النحر اور دوسری عید الفطر مین **عن** قَزَعَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہون نے کہا سنا مین نے اون سے ایک حدیث کو کہ مجہے بہت پسند آئی اور مین نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اونہون نے کہا کہ کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہونگا جو آپ نے نہین فرمائی اور جو مینے نہین سنی کہا اونہون نے کہ سنا مینے اُن کو کہ فرماتے تھے کہ روزہ درست نہین ان دو دن مین ایک عید اضحی ہے اور دوسرے عید الفطر ہے رمضان کی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ النَّحْرِ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزون سے عید فطر اور عید اضحی کے **عن** زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ ھٰذَا الْیَوْمِ **ترجمہ** زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھون اور وہ دن موافق ہوا عید اضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہین **ف** یعنی ابن عمر نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس مین دلیلین معارض ہین اور جو عید کے دن کی نذر معین کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحی کے روزے سے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَبَیَانِ اَنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایام تشریق مین روزہ حرام ہونیکا بیان

عَنْ نُبَیْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کہانے پینے کے دن ہین **عَنْ** خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِیْتُ اَبَا الْمَلِیْحِ فَسَاَلْتُہٗ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ھُشَیْمٍ وَزَادَ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی **ترجمہ** ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین یہ ہے کہ یہ دن کہانے پینے کے ہین اور یاد الہی کے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** کعب کو اور اوس بن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق مین بہیجا کہ پکار دین کہ جنت مین کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے اور منی کے دن کہانے پینے کے ہین **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَنَادِیَا **ابراہیم** سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اوس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکار دینا

بَابُ کَرَاھَۃِ اِفْرَادِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بِصَوْمٍ لَا یُوَافِقُ عَادَتَہٗ اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ **ترجمہ** محمد نے کہا پوچھا میں نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اس بیت کے رب کی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ **ابوہریرہ** نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا مگر آگے اوس کے بھی رکھے یا اوسکے پیچھے بھی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگنے اور نماز کے ساتھ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنوں میں روزے کے ساتھ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اس میں جمعہ آجاوے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اوس دن جمعہ آگیا تو مضائقہ نہیں اور اسی طرح مثلا اوس نے نذر کی کہ جس دن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھوں گا اور وہ بیمار جمعہ کو اچھا ہو گیا تو حرج نہیں یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی کراہت نہیں اور امام مالک نے جو موطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو یہ حدیثیں نہ پہونچی ہوں پس وہ معذور ہیں اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردوں میں ہیں انہوں نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث اونکو نہیں پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان ہے سب اماموں کے ساتھ جو مسائل اونکے حدیث کے خلاف ہیں ورنہ کوئی اون میں جان بوجھ کر مخالفت حدیث کی نہیں کرتا اور امت کو ضرور یہی کہ جب حدیث نبی معصوم مل جاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مومنین ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ بڑے برا مانیں متعصبین اور حکمت اس نہی میں شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر وعبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہہ وظائف بخوبی ادا ہون اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والون کے لیے کہ اُسدن بہی حاجیون کو افطار اولی ہے پس اس مین بہی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ روزے گویا کفارہ ہوگئے اون وظیفون کا جن مین بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس حدیث مین تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بہی نہ کرے کہ اس شب مین قیام کرے اور نماز پڑہے اور اوراد و نوا مین نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکے احداث کرنیوالے کو برباد کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سر سے پاتک ضلالت ہے اور اس مین بہت منکرات و محدثات ہین اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت مین تصانیف نفیسہ کیے ہین اور اوسکو سراپا فسق وگمراہی اور ضلالت وموجب وسیاہی لکہا ہے اور اُسکے مرتکب کو سراپا ضلال اور اہل ضلال لکہا ہے انتہے ما فی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے یہی حکم ہے اون اوراد و وظائف کا جو لوگون نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی کوئی سند نہین جیسے دعائے گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اُسکو منجملہ وظائف و اوراد سمجہنا اور عبادۃً اُنکی قرارت کرنا اور اوس پر امیدوار ثواب ہونا گویا گہوڑا کہو کر اضافہ کے فرد گذرانا ہے **باب** بیانِ نسخ قولِ اللّٰہِ تعالیٰ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا **سلمہ بن الاکوع** نے کہا جب یہ آیت اوتری وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے جن لوگونکو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدین ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کہانا تو جو چاہتا تہا افطار کرتا تہا یعنے رمضان مین اور فدیہ دے دیتا تہا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور اُسنے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکہنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ فَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِيْنٍ حَتّٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

ثمن شہد منکم الشہر فلیصمہ **سلمہ بن اکوع** نے کہا کہ ہم رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک مسکین کا کھانا یہانتک کہ اوسکے بعد کی آیت اوتری فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو شخص اس مہینے کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکھے **ف** یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت مین ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہ بھی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی نرکھتا ہو بسبب بوڑہاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کی اور مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑہا ہو یا جوان اور جو بوڑہا ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہین رکھتا اوسپر بھی کھانا دینا مسکین کو وجب نہین اور مالک نے اوسکے لیے کھانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑہے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر یہ رخصت منسوخ ہوگئی اور اوسی کے حق مین یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہین رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیتہ فدیہ کی بوڑہے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہین رکھہ سکتے اور انکو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت مین گویا لفظ لا یہان محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اور اس صورت مین آیت محکم ہوگی منسوخ نہوگی مگر مریض جب اچھا ہو جاوے تو قضا کرے مگر بوڑہے پر قضا واجب نہین صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کی قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق مین جو افطار کرے اور پھر اچھا ہو جاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھلے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہون ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان مین روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضائے روزہ ہی کافی ہے اور ان سب صورتون مین يُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنی جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دیوین اور روزہ کیطرف راجع نہین اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہے ہین اور صاحبین کا بھی

قول یہی ہی اور اشہب مالکی نے کہا ہی کہ ایک مد اور ثلث مد کا ہی اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علماء کا قول ہی کہ وہ مرض جسمین افطار روا ہی ایسا ہونا ضرور ہی کہ روزے سے اوس مین مشقت ہو اور بعض نے کہا ہی کہ ہر بیمار کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی **باب** جَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِيءْ رَمَضَانُ آخَرُ لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ ایک رمضان کی قضا مین دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سے چھوڑ دے مثل مرض اور سفر اور حیض وغیرہ کے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغُلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ابی سلمہ** نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرماتی تہین کہ مجھہ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تہے تو مین اون کو قضا کر سکتی تہی مگر شعبان مین اور وجہ اسکی یہ تہی کہ مین مشغول رہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (اور فرصت نہ پاتی تہی) **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **یحیے** سے یہی روایت مذکور ہوئی اسی سند سے مگر اوس مین یہ ہی کہ یہ تاخیر قضاء رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے تہی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ **ترجمہ** یحیے سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمین یحیے نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تاخیر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہوتی ہوگی **عَنْ** يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغُلُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **یحیے** سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولی کا ذکر نہین **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ہم مین ایک ایسی تہی کہ افطار کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور قضا نکر سکتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ یہانتک کہ شعبان آجاتا تہا **فائدہ** یعنے جناب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

ہمیشہ حضرت کی خدمت مین حاضر رہتی تہین اور مترصد استمتاع رہا کرتی تہین ہر وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجا لاوین اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہین اور اجازت دینے کی اسلیے نہ لیتی تہین کہ شاید آپ اجازت تو دیدین مگر پہر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اوس سے تکلیف گذری اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضاجوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہین جب اوس کا شوہر گھر مین ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان مین اسلیے فرصت پاتی تہین کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پونہچتی تہی اور مذہب امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضاء رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتہہ جائز ہے یعنی یہ واجب نہین کہ اول شوال ہی مین اوسے پورا کرے بلکہ پوری سال مین جب چاہے ادا کرلے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتار لے اور ان لوگون کا قول ہے کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہین اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس مین قضا نہین ہوسکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا ضرور ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اللہ راضی ہو اون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا مین مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان مین کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اوسکا مثلاً بیماری یا حیض ونفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہے تو مستحب ہے کہ پے درپے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اوسپر بہی ہے

باب قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہون اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ

فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
اوس نے عرض کی کہ میری ماں مر گئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے تھے آپ نے فرمایا کہ بھلا دیکھ تو اگر اوس پر
کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالی کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا
ضرور ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى
اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى قَالَ
سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا **ترجمہ**
ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری
ماں مر گئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اُس کی قضا رکھوں آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری
ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں اوس نے کہا کہ ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالی کا قرض
تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے
تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم البطین نے تو اون دونوں نے کہا سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے
تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **سعید** اور مجاہد اور عطا
نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيْهِ
اَكَانَ يُؤَدِّيْ ذٰلِكَ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ سعید بن جبیر نے ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اوس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اوس کی طرف سے روزہ رکھوں
پھر آپ نے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری **عَنْ** بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ

إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا **ترجمہ** بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اوسنے عرض کی کہ مین نے ایک لونڈی خیرات مین دی تھی اپنی مان کو اور میری مان مرگئین آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بسبب میراث کے اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری مان پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا مین اوسکیطرفسے روزہ رکھون آپنے فرمایا کہ تم ان روزے رکھو اوسکیطرف سے اوس نے عرض کی کہ میری مان نے حج نہین کیا تھا آپنے فرمایا اوسکی طرف سے حج بھی کرو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **عبداللہ بن بریدہ** نے اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمین دو ماہ کے روزے مذکور ہین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **وہی** مضمون ہے مگر اس مین دو ماہ کے روزے مروی ہین **عن** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **سفیان** سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین دو ماہ کے روزے مروی ہین **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **سلیمان** سے وہی روایت مروی ہوئی اور اوس مین ایک ماہ کے روزے مروی ہین **ف** امام شافعی کا ایک قول یہہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو میت کیطرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھہ ضرورت نہین اور میت بری الذمہ ہوگیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونون کے جامع ہین اور یہی قول موافق ہے ان حدیثون کے جو صحیح ہین اور صریح اوسپر دلالت کرتی ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہین اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ دونون امر جائز ہون اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان روایتون سے کئی امور معلوم ہوئے **اول**

جواز صوم کا میت کیطرف سے دوسری اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی مین تیسری صحت قیاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس سے میت کیطرف سے ادائے دین بھی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور ادای دین اگر غیر قرابتوالے کیطرف سے ہو جب بھی روا ہے چوتھی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور پھر وہ میراث کی سبب سے لوٹ آوے تو اسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اس کے کہ اس چیز کو خریدے کہ یہ منع ہے پانچوین معلوم ہوا کہ نیابت میت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو

باب تُنْدَبُ لِلصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَلَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ أَوْ شُوتِمَ أَوْ قُوتِلَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ صائم کو مستحب ہے کہ جب کھانیکو بلایا جاوے یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزے کو بیہودہ باتون وغیرہ سے پاک رکھے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ **ابی ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کھانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ مین روزے سے ہون **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رِوَايَةً إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اسکو برا کہے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون مین روزے سے ہون **ف** یعنی اوس کو خبر دیدے کہ مین گالی گلوج کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوے تو بھی عذر روزے کا بیان کر دے پھر اگر وہ نہ مانین اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کھانا نہ کھاوے اور روزہ اوس کے نہ کھانیکا عذر ہے اور جسکو روزہ نہ ہو اوسکو کھانے مین کچھ عذر نہین اور اسکو کھانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہی قول ہے کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کے جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہے اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بولدے کہ مین روزے سے ہون اس مین

اوسکا باز رکہنا ہے زیادتی سے اور غالبًا وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوج سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر
روزہ دار کو اور بہی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ روزے کی فضیلت
کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ فَوَالَّذِيْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ
وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اوس کا بدلا دیتا ہوں اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتہہ میں ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے بہی زیادہ اچہی ہے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے **ف**
یعنے بچاتا ہے شہوت وغضب کو نفسانی سے **عَنْ** اَبِیْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ
اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ
فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ
رِّيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ
فَرِحَ بِصَوْمِهٖ **ابو صالح** زیات سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ یوں تو ہر عمل بنی آدم کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص
میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پہر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن گالیاں
نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پہر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ میں روزے
سے ہوں اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ محمد کی جان اوس کے ہاتہہ میں ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ
کی اللہ تعالی کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیاں
ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے وہ اپنے افطار سے دوسری خوش ہوگا وہ جب ملیگا اپنے پروردگا

ایک تو خوش ہوتا ہے

سے انہی روزی کے سبب سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑہتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میری لیے ہے اور مین خود اوسکا بدلہ دیتا ہون اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشین اور کہانا میرے لیے چہوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیان ہین ایک خوشی اوسکے افطار کی وقت **دوسری** خوشی ملاقات پروردگار کیوقت اور البتہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہی بوئی مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اُس میں چونکہ ظاہر مین کوئی صورت نہین صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اُس مین ریا وسمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اسمین مطلق حظ نہین اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلمین کے ساتھہ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزہ کی معلوم ہوئی اور بو کو اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدون کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مسک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کی ہاتھہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالی کو ہاتھہ ہین اور نافی اسکا منکر احادیث ہے اور جیسی اوسکا ہاتھہ ویسا ہی ہے جیسی اُسکی ذات ہے یعنے کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہین اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسی وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر مین اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھہ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن و حدیث مین آئے ہین اُن سبکے ظاہر معنے پر ایمان رکھنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل و بلا تعطیل اوسپر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہا کرتے پہر کسی روایت مین کسی صحابی سے یہ مروی نہین کہ اونہون نے پوچہا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو تبلائی ہو یا کسی سلف صحابہ و تابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ و تابعین سے ایک حرف بہی اُسکی تاویل مین مروی نہین

فـ بیان اللہ کی ہاتھون اور اسکی صفتون کا

حالانکہ سب ان آیات و احادیث کو عوام و خواص مین بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہین پس جو وہ لوگ معنے سمجھتے تھے وہی ٹہیک ہین اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور تہا کہ اگر کچھ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان **عَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِی سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ **ترجمہ** ابوہریرہ اور ابوسعید نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میری لیے ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیان ہین اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عز وجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکے ہاتھ مین ہے کہ بو روزہ دار کی مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسک سے زیادہ پاکیزہ ہے **فائدہ** افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت نے سرانجام پایا اور نعمائے دنیوی سے فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جو اجر و ثواب کا وعدہ تہا وہ پورا ہوا **عَنْ** ضِرَارِ بْنِ مُرَّۃَ وَھُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاہُ فَرِحَ ضرار سے بہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اسکو بدلا دیویگا وہ خوش ہوگا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُّقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مَعَھُمْ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْہُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک دروازہ ہے اوسی ریان کہتے ہین (یعنے سیراب کرنے والا) اوسی مین سے جائینگے روزے دار قیامت کے دن اور کوئی اُن کو سوا اوس مین سے نجانے پائیگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہان ہین پھر وہ سب اوس مین سے چلے جائینگے پھر جب انکا ہین کا اخیر آدمی بہی داخل ہوجاوے گا وہ بند ہوجاویگا کہ اور کوئی اوس مین

بخاری **ف** بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جب دن مین کا اول آدمی داخل ہو جاوے گا جب بند ہوگا اور یہہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (**نووی**) اور اس مین بڑی فضیلت اور کرامت روزہ کی مذکور ہوئی)

باب فَضْلِ الصِّيَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِمَنْ يُّطِيْقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَّلَا تَفْوِيْتِ حَقٍّ جہاد مین جو طاقت رکہتا ہو اوسکو روزہ کی فضیلت

عن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا **ابوسعید** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) مگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے

عن سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **سہیل** سے بھی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی

عن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا **ابوسعید** نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ مین دور کرتا ہے اللہ اوسکے مونہہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ سے **ف** فی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسیکا افضل ہے جو طاقت رکہتا ہو کہ باوجود روزہ کے غزو کے کاروبار مین سست نہو

باب جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّالْاَوْلٰى اِتْمَامُهٗ روزہ نفل کی نیت دن سے درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اس کا بیان

عن عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَّقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيْهِ فَجِئْتُ بِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَقَالَ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَّالِهٖ فَاِنْ شَاءَ اَمْضَاهَا

وَاِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ مجھ سے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کچھ نہین ہے تو آپنے فرمایا کہ مین روزہ سے ہون پھر آپ باہر تشریف لیگئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے طور سے اور آگئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ اون مین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچھ تہوڑا اسا مین نے آپ کے لیے چھپا رکھا ہے پھر آپنے پوچھا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا حیس ہے (حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہین) آپنے فرمایا لاؤ پھر مین لائی اور آپ نے کھایا پھر فرمایا کہ مین روزے سے تھا صبحکو طلحہ نے کہا مین نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو اونہون نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ کہول ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دیدے چاہے پھر رکھ لے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے ہمنے کہا کچھ نہین ہے آپنے فرمایا مین تو روزہ سے ہون پھر آگئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر ہمنے عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ مین تو آپنے فرمایا مجھے دکھاؤ اور مین صبحکو روزہ سے تھا پھر آپنے کھایا **فائدہ** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جبتک زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان مین یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزہ کا توڑ ڈالنا بھی اور دن کو کھا لینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تھا ویسے ہی اوسکا تمام کرنا بھی اوسکے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور احمد اور اسحاق کا اور ان سب لوگون کے نزدیک اوسکا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا جائز نہین اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی واجب ہے اوسپر جسنے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جسنے عذر کے سبب سے کھول ڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہین

بَابٌ اَنَّ اَكْلَ النَّاسِيْ وَشُرْبَهٗ وَجِمَاعَهٗ لَا يُفْطِرُ

بھولے سے کھا لینے اور پینے اور جماع سے روزہ نہ جانے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھولکر کھا لیوے یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لیوے اسلیے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگون کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھالے یا پی لے یا جماع کرے تو اُسکا روزہ نہین جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہین اور عطا اور اوزاعی اور لیث نے کہا ہے کہ جماع مین تو قضا ہے اور کھانے مین قضا نہین اور احمد کا قول ہے کہ جماع مین قضا اور کفارہ دونون ہین اور کھا لینے مین کچھ نہین (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے

بَابُ صِیَامِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَیْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا یُخْلِیَ شَهْرًا مِّنْ صَوْمٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰی رَمَضَانَ حَتّٰی مَضٰی لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَهٗ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے روزے رکھتے تھے رمضان مبارک کے سوا تو انہون نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہین رکھے سوا رمضان شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لیگئے اور نہ کسی پورے مہینے پر افطار کیا تھا یہانتک کہ کچھ دن روزہ نہ رکھا ہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **عبد اللہ** بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو اُنھون نے فرمایا کہ مین نہین جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہون اور نہ کوئی ماہ پورے افطار کیا جب تک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اور یہین یہانتک کہ آپ گذر دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالیٰ کا اور رحمت اونپر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ
قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانُ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق
نے کہا کہ مینے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزون کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ
رکھتے تھے آپ یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ آپنے خوب روزی رکھی خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم
کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ مینے آپ کو کبھی نہین دیکھا کہ پورے ماہ روزہ
رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْاِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے وہی
مضمون مروی ہوا اور اس سند مین ہشام اور محمد کا ذکر نہین راویون مین سے **عن** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ
حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ
وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ
کرین گے اور افطار یہانتک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھین گے اور مینے پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے انکو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے مین شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہ دیکھا **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ
قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ
حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَهٗ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ
مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا کہ مینے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے انہون نے فرمایا کہ اتنے
روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپنے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت
افطار کیا اور مین نے انکو جتنا شعبان مین روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ مین نہین دیکھا گویا آپ پورے
شعبان روزے رکھتے تھے پر شعبان روزے رکھتے سوا چند روز کے **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ
فِيْ شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ يَقُوْلُ

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ **ترجمہ** ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ مین سال بہر کے شعبان سی زیادہ روزے نرکہتے تہے اور فرماتے تہے کہ اوتنی ہی عبادت کرو جسقدر تم کو طاقت ہی کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہین تہکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تہک جاؤگے اور فرماتے تہے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تہوڑا ہی ہو

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہین رکہے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تہی کہ روزے رکہتے تہے یہانتک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نرکہینگے **ف** اس سے بہی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہی اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہی اور آنحضرت کی ہدی کے خلاف اور یہ قسم کہانا قائل کے بر سبیل عادت ہی اسی کو اللہ تعالی فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ یعنے اس مین مواخذہ نہین

عن شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ **ترجمہ** شعبہ نے ابی بشر سے بہی روایت کی اس اسناد سی اور اس مین یہ ہے کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہین رکہے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے

عن عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ **ترجمہ** عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہی کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچہا رجب کے روزون سے اور یہ سوال ماہ رجب مین کیا تو سعید نے کہا مین نے سنا ہی ابن عباس سے کہ فرماتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے تہے یہانتک کہ ہم کہتے تہے اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے تہے یہانتک کہ ہم کہتے تہے کہ اب روزہ نرکہینگے

عن عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هٰذَا مِثْلَهُ عثمان سے اس اسناد سی بہی یہی مضمون مروی ہوا

عن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک روزے رکہتے تہے کہ لوگ کہتے تہے کہ خوب روزے رکہتے رہے ہین اور یہانتک افطا

کرتے تہے کہ لوگ کہتے تہے خوب افطار کیا خوب افطار کیا **ف** ان حدیثون سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہہ کہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزہ سے خالی نہ رہے دوسرے یہہ کہ نفل روزہ کا کوئی زمانہ معین نہین جب چاہے رکہہ سکتا ہے سوا رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن مین منع ہے تیسرے یہہ کہ شعبان مین آپ بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزے رکہتے چوتہے یہہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہین سرفراز ہوتا تہا کہ کہین امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے اور صوم رجب کی نہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص رجب کی بلکہ نفل روزے مستحب ہین سارے اوقات مین پس ہے رجب بہی ہے اور سنن ابی داؤد مین اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] روزے حرام کے مہینون سے اور رجب بہی اونہین مین داخل ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **باب** النھی عن صوم الدھر لمن تضرر به او فوّت به حقا او لم یفطر العیدین والتشریق وبیان تفضیل صوم یوم وافطار یوم **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور صوم داؤدی کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اُخبِر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول لاقومن اللیل ولاصومن النہار ما عشت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت الذی تقول ذلک فقلت لہ قد قلتہ یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانک لا تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من الشہر ثلثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک مثل صیام الدہر قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یومین قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک یا رسول اللہ قال صم یوما وافطر یوما وذلک صیام داؤد وہو اعدل الصیام قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک قال عبد اللہ بن عمرو لان اکون قبلت الثلثۃ الایام التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من اہلی ومالی **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ مین کہتا ہون کہ مین ساری رات جاگا کرون گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکہا کرون گا جب تک جیون گا سبحان اللہ کیا شوق تہا عبادت کا اور جوانی مین یہ شوق یہ تاثیر تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نے ایسا کہا مین نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ مین نے ایسا ہی کہا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکہہ سکتے اس لیے تم روزے بہی رکہو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ مین تین دن روزے رکھہ لیا کرو اسلیے کہ ہر نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دہائے تیس ہو گئے) تب مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو پھر مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی تھی) اور یہ سب روزون سے عمدہ ہے اور معتدل مین نے پھر عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا ان روزون سے افضل کوئی روزہ نہین ہے عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہین کہ اگر مین یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ مین رکھہ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہہ فرمانا اُنکا ایام پیری مین تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا

عن يحيى قال انطلقت انا وعبد الله بن يزيد حتى ناتي ابا سلمة فارسلنا اليه رسولا فخرج علينا واذا عند باب داره مسجد قال فكنا في المسجد حتى خرج الينا فقال ان تشاؤا ان تدخلوا وان تشاؤا ان تقعدوا ههنا فقلنا لا بل نقعد ههنا فحدثنا قال حدثني عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال كنت اصوم الدهر واقرا القران كل ليلة قال فاما ذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم واما ارسل الي فاتيته فقال لي الم اخبر انك تصوم الدهر وتقرا القران كل ليلة فقلت بلى يا نبي الله ولم ارد بذلك الا الخير قال فان بحسبك ان تصوم من كل شهر ثلاثة ايام قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من ذلك قال فان لزوجك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولجسدك عليك حقا قال فصم صوم داود نبي الله صلى الله عليه وسلم فانه كان اعبد الناس قال قلت يا نبي الله وما صوم داود قال كان يصوم يوما ويفطر يوما قال واقرا القران في كل شهر قال قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من ذلك قال فاقراه في كل عشرين قال قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من ذلك قال فاقراه في عشر قال قلت يا نبي الله فاني اطيق افضل من ذلك قال فاقراه في سبع ولا تزد على ذلك فان لزوجك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولجسدك عليك حقا قال فشددت فشدد علي قال وقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انك لا تدري لعلك يطول

يَقُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ اِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحیی سے روایت ہے کہ مین اور عبد اللہ بن یزید دونو ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی اون کے پاس بہیجا اور وہ گہر سے نکلے اور اُن کے دروازہ پر ایک مسجد تہی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد مین تہے اور اونہون نے کہا کہ چاہو گہر چلو چاہو یہان بیٹہو ہم نے کہا یہین بیٹہین گے اور آپ ہم سے حدیثین بیان فرماتے انہون نے کہا روایت کی مجہسے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے اور کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھتا تہا اور ہر شب قرآن پڑہتا تہا (یعنے ساری رات) اور کہا کہ یا تو میرا ذکر آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجہے بلا بہیجا غرض مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپنے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہین لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکہتے ہو اور ساری رات قرآن پڑہتے ہو مین نے کہا ہان یا رسول اللہ اور مین اس سے بہلائی چاہتا ہون (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہین) تب آپنے فرمایا تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ مین تین دن روزے رکہ لیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے اور تمہارے جسم کا بہی حق ہے تمپر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تہے اللہ تعالی کے اور سب لوگون سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنیوالے تہے اونہون نے کہا کہ مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے داؤد کا روزہ کیا تہا آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ مین ایکبار ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون اے نبی اللہ تعالی کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس روز مین ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ دس روز مین ختم کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا کہ سات روز مین ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑہو (اسلیے کہ اس سے کم مین تدبر اور تفکر قرآن مین ممکن نہین) اسلیے کہ تمہاری بی بی کا حق بہی ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے تمپر اور تمہارے بدن کا حق ہے تمپر اور مین نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا بار تمپر گران ہوگا اور امور دین مین خلل آویگا سبحان اللہ یہ آپ کی شفقت اور انجام بینی تہی اور آخر وہی ہوا) کہا عبد اللہ نے کہ پہر مین اسیحال کو پہونچا جسکا آپنے مجہسے ذکر کیا تہا اور جب مین بوڑہا ہوا تو آرزو کی مین نے کہ کاش مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن یحییٰ بن ابی کثیر بہٰذا الاسناد وزاد فیہ بعد قولہ من کل شہر ثلاثۃ ایام فان بکل حسنۃ عشر امثالہا فذلک الدہر کلہ وقال فی الحدیث قلت وما صوم نبی اللہ داؤد قال نصف الدہر ولم یذکر فی الحدیث من قراءۃ القرآن شیئا ولم یقل وان لزورک علیک حقا ولکن قال لولدک علیک حقا **ترجمہ** یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اوس مین تین دن کے روزون کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہوتی ہے اور یہ ثواب مین ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث مین یہ بھی ہے کہ عبد اللہ نے کہا مین نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپنے فرمایا سب دنون کا آدھا یعنے وہی ایکدن روزہ ایک دن افطار اور اس روایت مین قراءت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہین اور ملاقاتیون کے حق بہی مذکور نہین اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے **عن** ابی سلمۃ عن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ القرآن فی کل شہر قال قلت انی اجد قوۃ قال فاقرأہ فی عشرین لیلۃ قال قلت انی اجد قوۃ قال فاقرأہ فی سبع ولا تزد علی ذلک **ترجمہ** ابی سلمہ نے عبد اللہ سے روایت کی کہ انہون نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ مین ایک بار مین نے کہا مجھ مین قوت اور ہے آپنے فرمایا بیس دن مین مین نے کہا اور قوت ہے آپنے فرمایا ختم کرو سات دن مین اور اس سے زیادہ قراءت نہ کرو **فائدہ** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ ایک شبہ ختم جو رمضان شریف مین مروج ہے اور حافظون کو اوسپر ناز ہے یہ خلاف سنت اور حقیقت مین بدعت ہے اور اوسپر ناز سراپا حماقت ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل **ترجمہ** ابی سلمہ راوی ہین کہ عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اوس نے اٹھنا چھوڑ دیا یعنے بہت جاگنے سے کہین دب نہ جاؤ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما یقول بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اصوم اسرد واصلی اللیل فاما ارسل الی واما لقیتہ فقال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینک حظا ولنفسک حظا ولاہلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرۃ ایام یوما ولک اجر تسعۃ قال انی اجدنی اقوی من ذلک یا نبی اللہ قال صم صیام

دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ وَکَیْفَ کَانَ دَاوُدُ یَصُوْمُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ
یَوْمًا وَّلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی قَالَ مَنْ لِّیْ بِهٰذِهٖ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا اَدْرِیْ کَیْفَ ذَکَرَ صِیَامَ
الْاَبَدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ ۲ **ترجمہ** عبداللہ کہتے تھے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ مین برابر روزے رکھے جاتا ہون اور ساری رات نماز پڑہتا ہون تو آپ نے کسی
کو میرے پاس بھیجا یا مین آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ مین افطار نہین
کرتے اور ساری رات نماز پڑہتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھون کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری
ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑہو سو بھی رہو
اور ہر دس دن مین ایک روز روزہ رکھ لیا کرو کہ تمکو اس نو دن کا بھی ثواب ملے تو مین نے عرض کی کہ مین اپنے مین
اس سے زیادہ قوت پاتا ہون ای نبی اللہ تعالی کے آپ نے فرمایا کہ خیر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو مین نے کہا ان
کا روزہ کیا تھا ای نبی اللہ تعالی کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے
اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے جہاد مین) تو عبداللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھے کہان
نصیب ہو سکتا ہے ای نبی اللہ تعالے کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی
حدیث ہین کہ پھر مین نہین جانتا کہ ہمیشہ روزون کا کیونکر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر فرمایا
کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے روزہ ہی نہین رکھا (یعنے مطلق ثواب نہ پایا) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوس
نے روزہ ہی نہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ ہی نہ رکھا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے
ہین کہ روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا
کہ ابو العباس شاعر نے انکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے
ہین اور ثقہ اور عدل ہین **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوسی کی روایت کر راوی تھے اس لیے مسلم رحمۃ
اللہ علیہ نے انکی توثیق فرمائی **عَنْ** حَبِیْبٍ سَمِعَ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّکَ لَتَصُوْمُ
الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ وَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَیْنُ وَنَهَکَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ
الْاَبَدَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ کُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ
قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَّلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی **ترجمہ**

حبیب سے روایت ہے کہ انہون نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھین بہر بہر آئین گی اور ضعیف ہو جائین گی اور جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے تو روزہ ہی نہین رکہا اور ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مینے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون تو آپ نے فرمایا اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور پھر بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ رکھتے تھے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ **ترجمہ** حبیب سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو مینے عرض کی کہ ہان مین ایسا کرتا ہون آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھین بہر آوین گی اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر تجھ پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والون کا بھی سو تم جاگو بھی سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزون سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے (یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑھ کر چھٹے حصہ مین رات کے) اور ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ فَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرُو ابْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزوں میں پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سو جاتے تھے اور پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو تہائی ثلث شب تک نماز پڑھتے (ابن جریج راوی نے کہا) کہ میں نے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت میں) کہ کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد تو انہوں نے کہا کہ ہاں

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ **ترجمہ** ابو قلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابو الملیح نے کہ میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں آپ کے لیے ود تکیے ڈالے کہ وہ چمڑے کے تھے اور اس میں کھجور کا کھوجا بھرا ہوا تھا پھر آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ میں ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنے میں اس سے زیادہ قوی ہوں) پھر آپ نے فرمایا پانچ سہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سات میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا گیارہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ

مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ الْاَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ الْاَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تمکو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تمکو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا سب روزوں سے افضل روزہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن افطار کرتے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَاَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ اَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو سو ایسا نہ کرو اسلیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے یعنے ثواب کی رو سے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبد اللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبد اللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد انکی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ کی ان کے آرام وراحت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے اداے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان مین متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی مثل نہو کہ وہ رات کو جاگتا تھا پھر جاگنا چھوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے اون لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے ہین اور پھر اُس سے بیزار ہو کر چھوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا **دوسری** یہ کہ ان روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکھے تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہی ہے کہ اگر سب دن روزہ رکھے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق مین کمی نہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمر ہے کہ اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین برابر روزے رکھتا ہون تو کیا سفر مین بھی رکھون آپنے فرمایا کہ چاہو تو رکھو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکھتے تھے یعنے عمر خطاب کی صاحبزادی اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا جسنے ہمیشہ روزے رکھے اوس نے روزہ ہی نہین رکھا اُس کے بہت جواب دیے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنون مین بھی روزہ رکھے اور یہ جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع ہووے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بھی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف اونکو بھی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تھا کہ اُن کو ضعف ہو جاوے پس نہی اوسی کے ساتھ خاص ہے جسکو ضعف ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی کہ یہ تم سے نہین ہو سکیگا اس مین اشارہ تھا اون کے عجز کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑھنا اوس کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکھا ہے اور اُسکو علی العموم علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکھا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بھر جاگیگا تو خواہ نخواہ دن کو سوویگا اور اس مین اور حقوق کا اتلاف ضرور ہوگا اور اگر دن کو بھی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین التصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائماً روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایتین خاص ہین عبد اللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے اور قرارت و ختم قرآن مین صحابہ مختلف تہے بعض ایک ماہ مین ختم کرتے بعض بیس روز مین بعض دس روز مین بعض سات دن مین بعض تین دن مین بعض ایک رات ایک دن مین بعض ہر رات مین بعض ایک رات ایک دن مین تین ختم فرماتے اور ان کے نامون کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب اداب القراء مین اور مذہب مختار یہہ ہے کہ جسپر دوام ہوسکے وہ اولی ہے اور جسقدر مین نشاط باقی رہے اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس کے ساتھہ زیادہ قرارت بہی ہو تو نور علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمرو نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہوسکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجہپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو ماں کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم مین اجر ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ہر ماہ مین تین روزے اور عرفہ کے روزے اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ مین تین روزے رکہتے تہے انہون نے فرمایا کہ ہان پہر پوچہا کن دنون مین انہون نے فرمایا کچہ پرواہ نہ کرتے تہے کسی دنون مین بہی رکہہ لیتے تہے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ مین تین روزون کا ثابت ہوا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور یہہ سنتے تہے غرض آپنے فرمایا کہ اے فلانے تمنے اس ماہ کے بیچ مین روزے رکہے انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا پہر جب تم افطار کرو تو دو روزے اور روزہ رکہو

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ

وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

ترجمہ ابوقتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہین اوسپر آپ غصے ہوگئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال بے موقع تھا اسکو لازم تھا کہ یون پوچھتا کہ مین روزہ کیونکر رکھون) پھر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض کرنے لگے مین راضی ہوا اللہ تعالی کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے مین ہم اللہ کے غصہ سے اللہ کے ساتھ اور اوسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار بار ان کلمات کو کہتے تھے یہانتک کہ غصہ آپکا تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو خوب ہے) پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین آرزو رکھتا ہون کہ مجھے اتنی طاقت ہو۔ (یعنے یہ بھی بہت خوب ہے اگر طاقت ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ مین اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب مین) اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ مین امیدوار ہون اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہون کا کفارہ ہوجاوے **ف** اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ مین تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزون کا ثواب ملتا ہے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ

١٥ اور عاشورے کے روزے سے اُمید رکھتا ہون کہ ایک سال اگلے کا کفارہ ہوجاوے

فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ... رَّسُوْلًا وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ وَمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَةٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانَ اِلٰی رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لِمَا نُرَاهُ وَهْمًا

ترجمہ ابو قتادہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پہر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا پہر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اُسکی طاقت کسی ہے پہر سوال ہوا ایکدن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپنے فرمایا کاش کہ اللہ تعالی ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال ہوا ایک دن افطار اور ایکدن روزے سے تو فرمایا یہ میری بہائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اُسیدن پیدا ہوا ہون اور اُسیدن نبی ہوا ہون یا فرمایا اوسیدن مجھ پر وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روزے کو پوچھا تو فرمایا ایک سال گذرے ہوے کا کفارہ ہے **مسلم** نے فرمایا اسی حدیث مین شعبہ کی روایت مین کہ پوچھا آپ سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے کو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے

ف اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دوشنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بہی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اُسیدن پیدا ہوا اوسی دن نبی ہوا اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بہی اوس مین ہو مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سی متعلق ہو اور کفارہ
گناہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہی مراد اس سے گناہان صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بہی کچہ تخفیف ہوتی
ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوے
ہر ماہ مین انکو ایام بیض کہتے ہین اور ایک جماعت صحابہ وتابعین سے مروی ہو کہ ایام بیض تیرہوین ۱۳ چودہوین ۱۴
پندرہوین ۱۵ ہین کہ اونہی مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابوذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہین ہین اور
بعضون نے تین دن اول کے کہین ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علما نے
اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکہے اور دوسرے مین سہ شنبہ اور چارشنبہ
اور پنجشنبہ کو رکہے غرض اسیطرح اور بہی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تہی کہ ان
کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تہے جیسا اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے -
عن شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے **عن**
غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ وَ
لَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ **ترجمہ** غیلان نے یہی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اوس مین دوشنبہ
کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے **عن** اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ
صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ **ابوقتادہ** سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا دوشنبہ کے روزیکو تو آپ نے فرمایا مین اسی دن پیدا ہوا ہون اور اسی دن مجہپر
وحی اوتری ہے **باب** صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان **عن** عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ
سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **ترجمہ** عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچہ روزے رکہے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا جب
تم افطار کر دن تمام کر لو تو دو روز روزہ رکہو **فائدہ** سَرَرِ کے معنی اوزاعی اور ابوعبید اور جمہور
علما نے آخر ماہ کہین ہین اس لیے کہ وہ استسرار سے مشتق ہے اور استسرار چہپانا ہے اور ان دنون مین
قمر چہپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابوداود نے اوزاعی سے نقل
کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکہنے کی وہ

ہ گناہان صغیرہ ہین اور اگر

رمضان کے قبل رکھہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اوسکو ایک دو دن پہلے رمضان سے روزہ منع ہے **عن** عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر شيئا فقال لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يومين مكانه **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر مین روزے رکھے یعنے شعبان مین اسنے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزون سے فارغ ہو تو دو روزے رکھہ لو اس کے عوض مین **عن** عمران بن حصين رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر يعني شعبان شيئا قال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يوما او يومين شعبة الذي شك فيه قال واظنه قال يومين **ترجمہ** عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپنے کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھہ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے **عن** عبد الله بن هانئ ابن اخي مطرف في هذا الاسناد بمثله **ترجمہ** عبد اللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے

باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزون مین رمضان کے بعد محرم کے روزے ہین جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس سے محرم کے روزون کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہین اور اسی پر اتفاق ہے علما کا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه يرفعه قال سئل اي الصلوة افضل بعد المكتوبة واي الصيام افضل بعد شهر رمضان قال افضل الصلوة بعد الصلوة المكتوبة الصلوة في جوف الليل وافضل الصيام بعد شهر رمضان صيام شهر الله المحرم **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہین تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے **عن** عبد الملك بن عمير بهذا الاسناد فذكر الصيام عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** عبد الملک سے اس اسناد سے وہی روایت

مروی ہوی **باب** استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعا لرمضان ستہ شوال کے روزون کی **فضیلت** **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدہر **ابوایوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اور اسکے ساتھ لگادے چھ روزے شوال کے تو اسکو ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوگا **عن** ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثلہ ابی ایوب سے اسی سند سے بھی روایت مروی ہے **عن** عمر بن ثابت قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول اللہ صلعم بمثلہ وہی روایت ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزون کا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہین اور مالک نے موطا مین کہاہے کہ مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتین انپر حجت ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہین سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے

باب فضل لیلة القدر وبیان محلہا **فضیلت** شب قدر اور اسکی تعین کا ذکر

عن ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارووا لیلة القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطات فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلایا گیا کہ شب قدر ہفتہ آخر مین (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب مین دیکھتا ہون کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخون سے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی راتون مین تلاش کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلة القدر فی السبع الاواخر **عبداللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو شب قدر کو سات راتون مین اخیر کے **عن** سالم عن ابیہ قال رای رجل ان لیلة القدر لیلة سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم فی العشر الاواخر فاطلبوہا فی الوتر منہا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسوین شب کو دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ خواب

تمہارا اخیر دہے مین واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتون مین اخیر دہے کے تلاش کرو

عن سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوْا اَنَّهَا فِى السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِىَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِى السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگون نے تم مین سے شبقدر کو سات تاریخون مین اول کے دیکھا ہے یعنی خواب مین اور چند لوگون نے سات تاریخون مین آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخون مین ڈھونڈو

عن ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِىْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِىْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے مین پھر اگر کوئی بوڈاپن کرے یا عاجز ہو جاوے تو سات راتون مین اخیر کے سستی نہ کرے

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر دس تاریخون مین ڈھونڈھنا چاہیے

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے مین یا فرمایا اخیر ہفتہ مین

عن اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِىْ بَعْضُ اَهْلِىْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيْتُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب مین شب قدر دکھائی دی پھر مجھے کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو مین اس کو بھلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت مین ہے کہ مین اسکو بھول گیا

عن اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِى الْعَشْرِ الَّتِىْ فِىْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنِ يَمْضِىْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَّيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِىْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِىْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ

فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَبِتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّ طِيْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّمَاءً

ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے ہر مہینے کے بیچ کے دہے مین (یعنے رمضان کے) پہر جب بیس راتیں گذر جاتی تہین رمضان کی اور اکیسوین آنیکو ہوتی تہی تو اپنے گہر لوٹ آتے تہے اور جو آپکے ساتہہ معتکف ہوتے تہے وہ بہی لوٹ آتے تہے پہر ایک ماہ مین اسیطرح اعتکاف کیا اور جس رات مین گہر آنے کو تہے خطبہ پڑہا اور لوگون کو حکم کیا جو منظور الٰہی تہا پہر فرمایا کہ مین اس عشرے مین اعتکاف کرتا تہا پہر مجہے مناسب معلوم ہوا کہ مین اس عشرہ اخیر مین بہی اعتکاف کرون سو جو میرے ساتہہ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی مین رہے (اور گہر نہ جاوے) اور مین نے خواب مین اس شب قدر کو دیکہا مگر بہلا دیا گیا سو اسے اخیر کی دس راتون مین ڈہونڈہو ہر طاق رات مین اور مین نے اپنے کو خواب مین دیکہتا ہون کہ سجدہ کر رہا ہون پانی اور کیچڑ مین (یعنے اُس رات کے آخر مین ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپ کو یاد رہی) پہر ابوسعید خدری نے کہا کہ اکیسوین شب کو ہم پر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی جگہہ پر ٹپکی اور مین نے آپ کو دیکہا جب آپنے صبح کی نماز سے سلام پہیرا کہ آپ کے مبارک مونہہ مین کیچڑ اور پانی بہرا ہوا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِيْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ قَالَ وَجَبِيْنُهٗ مُمْتَلِئًا طِيْنًا وَّمَاءً **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتہہ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف مین اور آخر مین کہا کہ پیشانی مین آپکے کیچڑ اور پانی بہرا ہوا تہا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَأَنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَوٰةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ **ترجمہ**

ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول مین رمضان کے پھر اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط مین ایک ترکی قبہ مین (اس سے کفار کی چیزون کا استعمال روا ہوا) کہ اوسکے دروازہ پر ایک حصیر لٹکا ہوا تہا (پردہ کے لیے) تو آپنے وہ حصیر اپنے ہاتہہ سے ہٹایا اور ایک کونے مین قبہ کے کر دیا پہر اپنا سر نکالا اور لوگون سے باتین کین اور وہ آپ کے نزدیک آگئے تب آپنے فرمایا کہ مین عشرہ اول کا اعتکاف کرتا تہا اور اس رات کو ڈہونڈہتا تہا پہر مین نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی آیا (یعنے فرشتہ) اور مجہہ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر مین ہے پہر جو چاہے تم مین سے وہ پھر اعتکاف کرے یعنے عشرہ اخیر مین بہی معتکف رہے پہر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ نے کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق رات مین ہے اور مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر آپ کو جب اکیسوین شب کی صبح ہوئی اور اُس رات آپ صبح تک نماز پڑہتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور مین نے دیکہا مٹی اور پانی کو پہر جب صبح کی نماز پڑہ کے نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تہا اور وہ رات اکیسوین تہی اور عشرہ اخیر کی رات تہی

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيسَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا أَوْ نَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ

قال فرجعنا وما نری فی السماء قزعۃ قال وجاءت سحابۃ فمطرنا حتی سال سقف المسجد وکان من جرید النخل فاقیمت الصلوۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی الماء والطین قال حتی رایت اثر الطین فی جبہتہ **ابوسلمہ** سے روایت ہے کہ انہون نے کہا ہمنے آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابوسعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تہے اور مین نے اون سے کہا کہ تم ہمارے ساتہہ کہجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑہے ہوئے نکلے اور مین نے کہا آپ نے کچہہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا کہ ہان ہمنے اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پہر خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجہے دکہائی دی شبقدر اور مین اُسے بہول گیا یا فرمایا بہلا دیا گیا سو تم اُسکو اخیر کی دس تاریخون مین طاق راتون مین ڈہونڈو اور فرمایا کہ مین اپنے آپ کو دیکہتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر جسنے اعتکاف کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو وہ پہر جاوے یعنے اپنے معتکف مین اور ہم لوگ پہر معتکف مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکہتے تہے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا یہان تک کہ مسجد کی چہت بہنے لگی اور کہجور کی ڈالیون سے پٹی ہوئی تہی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مین نے آپ کو دیکہا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکہا تہا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ دیکہا مین نے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین

عن یحیی بن ابی کثیر بہذا الاسناد نحوہ وفی حدیثہما ورایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انصرف وعلی جبہتہ وارنبتہ اثر الطین **یحیی** سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے بغیر صبح کی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تہا کیچڑ کا ۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشر الاوسط من رمضان یلتمس لیلۃ القدر قبل ان تبان لہ قال فلما انقضین امر بالبناء فقوض ثم ابینت لہ انہا فی العشر الاواخر فامر بالبناء فاعید ثم خرج علی الناس فقال یا ایہا الناس انہا کانت ابینت لی لیلۃ القدر وانی خرجت لاخبرکم بہا فجاء رجلان یحتقان معہما الشیطان فنسیتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان

له ای یختصمان ۱۲

الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ **ترجمہ** ابوسعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے عشرہ مین رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ شبقدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتین گذر گئین تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کھول ڈالین پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ مین ہے اور حکم کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور مین نکلا تھا کہ تم کو خبر دون پھر دو شخص آپس مین جھگڑتے ہوئے آئے کہ ان کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر مین بھول گیا تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر مین رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین راتون مین راوی نے کہا کہ مین ابوسعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگون سے تو انہون نے کہا کہ ہان ہم اس کے زیادہ مستحق ہین بہ نسبت تمہاری پھر مین نے پوچھا نوین ساتوین پانچوین سے کیا مراد ہے انہون نے فرمایا کہ جب اکیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے بائیسوین وہی بائیسوین رات مراد ہے نوین سے اور جب تئیسوین گذر جاوین تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چوبیسوین وہی ساتوین سے مراد ہے اور جب پچیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چھبیسوین وہی مراد ہے پانچوین سے اور خلاد نے یحتقان کی جگہہ یختصمان کہا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر مین بھول گیا اور مین نے دیکھا کہ اوس کی صبح کو مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہماری اوپر تئیسوین شب کو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب پھر آپ نماز پڑھکر یعنے صبح کی، تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبد اللہ بن انیس

تیسوین رات کو شبقدر کہا کرتے تہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابن نمیر التمسوا وقال وکیع تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو عشرہ
اخیر مین رمضان کے **عن** زر بن حبیش یقول سالت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ
فقلت ان اخاک ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما یقول من یقم الحول یصب لیلۃ القدر
فقال رحمہ اللہ اراد ان لا یتکل الناس اما انہ قد علم انہا فی رمضان وانہا فی العشر
الاواخر وانہا لیلۃ سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انہا لیلۃ سبع وعشرین فقلت
بای شیء تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالعلامۃ او بالآیۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہا تطلع یومئذ لا شعاع لہا **ترجمہ** زر بن حبیش کہتے تہے کہ مین نے ابی بن کعب
سے پوچھا کہ تمہارے بہائی ابن مسعود تو کہتے ہین کہ جو سال بہر رات جاگے وہ شبقدر پاوے تو انہون نے
کہا اللہ رحمت کرے انپر اس کہنے سے انکی غرض یہ تہی کہ لوگ ایک ہی رات پر بہروسا نکر رہین بلکہ ہمیشہ عبادت
مین مشغول رہین اور وہ خوب جانتے تہے کہ وہ رمضان مین ہے اور وہ عشرہ اخیر مین ہے اور وہ ستائیسوین
شب ہے پہر وہ اسپر قسم کہاتے تہے اور انشاء اللہ بہی نہ کہتے تہے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تہا) اور
کہتے تہے کہ وہ ستائیسوین شب ہے تو مین نے اُن سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیون یہ دعوی کرتے ہو انہون نے
کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جسکی خبر دی تہی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ ہے
کہ اوسکی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اسمین شعاع نہین ہوتی اور افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شب
کے ظاہر ہوتی ہے **عن** زر بن حبیش عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال
ابی فی لیلۃ القدر واللہ انی لاعلمہا قال شعبۃ واکبر علمی ہی اللیلۃ التی امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیامہا ہی لیلۃ سبع وعشرین وانما شک شعبۃ فی
ہذا الحرف ہی اللیلۃ التی امرنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و
حدثنی بہا صاحب لی عنہ **ترجمہ** زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شبقدر کے
بابمین کہ قسم ہے اللہ کی مین اسے خوب جانتا ہون شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتین مجہ ایسی پہونچی ہین کہ وہ
وہی رات تہی جس مین حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین شب

بتمسوھا

اکثر

شبقدر کا بیان

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان مین کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب مین اور ہوا کہ یہ عبادت جسمین ایک شہر رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال تذاکرنا لیلۃ القدر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایکم یذکر حین طلع القمر وھو مثل شق جفنۃ **ابوھریرہ** رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم مین سے یاد رکہتا ہے شبقدر اوس رات مین ہین کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہین کہ اُس مین اندازے چیزون کے اور انداز عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہین جو سال مین ہونے والے ہین اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اُس سال مین ہونیوالا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگون کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت مین اور اُس کے محل مین البتہ اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ وہ ہر سال مین بدلتی رہتی ہے اور اس صورت مین سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث مین جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اُس سال مین اوسی تاریخ مین واقعہ ہوئی ہو بس روایتون مین تعارض نرہا اور اسیکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بہی ہے کہ سال بہر کی راتون مین بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہین ہوتی اور اس مین کئی قول ہین ایک یہ کہ وہ سال بہر مین ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان مین ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر مین ہے اور چوتہا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر مین ہے اور پانچوان یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی طاق راتون مین ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتون مین ہے مگر یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ٢٣ تئیسوین ہے اور ایک یہ کہ وہ ٢٧ ستائیسوین اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے ١٧ سترہوین اور بعضون نے ٢١ اکیسوین اور ٢٣ تئیسوین مین [illegible] کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہوا ہے اور بعضون نے تئیسوین کہا ہے

اور یہ قول ہے اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول ضعیف چوبیسوین کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضون نے سترہوین کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انیسوین کہا ہے کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بھی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دھاریان نورانی ہین جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھہ ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شبقدر کی صبح کو نہین ہوتین یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے نے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شبقدر کی حقیقۃ ممکن نہین یہ غلط ہے اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہین اور معتبر ان سب اقوال مین فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہے اور ابن عباس سے ایک نکتہ بھی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین نو حرف ہین پس نو کو تین بار رکھو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کھاتے تھے چنانچہ روایت اُنکی اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہین واللہ اعلم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کی کتاب

اعتکاف کی شرائط کا بیان

ف لغت مین اعتکاف کے معنی حبس اور مکث اور لزوم کے ہین اور شرع مین مکث مسلم کا مسجد مین بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کو جوار بھی کہتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے **ف** اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کی لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور انکے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہے کہ اتنا ٹھیرنا ہو جتنا رکوع مین طمانینت کے لیے ٹھیرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیوے پروے لکھے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور اُن لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جہالت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کر لی ہے اُسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اُسجگہہ مین روا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اُس
مین اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ جسمین جمعہ ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اُسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہے کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
ہی نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی صلعم دوسری مسجد اقصی تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے
اسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین **مترجم** کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حقتعالی کے لیے اور جب مسجد عام مین جائز ہونا اُسکا مختلف فیہ ہے
حالانکہ وہ خانہ خدا ہے پھر قبر پر مشائخون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبور پر تعظیم میت کے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اسکا بدل ڈالین اور اوپر یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جوار بھی بستے ہین تو مجاور کے و معتکف کے معنی ایک ہوئے اور مجاور قبر البتہ معتکف قبر ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہو اور ابعد عباد شرائع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے اور یہ اس زمانہ مین ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان انام بھی اس سے غافل ہین وذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقۃ العبادۃ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قال نافع وقد ارانی عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **عبد اللہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان مین اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد مین وہ جگہہ دکھائی عبد اللہ نے جہان آپ اعتکاف کرتے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بھی وہی عبارت کی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **اسکا** بھی وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ مین رمضان کے اعتکاف فرماتے تھے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پھر آپکے بعد آپ کی بی بی صاحبون نے اعتکاف فرمایا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ وانہ امر بخبائہ فضرب اراد الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان فامرت زینب بخبائہا فضربت وامر غیرہا من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبائہ فضرب فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر نظر فاذا الاخبیۃ فقال آلبر یردن فامر بخبائہ فقوض وترک الاعتکاف فی شہر رمضان حتی اعتکف فی العشر الاول من شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

ن اللہ عز وجل

ن تُرِدْنَ

اپنا خیمہ لگانیکا یعنے مسجد مین اور وہ لگا دیا گیا اور آپنے عشرہ اخیر مین ارادہ کیا رمضان کے پہر زینب نے کہا انکا بہی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیون نے کہا اون کے بہی خیمے لگا دیے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑہ چکے تو سب خیمون کو دیکہا اور فرمایا کہ ان لوگون نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین بوئے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کہولڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان مین یہانتک کہ پہر عشرہ اول مین شوال کے اعتکاف کیا **ف** اسحدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف مین شرط نہین **عن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ اِسْحَاقَ ذِکْرُ عَائِشَۃَ وَحَفْصَۃَ وَزَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اَنَّھُنَّ ضَرَبْنَ الْاَخْبِیَۃَ لِلْاِعْتِکَافِ **یحیی** نے عمرہ سے اونہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ و حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تہی **ف** اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اُس مین شمول نفسانیت کا ہوگیا اور حقانیت نرہی بلکہ ایک کے دیکہا دیکہی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپ نے اپنا اعتکاف ہی موقوف کیا اور ماہ شوال مین اسکا عوض پورا کیا

باب الْاِجْتِھَادِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان

عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْیَی اللَّیْلَ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تہی کہ جہان عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات کہر جاگنا اور اپنے گہر والون کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت مین اور کمر ہمت باندہنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی عبادتون سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اسحدیث سے زیادتی عبادات کی عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اُس سے دوام جاگنے کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین

عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَھِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَھِدُ فِیْ غَیْرِہٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض

رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیر مین رمضان کے اتنی کوشش کرتے عبادت مین اور دنون مین نہ کرتے

باب صوم عشرۂ ذی الحجۃ عشرہ ذیحجہ کے روزون کا بیان

عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی حجہ مین روزے سے نہین دیکھا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصم العشر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ آپ نے کبھی عشرہ مین روزہ نہین رکھا **ف** عشرہ سے یہان نو دن ذی حجہ کے مراد ہین اور علما نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنون کے روزون کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہین ہین بلکہ مستحب ہین چنانچہ نوین تاریخ اوسکی عرفہ ہے اور اسکی روزے کی فضیلت مین احادیث اوپر گذر چکی ہین اور بخاری شریف مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال صالحہ عشرہ اول مین ذی الحجہ کے افضل ہین ایسے اور ایام مین نہین غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ اس عشرہ مین آپ نے روزہ نہین رکھا اس کی تاویل ضرور ہے کہ شاید کسی عارضی یا مرض کی وجہ سے نہین رکھا یا بطریق وجوب کے نہین رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہین ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہنیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور وہ بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نوین ذیحجہ کو اور عاشورے کے دن کو اور تین دن مین ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہ ابو داؤد نے اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہین اور سوا احمد اور نسائی مین یہ مضمون مروی ہوا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

كتاب الحج

کتاب حج کے بیان مین

ف حج بفتح حا مصدر ہے اور فتحہ اور کسرہ سے دونون سے اسم ہے اور اصل لغت مین بمعنی قصد ہے اور عمل پر بھی اطلاق اسکا ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنے زیارت مین اور حج فرض عین ہے ہر مکلف مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو استطاعت کی زاد وراحلہ کی اور عمرہ کے وجوب مین علما کا اختلاف ہے بعضون نے

نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے دو قول ہین اس بارہ مین اصح یہ ہے کہ واجب ہے، اور اجماع ہے اسپر کہ حج وعمرہ انسان کی عمر مین ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اوس کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ مین داخل ہو یا حد حرم مین کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہین ہوتا تجارت یا زیارت ہو تو وجوب احرام مین حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ مستحب ہے کہ مسبب داخل ہو احرام باندہ کر جاوے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا چھپکر نہ جاتا ہو اور اس مین اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وجوب اسکا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہنچ جاوے کہ گمان اوسکے فوت کا ہو جاوے اگر تاخیر کرے تو اسوقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ علی الفور واجب ہوتا ہے

باب مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ محرم کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہین ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑون کی قسم سے۔ تو آپ نے فرمایا کرتے نہ پہنو نہ عمامے باندہو نہ پجامے پہنو نہ باراں کوٹ اوڑھو نہ موزے پہنو مگر جو چپل نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنون کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس مین زعفران لگی ہو یا ورس مین رنگا ہوا ہو

ف اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑون مین سے کوئی حالت احرام مین پہننا روا نہین بلکہ حرام ہے اور غرض یہ ہے کہ جو کپڑا سیا ہوا ہو اور محیط ہو ساری بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور تنبان اور دستانہ یا عمامہ وغیرہ مین اوسکو منع فرما دیا اور باران کوٹ مین شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف مین یعنے موزون مین آگیا وہ کپڑا جو پیرون کو ڈھانپے جیسے پاتابہ یہانتک کہ سر مین پٹی باندہنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندہ لے اور فدیہ دیوے اور یہ سب حکم مردون کے واسطے ہے بخلاف عورتون کے کہ انکو سیا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہی سوا مونہہ کے کہ اسکا ڈھنپنا حرام ہے خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتھون کے ڈھانپنے مین دستانون سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بہی اس مین دو قول ہین اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اُس مین سب خوشبوئین داخل ہو گئی اور ورس ایک گہانس ہے خوشبودار یمن مین ہوتی ہے غرض خوشبوئین سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو منع ہین اور مراد اس سے وہ چیزین ہین جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہین باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج و سیب اور پہول اور شگوفہ ہین انکا استعمال حرام نہین اس لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہین ہوتی اور حکمت ان چیزون سے منع کرنے مین یہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور یہ امر معین ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور تذکرہ ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت کا کہ اُسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر اور ننگے بدن ہون گے یعنی یاد کرنیکا ۱۲ اور اس روایت مین مذکور ہوا کہ جو نعلین نپاوے وہ موزہ پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اوس مین کاٹنے کا ذکر نہین اور علمار نے اسمین اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہین اس لیے کہ اسمین اضاعت مال کی ہے اور اُنہون نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمین کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ اُن مین کاٹنے کا حکم نہین اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا اور جماہیر علمار کا قول ہے کہ پہننا موزے کا بغیر کاٹے درست نہین اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اسکا واجب ہوا پہر یہ بہی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ جو موزے پہنے اور نعلین نپاوے اوسپر فدیہ ہے یا نہین سو امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اوسپر کچہ واجب نہین اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے اور ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب نے کہاہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے بضرورت سر منڈانے مین فدیہ ہے اور ورس اور زعفران مین سب خوشبوئین آگئین کہ باجماع امت حرام ہین اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانیوالی ہے کہ اوسکو حرام ہونے مین عورت اور مرد دونون برابر ہین غرض **محرمات احرام** سات ہین قیاس سیا ہوا جس کی تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالون اور ناخونون کا دور کرنا اور سر مین اور داڑہی مین تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتوین تلف کرنا شکار کا

عن سالم عن ابیہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم قال لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پاجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہوں تو موزے پہنے اور اسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کیطرح ہو جاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنو اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عن** ابن عمر انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب یقول السراویل لمن لم یجد الازار والخفاف لمن لم یجد النعلین یعنی المحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ اوس کے لیے ہے جو تہمت نہ پاوے اور موزہ اوس کے لیے ہے جو نعلین نہ پاوے یعنے محرم ہو **ف** یہی روایت سند ہو امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عن** عمرو بن دینار بھذا الاسناد سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بعرفات فذکر ھذا الحدیث **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا انھون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عن** عمرو بن دینار بھذا الاسناد ولم یذکر احد منھم یخطب بعرفات غیر شعبۃ وحدہ **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوا شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

اُمَیَّة

موزے پہنے اور جو ازار نہ پاوے وہ سراویل یعنی پاجامہ پہنے **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسِبُهُ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ **ترجمہ** یعلے رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اوسپر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کہ کچھ اثر زردی کا تھا اور اُس نے عرض کی کہ آپ مجھے عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں اور اس میں آپ کے اوپر وحی اُترنے لگی اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلی کہتے تھے کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس وقت آپ پر وحی اُترتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پر وحی اُترتی ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کپڑے کا کونا اُٹھا دیا اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہانپتے تھے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے کہا جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو پھر جب آپ سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہاں ہے وہ سائل عمرے کا اور فرمایا دھو ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو کا اور اُتار ڈالو اپنا کرتا اور عمرے میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت احرام میں لگاوے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سیا ہوا کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بھی اگر کوئی خوشبو بھولے سے یا چوک سے لگالے تو جلد اُسکا چھوڑنا چاہیے اور جسکی بھول چوک سے خوشبو لگ جاوے اوسپر کچھ کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور داؤد کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور مزنی اور احمد کے ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اوسپر واجب ہے اور صحیح قول مالک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر یا نجان کر خوشبو لگانیوالے

کہ جب بہت دیر تک لگی ہو **عن** یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق فقال انی احرمت بالعمرۃ وعلی ھذا وانا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلے نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ جعرانہ مین تھے اور یعلی کہتے ہین کہ مین آپکے پاس تہا اور وہ سائل جو آیا تہا کرتا پہنے ہوئے تہا اور اس مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اوس نے عرض کی کہ مین احرام باندہے ہے عمرہ کا اور اوسپر بہی مین خوشبو لگائے ہون تو آپ نے فرمایا جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین بہی کرو یعنے خوشبو سے بچنا اور سیے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجا لانا ہے تو اُس نے پہر عرض کیا کہ مین یہ کپڑے اوتار ڈالون آپنے پہر فرمایا کہ جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین کرو **ف** معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے ارکان سے واقف تہا تو اُسکو اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا

عن یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ ناس من اصحابہ فیھم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ متضمخ بطیب فقال یا رسول اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ تعال فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیء بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک **ترجمہ** یعلے ہمیشہ حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی مین دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ پر وحی اوترتی ہے پہر جب آپ جعرانہ مین تھے اور آپ کے اوپر

ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تہا اور آپکے ساتھ چند صحابہ تھے کہ اُن مین حضرت عمر بھی تھے کہ ایک شخص آیا ایک کرتہ پہنے ہوئے کہ اُس مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم کیا ہے اوس کے لیے جو احرام باندہے عمرہ کا ایک کرتے مین کہ اُسمین خوشبو لگی ہو اور آپنے اوس کی طرف نظر کی تہوڑی دیر اور چپ ہو رہے پہر آپ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے یعلے کو کہ آؤ اور یعلے آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لمبی لمبی سانسین لے رہے ہین پہر وہ کیفیت کہل گئی آپ سے اور آپنے فرمایا کہان ہے وہ سائل جو مجھ سے عمرہ کا حکم ابہی پوچہتا تہا پہر وہ ڈہونڈا گیا اور اُسکو لائے اور آپ نے فرمایا کہ خوشبو تو دہو ڈال تین بار (کہ اثر نرہے) اور جبہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرے مین جو حج مین کرتا ہے **عن** یعلیٰ انّ رجلًا اتی النّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وہو بالجعرانۃ قد اہلّ بالعمرۃ وہو مصفّرٌ لحیتہ وراسہ وعلیہ جبّۃ فقال یا رسول اللّٰہ انّی احرمتُ بعمرۃٍ وانا کما تری فقال انزع عنک الجبّۃ واغسل عنک الصّفرۃ وما کنتَ صانعًا فی حجّک فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تہے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے اہلال کیا تہا ساتھ عمرے کے اور اوسکی ڈاڑہی اور سر مین زردی لگی تہی یعنے خوشبو کی اور اُوپر ایک کرتا تہا پہر اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے احرام باندہا ہے عمرے کا اور مین اس حال مین ہون جس مین آپ مجھے دیکھتے ہین پہر آپنے وہی حکم دیا **عن** یعلی قال کنّا مع رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فاتاہ رجلٌ علیہ جبّۃ بہا اثرٌ من خلوقٍ فقال یا رسول اللّٰہ انّی احرمتُ بعمرۃٍ فکیف افعل فسکت عنہ فلم یرجع الیہ وکان عمر یسترہ اذا انزل علیہ الوحی یظلّہ فقلتُ لعمر رضی اللّٰہ تعالی عنہ انّی احبّ اذا انزل علیہ ان ادخل راسی معہ فی الثّوب فلمّا انزل الوحی خمّرہ عمر رضی اللّٰہ عنہ بالثّوب فجئتہ فادخلتُ راسی معہ فی الثّوب فنظرتُ الیہ فلمّا سُرّی عنہ قال این السّائل آنفًا عن العمرۃ فقام الیہ الرّجل فقال انزع عنک جبّتک واغسل اثر الخلوق الّذی بک وافعل فی عمرتک ما کنت فاعلًا فی حجّک **ترجمہ** یعلے سے وہی مضمون مروی ہے

باب مواقیت الحجّ حج کے میقات کا بیان **عن** ابن عبّاس رضی اللّٰہ عنہما قال وقّت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لاہل المدینۃ

ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَا حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقاتین اون لوگون کے لیے بہی ہین جو اُن ملکون مین رہتے ہین اور اُنکے لیے بہی ہین جو اور ملکون سے وہان آوین جو حج کا ارادہ رکہتے ہون یا عمرہ کا پہر جو ان میقاتون کے اندر رہنے والے ہون یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہین اور وہ وہین سے احرام باندہین یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکارین **ف** ذو الحلیفہ جو مدینہ والون کی میقات ہے مکہ سے بنسبت اور میقاتون کے بہت دور ہے اور یہ میقاتین حد حرم ہین کہ اُن کے اندر شکار کرنا درختون کے پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہین اور ذو الحلیفہ مکہ سے تو دس منزل ہے اور مدینہ سے چہہ میل پر واقع ہے اور جحفہ اہل شام اور اہل مصر دونون کی میقات ہے اور اسکو مہیعہ بہی کہتے ہین اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور یلملم کو الملم بہی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑون سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے کہ جہاز مین احرام باندہ لیتے ہین جب اوسکی مقابل ہو پہنچتے ہین اور اہل نجد کے میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتون سے نزدیک ہے مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ آگے آویگی اور علماء کا اسمین اختلاف ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے اُم مین جو اُنکی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور بخاری مین بہی اُسیکی تصریح ہے اور جمہور نے توقیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ہے اُنکی دلیل روایت جابر ہے مگر اوس کے مرفوع ہونے مین کلام ہے اور دارقطنی نے اوسکی تضعیف بہی کی ہے اسلیے کہ عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین فتح نہین ہوا تہا مگر یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہین اس لیے کہ شام بہی آپکے وقت مین فتح نہین ہوا تہا اور اجماع ہے علماء کا کہ یہ مواقیت شرعی ہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے بڑہکر احرام باندہا تو گنہگار ہوا اور اوسپر دم لازم آیا اور حج اُسکا صحیح ہوگیا اور عطا اور نخعی کا قول ہے کہ اوسپر کچہ واجب نہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوس کا حج صحیح نہین ہوتا اور غرض مواقیت کی مقرر

کرنے سے یہی ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑھنا میقات سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر بڑھا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پھر میقات تک لوٹ آوے قبل اسکے حج بجا لاوے تو اُس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اوسپر احرام واجب نہین دخول مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیان لیجانا یا گھاس لانا یا ایسی ہو جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتین ہین اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور ارادہ مکہ جانیکا نہ رکھتا تھا پھر اوسکے دل مین آیا کہ احرام باندھ لے تو وہین سے احرام باندھ لے جہان پہنچا ہے پھر اگر وہان احرام نہ باندھا اور آگے بڑھ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہین سے احرام باندھا جہان سے ارادہ کیا تھا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہین ہے اور اوسکو میقات تک لوٹنا بھی ضرور نہین یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہان سے احرام باندھ کر آوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ذَا الْحُلَیْفَۃِ وَلِاَھْلِ الشَّامِ الْجُحْفَۃَ وَلِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ وَقَالَ ھُنَّ لَھُمْ وَلِکُلِّ اٰتٍ اَتٰی عَلَیْھِنَّ مِنْ غَیْرِھِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَمَنْ کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَمِنْ حَیْثُ اَنْشَاَ حَتّٰی اَھْلُ مَکَّۃَ مِنْ مَکَّۃَ **ترجمہ** عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُھِلُّ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَاَھْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَۃِ وَاَھْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُھِلُّ اَھْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ **ترجمہ** عبد اللہ نے تین میقاتون کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کرین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مُھَلُّ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ذُو الْحُلَیْفَۃِ وَمُھَلُّ اَھْلِ الشَّامِ مَھْیَعَۃُ وَھِیَ الْجُحْفَۃُ وَمُھَلُّ اَھْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْہُ قَالَ وَمُھَلُّ اَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمُ **ترجمہ** عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام اور نجد والون کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگون نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود ان سے نہیں سنا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل المدینۃ ان یہلوا من ذی الحلیفۃ واہل الشام من الجحفۃ واہل نجد من قرن قال عبد اللہ بن عمر واخبرت انہ قال ویہل اہل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور کہا عبداللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسأل عن المہل فقال سمعت ثم انتہی فقال اراہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عن سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویہل اہل الشام من الجحفۃ ویہل اہل نجد من قرن قال ابن عمر وذکر لی ولم اسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویہل اہل الیمن من یلملم **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسأل عن المہل فقال سمعت احسبہ رفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطریق الاخر الجحفۃ ومہل اہل العراق من ذات عرق ومہل اہل نجد من قرن ومہل اہل الیمن من یلملم **ترجمہ** جابر نے وہی موقتیں مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی اور دوسری دوسری راہ سے جحفہ کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں

باب التلبیۃ وصفتہا لبیک کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک وقال وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یزید فیہا لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تہا لبیک سے لا شریک لک تک یعنی حاضر ہون مین تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون مین تیری خدمت مین حاضر ہون مین کوئی شریک نہین تیرا حاضر ہون مین بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہین اور عبداللہ بن عمر اُن مین یہ کلمات زیادہ پڑہتے تہے لبیک سے آخر تک یعنی مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور حاضر ہون تیری خدمت مین اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونون ہاتہون مین ہے حاضر ہون مین تیرے آگے اور رغبت کرتا ہون مین تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ اَهَلَّ فَقَالَ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ قَالُوْا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَزِيْدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوتے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدہی کہڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپ نے لبیک پکاری پہر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور عبداللہ بن عمر فرماتے تہے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اُس مین وہی الفاظ بڑہاتے تہے جو اوپر ہو چکے مگر اُس مین لبیک کا لفظ ابتدا مین تین بار ہے اور اُس مین دو ہی بار تہا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ **عبداللہ** بن عمر نے کہا سیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کی حدیث مثل حدیث انہی لوگون کی **ف** اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالی شانہ کے ہاتہ ہین اور اُسکی تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگون نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اُسکا تاکید کے لیے
یعنی میں تشبیہ ہوگی
ہے یہ قول اُن کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہین یا حروف تاکید بڑہاتے ہین نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کر دین غرض ان صفات مین جیسے ہاتہ اور قدم اور ساق اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور سلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ اُن پر ایمان لانا اور انکو ظاہر معنی پر محمول کرنا اور نفی کرنا اُن سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہل ملبدا یقول لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ہؤلاء الکلمات وان عبد اللہ بن عمر کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل بہؤلاء الکلمات وکان عبد اللہ بن عمر یقول کان عمر بن الخطاب یہل باہلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تہی تلبید کیے ہوئے سر مین اور کہتے تہے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی ذی الحلیفہ مین پہر جب اٹہی اونٹنی انکو لیکر سیدہی کہڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپنے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تہے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تہے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تہے لبیک سے آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ مین ظہر کے بعد خطبہ پڑہا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تہا اور ابن حزم نے لکہا ہے کہ پنجشنبہ تہا اور اس مین ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین پہر آپنے کنگہی کی اور تیل ڈالا اور تہمت پہنی اور چادر اوڑہی اور ظہر اور عصر کے بیچ مین مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ مین اترکر عصر کی دو رکعت پڑہی اور شب کو وہان رہے اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازین وہان ادا کین اور سب بیبیان آپکے ساتہ تہین اور اس رات آپنے سب سے صحبت کی اور اخیر مین ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہین کیا اور اور لوگون سے بہی سہواً ترک ہوا اور خطمی سے آپنے سر دہویا اور پہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے ہاتہ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور وہ ایک خوشبو ہوتی ہے جسمین مشک ہوتا یہانتک کہ چمک مشک کی آپ کی مانگ مین نظر آتی تہی اور داڑہی مین اور اسکو آپ نے رہنے دیا اور دہویا نہین پہر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑہی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون کی اپنے مصلی ہی پر اور نہین سے لبیک

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تہے اس لیے جس نے جہان سے سُنا وہین سے روایت کی مگر ابتدا یہین سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہین سوا ظہر کی دو رکعتون کے اور احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے مین ہار ڈالدیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہین اور خون اُس سے بہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تہا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتین اُسپر بصراحت دلالت کرتی مین (کذا فی زاد المعاد) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان المشرکون یقولون لبیک لا شریک لک قال فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلکم قد قد فیقولون الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک یقولون ھذا وھم یطوفون بالبیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تہے لبیک شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ خرابی ہو تمہاری یہین تک رہن دو یہین تک رہن دو (یعنے آگے نہ کہو) اور وہ اُس کے آگے کہتے تہے کہ مگر ایک شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اُسکا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہین غرض یہی کہتے جاتے تہے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تہے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بہی اپنے شریکون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تہے بلکہ اللہ تعالی کو ہر شے کا مالک جانتے تہے اور اُنکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تہے تاہم اُن کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین اُنکے مشرک کرنے کو اور ابد الآباد دوزخ مین جہونکنے کو کافی تہا بس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھکر بہی کسی کی عبادت کرے اور اُسکو دور دور سے پکارے تو وہ بہی مشرک ہو جاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نجانے اور اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پہ فرماتے تہے کہ یہین تک رہنے دو اور شریک نہ ٹھیراؤ مگر وہ ملاعنین کب سنتے تہے اور ان حدیثون سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی جیسے تکبیر اولی نماز کے لیے اور اُسکی وجوب مین اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور صحت حج کی شرط نہین اور اگر اُسکو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اُسپر دم واجب نہین مگر فضیلت ترک ہو گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑ دے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اُسکے صحیح نہین ہوتا اور امام مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہین مگر تارک پر اُسکے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہرحال آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ مین کچھ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہین اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگون کے نزدیک حلق بہی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جبتک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث

بَاب اَمْرِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ بَیْدَاؤُکُمْ ھٰذَا الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْهَا مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ ذَا الْحُلَیْفَۃِ **ترجمہ** عبد اللہ کہتے تھے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جہوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپنے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اوسکو کہتے ہین جسمین کچھ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر چٹپر زمین کو بیدا کہتے ہین مگر یہان وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہان سے باندہا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس ہی پکاری بلکہ اپنے مصلی ہی سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکہ آئے ہین

عَنْ سَالِمٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِذَا قِیْلَ لَهٗ الْاِحْرَامُ مِنَ الْبَیْدَاءِ قَالَ الْبَیْدَاءُ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ فِیْهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَۃِ حِیْنَ قَامَ بِهٖ بَعِیْرُهٗ **ترجمہ** سالم نے کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کہڑا ہوا ہے

بَاب بَیَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ یُّحْرِمَ حِیْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا اِلٰی مَکَّۃَ لَا عَقِبَ الرَّکْعَتَیْنِ باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹہے مکہ کیطرف متوجہ ہوکر

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَیْتُکَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِکَ یَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ یَا ابْنَ جُرَیْجٍ قَالَ رَاَیْتُکَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا الْیَمَانِیَیْنِ وَرَاَیْتُکَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّۃَ وَرَاَیْتُکَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ

وَرَاَیْتُکَ اِذَا کُنْتَ بِمَکَّۃَ اَہَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْہِلَالَ وَلَمْ تُہِلَّ اَنْتَ حَتّٰی یَکُوْنَ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَمَّا الْاَرْکَانُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمَسُّ اِلَّا الْیَمَانِیَّیْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِیَّۃُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْہَا شَعْرٌ وَّیَتَوَضَّاُ فِیْہَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَہَا وَاَمَّا الصُّفْرَۃُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِہَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِہَا وَاَمَّا الْاِہْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہِلُّ حَتّٰی تَنْبَعِثَ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ **ترجمہ** عبید بن جریج نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن مینے تم کو چار باتین کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یارون مین سے کسی کو کرتے نہین دیکھا عبد اللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہین اے بیٹے جریج کے انہون نے کہا اول تو مین تمکو دیکھتا ہون کہ تم کعبے کے کونون مین سے طواف کیوقت ہاتھ نہین لگاتے ہو مگر دو کونون مین جو یمن کیطرف ہین دوسری تم نعال سبتی پہنتے ہین تیسرے داڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنے زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھے جب تم مکہ مین ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھکر لبیک پکارتے ہین اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو پس عبد اللہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو مین نے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے ہون سوا ان کے جو یمن کیطرف ہین اور انکو رکن یمانی کہتے ہین اور نعال سبتی تو مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعل پہنتے تھے جسمین بال نہون اور انہی مین وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے گیلے پیر مین انکو پہن لیتے تھے) سو مین بھی درست رکھتا ہون کہ اوسی کو پہنون رہی زردی تو مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنے بالون کو یا کپڑون کو) تو مین درست رکھتا ہون کہ اس سے رنگون اور لبیک سو مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) **ف** امام مالک اور شافعی اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہوکر مکہ کیطرف اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے (یعنے قبل سوار ہونے کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلی ہی سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اوسکی زاد المعاد سے اوپر گذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی مراد ہے اور ایک وہ کونا جس مین حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونون کو رکن یمانی بولتے ہین اور دو رکن اوس کے مقابل کے جو حطیم کیجانب ہین انکو شامیین بولتے ہین چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے بخوبی

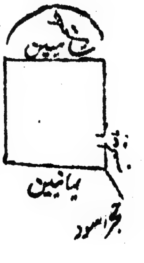

ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونون بنائے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئی ہین جو ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی تہی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبہ شریفہ چہوٹا کر دیا گیا ہے اور اسیلیے حضرت نے اوسکو نہین چہوا اور اب اتفاق ہوگیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چہونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوس کے دور کر دیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی ڈاڑہی دہویا کرتے تہے اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑہی زعفران اور ورس سے دہوتے تہے جو ایک زرد رنگ گہاس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج شروع کیا جب احرام باندہا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹہوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی دن سے ابتدا حج ہوتی ہے تو ابتدا احرام بہی اوسیدن سے چاہیے نہ اوس کے قبل سے اور امام شافعی اور اصحاب انکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماع امت **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بَیْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ مَرَّۃً فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَاَیْتُ مِنْکَ اَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی اِلَّا فِیْ قِصَّۃِ الْاِھْلَالِ فَاِنَّہٗ خَالَفَ رِوَایَۃَ الْمَقْبُرِیِّ فَذَکَرَہٗ بِمَعْنًی سِوٰی ذِکْرِہٖ اِیَّاہُ **ترجمہ** عبید نے کہا مین نے عبداللہ بن عمر کا ساتہ دیا حج مین قریب بارہ حج و عمرے کے اور مین نے اون سے اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سوا اوس مضمون کے جو اوپر گذرا تہا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً اَھَلَّ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب مین پیر رکہا اور آپ کی اونٹنی اوٹہی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ حِیْنَ اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ قَائِمَۃً **عبداللہ** عمر کے بیٹے خبر دیتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری جب آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْکَبُ رَاحِلَتَہٗ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ یُھِلُّ حِیْنَ تَسْتَوِیْ

ببدائتہ **ترجمہ** اسکا بھی مضمون وہی ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ مبدأہ وصلی فی مسجدہا عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ میں رہے حج کے ابتدا میں اور نماز پڑھی اوسکی مسجد میں **ف** یعنی پانچ نمازیں جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں

باب استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن واستحبابہ فی المسک وانہ لا باس ببقاء وبیصہ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن میں اور مسک کا استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام میں اسکا جواز

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمہ حین احرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور اون کے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے **ف** اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہونا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق کثیر کا صحابہ اور تابعین میں سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داود وغیرہم ہیں اور بعضوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کیں ہیں حضرت عائشہ کی روایت کی وہ قوی نہیں اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اونپر حجت ہے

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی لحرمہ حین احرم ولحلہ حین حل قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** اسکا بھی مضمون وہی ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ ولحرمہ **ترجمہ** حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے لیے بھی اور باندھنے کے لیے بھی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھون سے خوشبو لگائی ذریرہ سے (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع مین احرام اور حل کے لیے **عن** عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهٖ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تمنے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہون نے فرمایا سب سے عمدہ خوشبو (یعنے مسک جیسے آگے آتا ہے) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مین خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ملتی تھی قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ بِاَطْيَبِ مَا وَجَدْتُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مینے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کرین عمدہ خوشبو جو پائی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ وَذَاكَ طِيْبُ اِحْرَامِهٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا مین ابھی نظر کر رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ مین چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی ہین انہون نے یہ نہین کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی۔ (یعنے جو احرام کے قبل لگائی تھی) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مین گویا نظر کر رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مین چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یلبی **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لکانی انظر بمثل حدیث وکیع **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کانما انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **وہی** مضمون ہے اور اسمیں یہ ہے کہ مین دیکھتی تھی اور وہ محرم تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان کنت لانظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد ثم اری وبیص الدھن فی راسہ ولحیتہ بعد ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر مین دیکھتی تھی چمک تیل کی آپکے سر اور داڑھی مین احرام باندھنے کے بعد **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ گویا مین دیکھتی ہون چمک مشک کی آپکی مانگ مین اور آپ احرام مین ہین **عن** الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ **حسن** نے اس اسناد سے مثل روایت سابق کے روایت کی **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مین خوشبو لگاتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے دن (یعنے بعد رمی جمرۂ عقبہ کے) قبل اسکے کہ آپ طواف افاضہ کرین بیت اللہ کا اور اس خوشبو مین مشک ہوتا تھا **عن** محمد بن المنتشر قال سالت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن الرجل یتطیب ثم یصبح محرما فقال ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فاخبرتہا ان ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فقالت عائشۃ انا طیبت رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا **محمد** منتشر کے بیٹے نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگاوے اور صبح کو احرام باندھے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو انہوں نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپ نے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو احرام باندھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیوں پر طواف کرتے تھے یعنی سب سے صحبت کرتے تھے پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو جھڑتی رہتی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا **ترجمہ** محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابھی اوپر گذرا اور قطران ایک روغن کالا ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اب اوسے ڈانبر بولتے ہیں **ف** غرض ان سب روایتوں سے بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں البتہ ابتدا خوشبو نہ لگاوے وذلک المقصود

بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا صید ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے **عَنْ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدہا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابوا یا ودان میں تھے کہ نام مقام کا ہے اور آپ نے پھیر دیا جب آپ نے دیکھا انکے چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا فقط اتنا ہے

کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا
قَالَ مَالِكٌ وَّفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ **مضمون** وہی ہے کچھ لفظوں
کا فرق ہے **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَهْدَيْتُ لَهٗ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ **ترجمہ**
اس روایت میں وحشی گدھے کے گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ
ابْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ
عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ **ترجمہ** اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر آپ نے فرمایا
ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے **عن** الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ
يَقْطُرُ دَمًا وَّفِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ
وَحْشٍ فَرَدَّهٗ **ترجمہ** حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحش
کا اس میں خون ٹپکتا تہا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش
کا ہدیہ دیا پہر آپ نے پہیر دیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْتَذْكِرُهٗ كَيْفَ
اَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ
قَالَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوٌ مِّنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ فَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُهٗ اِنَّا حُرُمٌ **عبدالله**
نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبداللہ نے اُن کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تہی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تہا اور آپ احرام باندھے ہوئے تہے اُنہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے
گوشت کا اور آپ نے پہیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **ف** اتفاق ہے علما کا اسپر
کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بہی حرام
ہے اور اسیطرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم
نے خود شکار کیا ہے یا اُس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکے حکم سے شکار
کیا ہو یا بغیر حکم کے پہر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا ہے
محرم کو بہی اُس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اُسکا حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کی محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر یعنی کسیطرح حلال نہین برابر ہے کہ اُسنے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض ہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور اُنہون نے استدلال کیا ہی اس آیت کی ظاہر سے وَحُرِّمَ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ اُنہون نے کہا ہی کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہرحال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہی کہ آپ نے اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہین اور یہ نہین فرمایا کہ تمنے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم واپس کرتے ہین اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم مین آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محرمین سے بھی فرمایا کہ کھاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تمہارے پاس اُس مین کا بچا ہوا کچھ ہے اونہون نے عرض کی کہ ہان اُسکا پیر آپنے اوسے لیا اور کھایا اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تمکو حلال ہی جبتک تمنے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت مین یون ہی کہ صعب کی روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوس نے محرمون کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت مین مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتون مین توفیق بھی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کرین خود شکار کرنے پر اور اُسپر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپکا صعب سے کہ ہم محرم ہین اس کے منافی نہین کہ احتمال ہی کہ اُنہون نے آپکے لیے شکار کیا ہو (النووی) **عَنْ** اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِیْ يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّیْ سَوْطِیْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَیْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِیْ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

صہ یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو [illegible] ١٢

وَسَلَّمَ اَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِيْ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** ابی محمد غلام ازاد ابو قتادہ کے کہتے ہین کہ مین نے ابو قتادہ سے سُنا کہ وہ کہتے تہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ جب پہونچے ہم قاحہ مین (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ ہم مین سے محرم تہے اور بعض غیر محرم کہ اتنے مین میرے یارون کو مین نے دیکہا کہ وہ کسی چیز کو دیکہہ رہے ہین جب مین نے نظر کی تو ایک گدہا وحشی تہا اور مین نے اپنے گہوڑے پر زین رکہا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا گر پڑا اور مین نے اپنے یارون سے کہا اور وہ محرم تہے کہ میرا کوڑا اُٹہا دو اونہون نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری کچہ مدد نہ کرینگے پہر مین نے اوتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اُس گدہے تک پہونچا اور اسکے پیچہے سے اور وہ ٹیلے کے پیچہے تہا پہر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچین کاٹ ڈالی اور اپنے یارون کے پاس لایا اور کسی نے کہا کہاؤ کسینے کہا مت کہاؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تہے سو مین نے اپنا گہوڑا اڑایا اور اُن تک پہونچا اور آپ سے عرض کی انہون نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہاؤ

عن اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کسی راہ مین مکہ کے اور وہ چند یارون کے ساتھہ حضرتؐ سے پیچہے رہ گئے اور وہ غیر محرم تہے اور یار اونکے محرم پہر ایک وحشی گدہا دیکہا اور اپنے گہوڑے پر چڑہے اور یارون سے کوڑا مانگا کسی نے ابو قتادہ کا ۱۲ ندیا نیزہ مانگا کسینے نہ دیا پہر انہون نے آپہی لیا اور گہوڑیکو دوڑایا اور گدہے کو مار لیا اور اصحاب مین سے کسی نے کہا کہاؤ کسینے نہین پہر جب حضرتؐ کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچہا آپنے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تم کو دی

عن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ **عطا** نے ابو قتادہ سے جنگلی گدہے کے بارہ مین وہی مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوسکے اوپر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت مین یہ بہی ہے کہ آپنے پوچہا

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگون کے نزدیک حلق بہی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جب تک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمرِ اَهلِ المَدِينَةِ بِالاِحرَامِ مِن عِندِ مَسجِدِ ذِي الحُلَيفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے **عن** عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ يَقُولُ بَيدَاؤُكُم هٰذِهِ الَّتِي تَكذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِن عِندِ المَسجِدِ يَعنِي ذَا الحُلَيفَةِ **ترجمہ** عبد اللہ کہتے ہے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جہوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپنے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اسکو کہتے ہین جسمین کچہ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر چٹپر زمین کو بیدا کہتے ہین مگر یہان یہی مقام خاص مراد ہے غرض عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہان سے باندہا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس سے پکاری بلکہ اپنے مصلی مین سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکہ آئے ہین **عن** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُمَا اِذَا قِيلَ لَهُ الاِحرَامُ مِنَ البَيدَاءِ قَالَ البَيدَاءُ الَّتِي تَكذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِن عِندِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ **ترجمہ** سالم نے کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کہڑا ہوا ہے **باب** بَيَانِ اَنَّ الاَفضَلَ اَن يُحرِمَ حِينَ تَنبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا اِلَى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكعَتَينِ باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹہے مکہ کیطرف متوجہ ہوکر **عن** عُبَيدِ بنِ جُرَيجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبدِ الرَّحمٰنِ رَاَيتُكَ تَصنَعُ اَربَعًا لَم اَرَ اَحَدًا مِن اَصحَابِكَ يَصنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابنَ جُرَيجٍ قَالَ رَاَيتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الاَركَانِ اِلَّا اليَمَانِيَّينِ وَرَاَيتُكَ تَلبَسُ النِّعَالَ السِّبتِيَّةَ وَرَاَيتُكَ تَصبُغُ بِالصُّفرَةِ

باندہو سوہم نے **عن** عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا وخرجنا معہ قال فصرف من اصحابہ فیہم ابو قتادۃ فقال خذوا ساحل البحر حتی تلقونی قال فاخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرموا الا ابا قتادۃ فانہ لم یحرم فبینما ہم یسیرون اذ راوا حمر وحش فحمل علیہا ابو قتادۃ فعقر منہا اتانا فنزلوا فاکلوا من لحمہا قال فقالوا اکلنا لحما ونحن محرمون قال فحملوا ما بقی من لحم الاتان فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا کنا احرمنا وکان ابو قتادۃ لم یحرم فراینا حمر وحش فحمل علیہا ابو قتادۃ فعقر منہا اتانا فنزلنا فاکلنا من لحمہا فقلنا ناکل لحم صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحمہا فقال ہل منکم احد امرہ او اشار الیہ بشیء قال قالوا لا قال فکلوا ما بقی من لحمہا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی قتادہ نے روایت کی اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپکے ساتہ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپنے اور راہ لی اور انمیں بعض اصحاب سے فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بہی تہے یہانتک کہ ملو مجہسے اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پہر جب پہرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو انلوگوں نے احرام باندہ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندہا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تہے کہ انہوں نے چند وحشی گدہوں کو دیکہا اور ابو قتادہ نے انپر حملہ کیا اور ایک گدہی کی انمیں سے کونچیں کاٹیں اور سب یار اونٹ سے اترے اور اسکا گوشت کہایا اور پہر کہا انہوں نے کہ ہمنے گوشت کہایا اور ہم محرم تہے اور باقی گوشت اسکا ساتہ لے لیا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ ہمنے احرام باندہ لیا تہا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندہا تہا پہر ہمنے چند وحشی گدہے دیکہے اور ابو قتادہ نے انپر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹیں پہر ہم اترے اور ہم سبنے اسکا گوشت کہایا اور پہر کہا کہ ہم شکار کا گوشت کہا رہے ہیں اور احرام باندہے ہوئے ہیں اور باقی گوشت اسکا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اسکا حکم کیا تہا یا اسکی طرف اشارہ کیا تہا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپنے فرمایا تو کہاؤ جو گوشت اسکا باقی ہے

عن عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہذا الاسناد فی روایۃ شیبان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنکم احد امرہ ان یحمل علیہا او اشار الیہ وفی روایۃ شعبۃ قال اشرتم او اعنتم او اصدتم ثم قال شعبۃ لا ادری قال اعنتم او اصدتم **ترجمہ** عثمان بن عبداللہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہی کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْحُدَیْبِیَۃِ قَالَ فَاَھَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَاْتُہٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِہٖ فَاضِلَۃً فَقَالَ کُلُوْہُ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہون نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندہ لیا سوا میرے اور مین نے ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کہلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے پہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اُنکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہاؤ اور وہ لوگ احرام باندہے ہوئے تہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّھُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ فَقَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ قَالَ فَاَخَذَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سب لوگ محرم تہے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ اُسمین سے کچھ ہے اُنہون نے کہا ہمارے ساتھ اُسکا پیر ہے پہر لیا اوسکو آپ نے اور کہایا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ھَلْ اَشَارَ اِلَیْہِ اِنْسَانٌ مِّنْکُمْ اَوْ اَمَرَہٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْہُ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تہے اور وہ احرام باندہے ہوئے نہ تہے اور حدیث بیان کی اور اُس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہون نے عرض کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کہاؤ اُسکو **ف** غرض ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تائید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کہانا

پارہ مسلم

محرم کو بھی روا ہے جب اوس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ونحن حرم فاھدی لہ طیر وطلحۃ راقد فمنا من اکل ومنا من
تورع فلما استیقظ طلحۃ وفق من اکلہ وقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا انکو
ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضون نے ہم مین سے کھایا اور بعضون نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے
تھے جاگے تو ان لوگون کے موافق ہوئے جنہون نے کھایا تھا اور کہا انہون نے کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **باب** ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ
من الدواب فی الحل والحرم جن جانورون کا مارنا حل اور حرم مین مستحب ہے انکا بیان **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اربع کلھن فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحداۃ والغراب والفارۃ والکلب
العقور قال فقلت للقاسم افرایت الحیۃ قال تقتل بصغر لھا **ترجمہ** حضرت عائشہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے چار چیزین شریر ہین کہ قتل کیجاتی ہین حل وحرم مین چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا راوی نے
کہا کہ مین نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمایے سانپ کو تو انہون نے کہا مارا جاوے ذلت سے
ف اور چھہ مین بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھہ چیزین منصوص ہین اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے
انکے قتل پر حل وحرم واحرام مین اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہین معنے مین وہ بھی ان ہی مین
داخل ہین اور اختلاف ہے اس مین کہ وہ معنی کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزین کھائی نہ جاتی
ہون اور نہ وہ متولد ہین ماکولات وغیرہ سے تو قتل انکا جائز ہے محرم کو اور اسکو فدیہ دینا ضرور نہین
اور امام مالک نے کہا وہ معنی موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اُس
کا قتل روا نہین اور کلب مین اختلاف ہے بعضون نے کہا اس سے یہی کتا مراد ہے بعضون نے کہا کہ ہر درندہ
مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت مین ہر درندہ کو کلب عقور کہتے ہین غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ
اور حسن بن صالح نے کہا کہ اُس سے یہی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی اُسی مین داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا

عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال خمس فواسق يقتلن في الحل والحرم الحية والغراب الابقع والفارة والكلب العقور والحديا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ ماری جاویں حل وحرم میں سانپ اور چتکبرا کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس فواسق يقتلن في الحرم العقرب والفارة والحديا والغراب والكلب العقور **حضرت عائشہ** سے وہی جانور مروی ہوئے اس میں سانپ کی جگہ بچھو مذکور ہے

عن هشام بهذا الاسناد **ہشام** سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس فواسق يقتلن في الحرم الفارة والعقرب والحديا والغراب والكلب العقور **ترجمہ** حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا

عن الزهري بهذا الاسناد قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل خمس فواسق في الحل والحرم ثم ذكر بمثل حديث يزيد بن زريع زہری سے وہی مضمون مروی ہوا

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب كلها فواسق يقتلن في الحرم الغراب والحداة والكلب العقور والعقرب والفارة **وہی** مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے

عن سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس لا جناح على من قتلهن في الحرم والاحرام الفارة والعقرب والغراب والحداة والكلب العقور قال ابن ابي عمر في روايته في الحرم والاحرام **ترجمہ** سالم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب كلها فواسق لا حرج على من قتلهن العقرب والغراب والحداة والفارة والكلب العقور **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ما يقتل المحرم من الدواب فقال اخبرتني احدى نسوة رسول الله صلى الله عليه وسلم انه امر او امر ان يقتل الفارة والعقرب والحدأة والكلب العقور والغراب **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہون نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنه ما يقتل الرجل من الدواب وهو محرم قال حدثتني احدى نسوة النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يامر بقتل الكلب العقور والفارة والعقرب والحديا والغراب والحية قال وفي الصلوة ايضا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت کی ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹہنا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور سانپ کو مارنیکو ارشاد فرماتے تھے اور کہا کہ نماز مین بھی (مارے جاوین) **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب ليس على المحرم في قتلهن جناح الغراب والحداة والعقرب والفارة والكلب العقور **عبداللہ** بن عمر نے وہی مضمون روایت کیا ہے **عن** نافع قال عبد الله سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خمس من الدواب لا جناح على من قتلهن في قتلهن الغراب والحداة والعقرب والفارة والكلب العقور **عبداللہ** بن عمر نے وہی مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك وابن جريج ولم يقل احد منهم عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم الا ابن جريج وحده وقد تابع ابن جريج على ذلك ابن اسحاق **ابن عمر** نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویون مین سے کسی نے یہ نہین کہا کہ حت ہے نافع سے وہ راوی ہین ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بیان مین ابن اسحاق نے **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خمس لا جناح في قتل ما قتل منهن في الحرم فذكر بمثله **ترجمہ** حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہین پانچ جانورون کے قتل مین پھر مثل اسی کی بیان

کیا **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من قتلھن وھو
حرام فلا جناح علیہ فیھن العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحدیا و
اللفظ لیحیی بن یحیی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ
جانور ہین کہ انکو جسنے حالت احرام مین مارا اوسپر کچہ گناہ نہین انکے قتل مین بچہو اور چوہا اور کٹہا کتا اور
کوا اور چیل **باب** جواز حلق الراس للمحرم اذا کان بہ اذی و وجوب الفدیۃ لحلقہ
وبیان قدرھا عذر کے سبب سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان **عن** کعب بن عجرۃ قال اتی
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ وانا اوقد تحت قال القواریری قدر
لی وقال ابو الربیع برمۃ لی والقمل یتناثر علی وجھی قال ایؤذیک ھوام راسک قال قلت نعم
قال فاحلق وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک نسیکۃ قال ایوب فلا ادری
بای ذلک بدء **کعب** نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ مین اور مین اپنی
ہانڈی کے نیچے آگ پہونک رہا تہا اور جوئین میرے موہنہ پر چلی آتی تہین تو آپ نے فرمایا تمہاری سر کے
کیڑون نے بہت ستایا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈادو اور تین دن روزے رکھو یا چہہ مسکینون
کو کہانا کہلاؤ یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجھے یاد نہین کہ پہلے کیا چیز فرمائی **عن** ایوب
فی ھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** کعب بن عجرۃ قال فی انزلت
ھذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او
صدقۃ او نسک قال فاتیتہ فقال ادنہ فدنوت فقال ادنہ فدنوت فقال ایؤذیک ھوامک قال ابن
عون واظنہ قال نعم قال فامرنی بفدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک ما تیسر
ترجمہ کعب نے کہا یہ آیت فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ میری ہی حق مین اتری اور مین
آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا نزدیک آ مین نزدیک آیا پہر فرمایا اور نزدیک آ او مین
نزدیک آیا پہر فرمایا تمکو جوئین تمہاری بہت ستاتی ہین ابن عون نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انہونے کہا ہان پہر مجہے حکم
فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **ف** یہ آیت پارہ سیقول مین ہے معنی
یہ ہین کہ جو بیمار ہو تم مین سے یا تکلیف ہو اوسکی سر مین (اور وہ سر منڈالے) تو فدیہ اسکا روزے
ہین یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول

اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم وقف علیہِ ورأسہ یتہافت قملا فقال أیؤذیک ہوامک قلت
نعم قال فاحلق رأسک قال ففی نزلت ہذہ الآیۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی
من رأسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال لی رسول اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم
صم ثلثۃ ایام او تصدق بفرق بین ستۃ مساکین او انسک ما تیسر کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کہڑے ہوگے اور میرے سر مین جوئین جہڑ رہی تہین اور فرمایا کہ تمکو جوئین ستاتی
ہین مین نے کہا ہان آپ نی فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میری ہی حق مین اتری پہر مجہہ سی آپ نے فرمایا تین
روزے رکہو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنے غلہ بہر کر چہہ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو **عن** کعب
ابن عجرۃ ان النبی صلی اللہُ علیہِ وسلّم مر بہ وہو بالحدیبیۃ قبل ان یدخل مکۃ و
ہو محرم وہو یوقد تحت قدر والقمل یتہافت علی وجہہ فقال ایؤذیک ہوامک
ہذہ قال نعم قال فاحلق رأسک واطعم فرقا بین ستۃ مساکین والفرق ثلثۃ
آصع او صم ثلثۃ ایام او انسک نسیکۃ قال ابن ابی نجیح او اذبح شاۃ **ترجمہ** کعب نے وہی
مضمون اوپر کا بیان کرکے کہا کہ آپنے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چہہ مسکینون کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ مین گذری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن نجیح کی روایت مین ہے کہ ایک بکری ذبح کرو **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہُ تعالی عنہ
ان رسول اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال آذاک ہوام رأسک قال
نعم فقال لہ النبی صلی اللہُ علیہِ وسلّم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلثۃ ایام او اطعم
ثلثۃ آصع من تمر علی ستۃ مساکین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہِ بن
معقل قال قعدت الی کعب رضی اللہُ تعالی عنہ وہو فی المسجد فسألتہ عن ہذہ الآیۃ
ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال کعب نزلت فی کان بی اذی من رأسی فحملت
الی رسول اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّم والقمل یتناثر علی وجہی فقال ما کنت اری
ان الجہد بلغ منک ما اری اتجد شاۃ فقلت لا فنزلت ہذہ الآیۃ ففدیۃ من صیام
او صدقۃ او نسک قال صوم ثلثۃ ایام او اطعام ستۃ مساکین نصف صاع لکل مسکین
قال فنزلت فی خاصۃ وہی لکم عامۃ **ترجمہ** کعب کے پاس عبد اللہ بن معقل آئے اور کعب مسجد مین

تھے اور یہ آیۃ پوچھی ففدیۃ من صیام تو انہون نے کہا یہ میرے لیے اوتری ہے پہر سارا قصہ بیان کیا جو کچھ ان پر گزرا آخر مین حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کہانا چھہ مسکینون کا ہر مسکین کو نصف صاع پہر کہا کعب نے یہ آیت اوتری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **فائدہ** قربان اُن کے خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اُن کی طرف التفات فرمایا اور اُن کے لیے بالای عرش سے فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض اُنکی جوؤن کا سب کے سر پر احسان ہے

عن كعب بن عجرة رضي الله تعالى عنه انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم محرما فقمل راسه ولحيته فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فارسل اليه فدعا الحلاق فحلق راسه ثم قال له هل عندك نسك قال ما اقدر عليه فامره ان يصوم ثلثة ايام او يطعم ستة مساكين لكل مسكينين صاع فانزل الله عز وجل فيه خاصة فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ثم كانت للمسلمين عامة **ترجمہ** وہی ہے **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتین مقصود مین موافق ہین اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر مین جوئین پڑ جاوین یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام مین سو وہ سر منڈا لے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزے رکھے یا تین صاع طعام چھہ مسکینون کو کہلاوے اور آیت و روایت دونون متفق ہین اس مین کہ ان تینون باتون مین وہ مختار ہے جو آسان ہو اُسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہین اسکے ظاہر پر عمل کرنے مین مگر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہون مین ہے اور کہجور اور جو وغیرہ مین ایک صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہین کہ اُن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے ثلاثۃ اصع من تمر یعنے تین صاع ہین کہجور کے اور حسن بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہین مگر سب ان احادیث کی رو سے مردود ہین

باب جواز الحجامة للمحرم پچھنی لگانے کا جواز محرم کو

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم **عبد اللہ** بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ مین اور آپ احرام باندہے ہوئے تہے

عن ابن بحينة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بطريق

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ **ترجمہ** ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ مین اپنی سر کے بیچ بیچ مین اور آپ احرام سے تھے **ف** ان روایتون کے سبب سے اجماع کیا ہی علمانے پچھنی لگانے کی جواز پر خواہ سر مین لگاوے یا اور کہین جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹنے مین فدیہ ہی اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچہ فدیہ نہین غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہی اور اگر بالون کی جگہہ نہین تو بغیر ضرورت کی بہی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمین فدیہ نہین اور ابن عمر اور مالک سے اس صورت مین کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہی اس پر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث مین ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہین بحسب ضرورت و وقت حاجت اور ان سب مین فدیہ واجب ہے

باب جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ محرم کو آنکھون کا علاج جائز ہونا

عن نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ **ترجمہ** نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھہ اور جب ملل مین پہونچے (نام ہی ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ مین) تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھنی لگین پھر جب روحا مین آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہون نے کہا کہ ایلوی کا لیپ کرو اسلیے کہ عثمان نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب انکی آنکھین دکھین تہین اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے تو آپ نے فرمایا لیپ کرو انپر ایلوے کا **ف** اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کی لیپ کرنا ایلوی وغیرہ کا جس مین خوشبو نہین ہی دوا کے لیے روا ہے اور اس مین فدیہ نہین اور ضرورت ہو خوشبو دار دوا کی کی تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کیلیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمین دو قول ہین اور اسمین فدیہ کے واجب ہونے مین اُن کے دو قول ہین

عن نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنَاهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ **ترجمہ**

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھین اور سرمہ لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا

باب جواز غسل المحرم رأسه وبدنه محرم کو بدن اور سر دہونا روا ہے

عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة رضي الله تعالى عنهم انهما اختلفا بالابواء فقال عبد الله بن عباس يغسل المحرم راسه وقال المسور لا يغسل المحرم راسه فارسلني ابن عباس الى ابي ايوب الانصاري اسأله عن ذلك فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب قال فسلمت عليه فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل راسه وهو محرم فوضع ابو ايوب يده على الثوب فطاطاه حتى بدا لي راسه ثم قال لانسان يصب فصب على راسه ثم حرك راسه بيديه فاقبل بهما وادبر ثم قال هكذا رايته صلى الله عليه وسلم يفعل **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونون مین تکرار ہوئی ابوا مین ابن عباس نے کہا محرم سر دہووے اور مسور نے کہا نہین تو عبد اللہ نے کہا مجھے بہیجا ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ اُن سے پوچہین تو مین نے اُنکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو لکڑیون کے بیچ مین نہا رہی تہی اور وہ ایک کپڑے کی آڑ مین تہی اور مین نے اُن سے سلام علیک کی اور انہون نے پوچہا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین عبد اللہ بن حنین ہون اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہاری طرف بہیجا ہے کہ مین پوچہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام مین کیونکر سر دہوتے تہے پس ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتہ سر پر رکہے اور سر جہکایا یہان تک کہ مجہے نظر آیا اور اُس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈالتا تہا کہ ڈالو پہر وہ اپنے سر کو ہلاتے تہے اور اپنے ہاتہ سے ملتے تہے آگے اور پیچہے پہر کہا مین نے ایسے ہی دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دہونا اُسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ مین مشہور و معروف تہا چوتہے رجوع کرنا سنت کیطرف حسب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی ولو کرہ المقلدون او المتعصبون پانچوین سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اوس سے جو پاخانہ پہرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو چہٹی جائز ہونا استعانت کا وضو و غسل وغیرہ مین ساتوین معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھین تو یہ پوچھین کہ کیا ہی اُس مین حکم خداوند تعالےٰ کا پایا ہے سنت رسول الثقلین کی پایا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ تشناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور جہڑکا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ہے اُن سے رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علما نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دہونا اور بدن دہونا واجب ہی جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و راحت اور تبرید اور استراحت کے لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہی شافعیہ کے نزدیک سر دہونا بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور مالک اور ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہی مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین **عن** زید بن اسلم بهذا الاسناد وقال فامر ابو ایوب بیدیه علی راسه جمیعا علی جمیع راسه فاقبل بهما وادبر فقال المسور لابن عباس لا اماریک ابدا **زید بن اسلم** نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ابو ایوب نے اپنے دونون ہاتہہ پہیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچہے اور مسور نے ابن عباس سے کہا کہ مین آج سے آپ سے تکرار نکرون گا

باب ما یفعل بالمحرم اذا مات

محرم مر جاوے تو کیا کرین

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما عن النبی صلی اللہ علیه وسلم خر رجل من بعیره فوقص فمات فقال اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثوبیه ولا تخمروا راسه فان اللہ عز وجل یبعثه یوم القیمة ملبیا **عبد اللہ بن عباس** سے روایت ہی کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈہانپو اس لیے کہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن اوٹہاویگا لبیک پکارتا ہوا **عن** ابن عباس قال بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعرفة اذ وقع من راحلته قال ایوب فاوقصته او قال فاقعصته وقال عمرو فوقصته فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثوبین ولا تحنطوه ولا تخمروا راسه قال ایوب فان اللہ یبعثه یوم القیمة

مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا غسل دو اُسکو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑوں میں اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اسکا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالے اُسکو اُٹھاویگا قیامت کے دن لبیک پکارنیوالا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَّزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا اُٹھایا جائیگا قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَلَا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اُسکی گردن توڑ ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ اُسکا مونہہ بھی نہ ڈھانپو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا **ترجمہ** وہی مضمون صرف اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کے دن سر میں تلبید کیے ہوے اوٹھیگا تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا

وقصه بعيره وهو محرم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يغسل بماء وسدر ولا يمس طيبا ولا يخمر راسه فانه يبعث يوم القيمة ملبدا اور وہی مضمون ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی **عن** ابن عباس رضی الله تعالى عنهما يحدث ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم فوقع من ناقته فاقعصته فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يغسل بماء وسدر وان يكفن في ثوبين ولا يمس طيبا خارج راسه قال شعبة ثم حدثني به بعد ذلك خارج راسه ووجهه فانه يبعث يوم القيمة ملبدا **ترجمہ** ابن عباس نے وہی مضمون بیان کیا اور اس میں یہ ہے کہ کفن دو اوسکے تئیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے کہا پھر مجھ سے میرے شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور موہنہ دونوں باہر نکلے رہیں باقی مضمون وہی ہے **عن** ابن عباس رضی الله تعالى عنهما وقصت رجلا راحلته وهو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يغسلوه بماء وسدر وان يكشفوا وجهه حسبته قال وراسه فانه يبعث يوم القيمة وهو يهل **ترجمہ** وہی ہے **عن** ابن عباس رضی الله تعالى عنه قال كان مع النبي صلى الله عليه وسلم رجل فوقصته ناقته فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم اغسلوه ولا تقربوه طيبا ولا تغطوا وجهه فانه يبعث يلبي وہی مضمون ہے۔ **فائدہ** ان سب روایتوں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جاوے اسکو سیا کپڑا نہ پہناویں اور نہ سر ڈہانپیں نہ خوشبو لگاویں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہیں اور انکے مذہب کی راد ہیں اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اس میں دونو برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے اور یہ روایتیں اونکی راد ہیں

باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه

محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہوں گا تو احرام کھول ڈالوں اسکا جواز **عن** عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة بنت الزبير فقال لها اردت الحج قالت والله

مَا اَجِدُنِی اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّی وَاشْتَرِطِی وَقُوْلِی اَللّٰهُمَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی وَکَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **تشریف** لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اللہ کی اور مین اکثر بیمار ہوجاتی ہون تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یون کہو کہ اے اللہ احرام کھولنا میرا وہین ہے جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح مین تہین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاکِیَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِّی وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی **حضرت** عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمین ضباعہ نے عرض کی کہ مین حج کا ارادہ کرتی ہون **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ **وہی** مضمون جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّی امْرَاَةٌ ثَقِیْلَةٌ وَاِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِی قَالَ اَهِلِّی بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ تَحْبِسُنِی قَالَ فَاَدْرَکَتْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے وہی مضمون روایت کیا آخر مین یہ ہے کہ انہون نے حج پالیا احرام کھولنے کی ضرورت نہین پڑی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انکو کہ اپنے احرام مین شرط کرلین اور انہون نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّی وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ تَحْبِسُنِی وَفِیْ رِوَایَةِ اِسْحَاقَ اَمَرَ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہین اسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کرلے کہ اگر مین بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور علی اور مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابوثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور حجت ان سب لوگون کی یہی حدیث ہے ضباعہ کی اور ابوحنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہین اور انہونے اس حدیث کو ایک قضیہ خاصہ مین محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اُن کے لیے خاص تھا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے باری مین کوئی اسناد حدیث صحیح نہین ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسی نے اس روایت کو مرفوع نہین کیا سوا زہری کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری مین اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث مین جنپر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہین اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوی تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَ اسْتِحْبَابِ غُسْلِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ **ترجمہ** حائضہ اور نفساء کے احرام کا بیان اور غسل مستحب ہونا اونکو **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے سفر مین سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ اُن سے کہین کہ نہاوین اور لبیک پکارین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفساء اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کے لیے اونہین غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور حائض اور نفساء جمیع افعال حج بجا لاوین سوا طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہین اور نہ مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین **ف** اور تلبیہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے

سر ہو یا جاوے جیسے خطمی وغیرہ اور تلبید بالون کا جمانا ہے کسی چیز سے کہ پریشان نہ ہون اور اپنی مصلے ہی پر لبیک پکاری بعد ظہر کے پھر اونٹنی پہ سوار ہوئے اور پھر لبیک پکاری پھر جب بیدا پر پہونچے لبیک پکاری ابن عباس نے کہا کہ اسکی قسم ہے آپنے واجب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی جب بھی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرے کی ساتھہ اہلال فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھہ کہ عمرہ اوسکا ایک جز ہی اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن تھے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تھے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تہا اور ابن حزم نے کہا کہ یہہ قبل ظہر کے تہا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تھے اور یہ بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تہا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کہڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے پڑہی اور سوار ہوئے اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پھر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے اب سنی اور حکم کیا اُن کو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتھہ اور آپ کی سواری حج مین شتر تہا پالان کے ساتھہ نہ محمل تہا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی نیچے بندہی تہی اور محرم کے محمل اور ہودج اور عماری پہ سوار ہونے مین اختلاف ہی اور اسکے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے مخیر کیا اپنی اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنے افراد و تمتع و قران مین پھر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب پہونچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجا لاکر احرام کہول دین جن لوگون کے پاس ہدی (قربانی) نہین ہے پھر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور ان کے قصہ سے تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض بھی احرام کے لیے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے حائض کا پھر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تھے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑہاتے گہٹاتے تھے اور حضرت منع نہین کرتے تھے اور پسند فرماتے تھے پھر جب روحا مین پہونچے وہان ایک گدہا کونچین کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسے چہوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہہ گدہا آپکے اختیار مین ہے

آپنے ابوبکر کو حکم کیا کہ اُسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکی واسطے نہ مارا
گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہین گذرا جیسی ابو قتادہ غیر محرم
تہے اور حال اونکا اوپر گذر چکا اور اس قصہ سی معلوم ہوا کہ ہبہ مین وہبت کہنا ضرور نہین بلکہ کوئی بہی لفظ ہو ہبہ صحیح
ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیون سمیت اندازسی جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک
ہو جاتا ہے جب اوسکو بہاگنے سے روکدے اور اوسیکی ملک ہو جاتا ہے جسنے روکا ہو زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکی
جو پا دے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ
قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد) **باب** بَیَانِ وُجُوہِ الاِحْرَامِ احرام کی قسمونکا بیان **عن**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ
حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَہْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ
ہَدْیٌ فَلْیُہِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْہُمَا جَمِیْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَ
اَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَشَکَوْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَہِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَۃَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ
فَلَمَّا قَضَیْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ
اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ہٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَہَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ بِالْبَیْتِ وَ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًی لِحَجِّہِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ
کَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حجۃ الوداع کے سال مین اور لبیک پکاری ہم
نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتہ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونون کا لبیک پکالے
اور بیچ مین احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سی فارغ ہوکر حلال ہووے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ پہر جب مین مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پہری اور اُسکی شکایت کی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کہول ڈالو اور کنگہی کرو اور حج کا احرام باندہ
لو اور عمرہ کو چہوڑ دو فرماتی ہین کہ پہر مینے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بہیجا مجہکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہ تنعیم کیطرف اور مینے وہان سی عمرہ کیا اور فرمایا

که یه تمهاری عمره کی جگهه ہی پهر طواف کیا اُن لوگون نے که اہلال کیا تہا عمره کا بیت الله کے گرد اور پهر صفا اور مروه کے بیچ احرام کهول ڈالا پهر طواف کیا دوباره اسکے بعد که لوٹ کر آوین منی سے حج کرکے اور جن لوگون نے که حج وعمره کو جمع کیا تہا (یعنے قارن تہے) انہون نے ایک ہی طواف کیا (عمره وحج دونون کیطرف سے) ۔

ف یه احادیث سب جواز تمتع وافراد وقران پر دال ہین اور اجماع ہو اہی اسپر که تینون قسمین حج کی روا ہین اور وه نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی الله عنهما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی **افراد** یه ہی که احرام باندہی صرف حج کا اور اُس سے فارغ ہوجائے اور **تمتع** یه ہی که احرام باندہی عمرے کا اشہر حج مین اور اُس سے فارغ ہوکر پهر اُسی سال حج کرے اور **قران** یه ہی که ان دونون کا احرام ایک ساتهه ہی باندہی اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پهر حج کا احرام باندہ لیا عمره کے طواف سے پہلے تو بہی قارن ہوگیا پهر اگر احرام حج کا باندہا اور پهر احرام عمرے کا باندہا تو اُس کے لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یه ہے که احرام عمره کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول ہے که صحیح ہے اور وه قارن ہوجاتا ہے بشرطیکه احرام عمره کا احرام حج کهولنے کے قبل باندہی اور ایک قول ہی که قبل وقوف عرفات کے باندہی اور ایک قول ہے که قبل فعل فرض کے باندہی اور ایک قول ہی که قبل طواف قدوم کے باندہی اور اختلاف کیا ہے علمار نے که ان تینون مین افضل کونسی ہے سو شافعی اور مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے که افضل افراد ہے پهر تمتع پهر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہار کا قول ہی که افضل تمتع ہے اور ابو حنیفه اور دوسرون کا قول ہی که افضل قران ہے اور یه دونون آخر کے دوسرا قول ہی شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پهر تمتع کی پهر قران کی اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے حج مین بہی اختلاف ہی علمار کا که آپ مفرد تہے یا متمتع یا قارن **مترجم** کہتا ہی که ابن قیم رحمته الله علیه نے یہی قول اختیار کیا ہے که آپ قارن تہے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اُسکو خوب دلائل قویه سے ثابت کیا ہی انتہی پهر فرمایا نووی نے اور ہر فرقے نے اپنے مذہب کے موافق حضرت کے حج کو ٹهیراتا ہے اور صحیح یه ہے که پہلے آپ مفرد تہے پهر احرام عمره کا بہی باندہ لیا پهر اُسکو اور ادخل کیا اوسکو حج پر اور قارن ہوگئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہے قول شافعی کو که افراد افضل ہے پهر اسکے بعد وجه اختلاف صحابه بیان کی ہے جو رسول الله صلی الله علیه وسلم کے حج مین واقع ہوا که خلاصه اُسکا یه ہے که اصل احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پهر

اور حکم تمتع کا دیا اس لیے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بھی اُسمین منضم کیا اس لیے قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تھی اور اس مین اختیار ہے اُسوقت کا کہ آپ نے حکم دیا اپنے یارون کو کہ عمرہ کر کے احرام کہولڈالین جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جن کے پاس ہدی تھی وہ قارن ہو اس معنی سے کہ اُنہون نے عمرہ کو حج مین ملا لیا اور وہ احرام نکہول سکے اس لیے کہ اُنکے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے اس لیے عمرہ کو حج مین داخل کر دیا کہ اُسمین دلجوئی اور تسکین تھی صحابہ کی اور طمینان کا موجب تہا اون کیواسطے اس لیے کہ اُن کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت برا تہا اور بسبب ساتھ ہونے ہدی کے آپ یارون کے ساتھ احرام نہین کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرمادیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہو چکے اور متفق ہو چکے ہین علما اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کے اس مین خلاف کیا ہے اور اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز مین نہین ملسکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور اسکو اصحاب الرای نے جائز کہا ہے (یعنے دین مین رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کیا ہے اس لیے کہ اُسوقت عمرہ کی ضرورت تھی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے کہا ہے کہ آپ متمتع تھے مطلب اُنکا یہ ہے کہ آپ نے اشہر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی اور اس صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حج کا احرام باندہا تہا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اُس کے حضرت نے اُنکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور یارون کو حکم فرمایا جنہون کے ساتھ ہدی نہ تھی اسیلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواۃ نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہو گئین تو حضرت نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندہ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہو جاتی ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اُس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اُسکے افعال مین دیر کر دو یہانتک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے حیض کی حالت مین بھی ہو سکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل

ہے اور دو سعی کے اندر ہوتا ہے پہر وہ حائضہ ہوئی کیونکہ ہو سکتا ہے چنانچہ ہویدا ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ انہون نے احرام باندہا عمرہ کا اور جب آئین مکہ مین تو قبل طواف کی حائضہ ہو گئین اور حج کا احرام باندہ لیا اور مناسک حج ادا کئے اور آپ نے مناسی لوٹنے کے دن اُن سے فرمایا کہ تم جو اب طواف و سعی کرو گے اوس مین حج و عمرہ دونون کے طواف و سعی ادا ہو جاویگی غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہین ہوا اور دوسری روایت مین جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب انکو عبد الرحمن کے ساتہہ بہیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہارے عمرے کی جگہہ ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ انکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات مومنین وغیرہن کا ہوا جیسے اون اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتہہ ہدی نہ لائے تہے اور انہون نے حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیا تہا اور پہر احرام کہولڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ مین باندہا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہون نے بہی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بہی الگ ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک عمرہ لیا ہوا اور یہ اُسی عمرہ کی جگہہ ہے جو تم نے کیا تہا اور یہ جو کہا کہ جن لوگون نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونون کی طرف سے اور عمرہ اُسکا حج مین مندرج ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہین اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہین دو سکو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے (کلہ من النووی بالاختصار) **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِيْ وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِيْ أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال
کیا جب مکہ آئے تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہین لایا وہ احرام کھولڈالے اور جس
نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نکھولے جب تک قربانی نحر نہ کرے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا
کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور مین عرفہ کے دن تک حائض رہی اور مینے عمرہ کا اہلال کیا تہا
پھر مجھے آپنے فرمایا چوٹی کھولڈالو کنگھی کرو اور حجکا اہلال کرو عمرہ چھوڑدو مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی
تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ مین تنعیم سے عمرہ لاؤن وہ عمرہ جسکو مینے پورا انہین کیا تہا اور حج کا احرام
باندہ لیا تہا اوسکا احرام کھولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ
بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ
بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهٖ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِيْ قَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ
وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ
فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع مین اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہین لائی اور آپنے فرمایا جسکے ساتھ
ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونون کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جب تک دونون سے فارغ نہ ہون اور مین حائضہ ہو
گئی پھر جب شب عرفہ ہوئی مینے عرض کی یا رسول اللہ مینے عمرہ کا اہلال کیا تہا تو اب حج کیونکر کرون فرمایا سر
کھول ڈالو کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حجکا اہلال کرو پھر جب مین حج کرچکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ
مجھے پیچھے بٹھالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ لوالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجاآوری افعال سے مین باز رہی
تہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ
بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ
اَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ مَّعَهٗ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپکے ساتھ اور آپنے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ

دونون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپکے ساتھ اور لوگون نے بہی اور بعضون نے حج وعمرے دونون کا اور بعضون نے فقط عمرے کا اور مین انہی مین تہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نکلے ہم حجۃ الوداع مین ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر مین ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور مین انہی مین تہی جنہون نے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا مین حائضہ ہوگئی اور ابہی آپنے عمرے سی احرام نہین کہولا تہا پہر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چہوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پہر مین نے ایسا ہی کیا پہر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالے نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بہیجا اور وہ مجہے تنعیم لے گئے اور مین نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالی نے ہمارے حج اور عمرہ دونون پورے کیے اور نہ اسمین قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان روایتون سی معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینون قسم مناسک کے روا ہین افراد وتمتع وقران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب مین آپنے شب کاٹی اور منے سی کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ نہ اسمین قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن اور متمتع دونون پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب

مخظورات کے لیے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھاڑنا یا ناخون لینا وغیرہ ہے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نووی نے اسی پر تصریح کی ہے

عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِہِلَالِ ذِی الْحِجَّۃِ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّہِلَّ بِعُمْرَۃٍ فَلْیُہِلَّ بِعُمْرَۃٍ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدَۃَ

وہی مضمون دوسری سند سے **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوَافِیْنَ لِہِلَالِ ذِی الْحِجَّۃِ مِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَّمِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ وَّمِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِحَجَّۃٍ فَکُنْتُ فِیْمَنْ اَہَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمَا وَقَالَ فِیْہِ قَالَ عُرْوَۃُ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّہٗ قَضَی اللّٰہُ حَجَّہَا وَعُمْرَتَہَا قَالَ ہِشَامٌ وَّلَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِکَ ہَدْیٌ وَّلَا صِیَامٌ وَّلَا صَدَقَۃٌ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَّمِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ وَّمِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِالْحَجِّ وَاَہَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَہَلَّ بِعُمْرَۃٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَہَلَّ بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَلَمْ یَحِلُّوْا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ **وہی مضمون** ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا یعنے دسویں تاریخ ذی الحجہ کی

عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْہَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ اَنَفِسْتِ یَعْنِی الْحَیْضَۃَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ ہٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ قَالَتْ وَضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِہٖ بِالْبَقَرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپکے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا اسلیے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تھے جاہلیت کے دنوں میں کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا جب سرف میں آئی میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی حضرت نے آکر پوچھا کیا تمکو حیض ہوا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے سو اب تم

حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ نے اپنی بیبیون کیطرف سے قربانی مین گائی کی

ف اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفساء کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتون پر آتا ہے بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال بخاری کا صحیح ہے اور یہ معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف حائضہ سے صحیح نہین اور یہ بالاتفاق مسلّم ہے مگر اُسکی علت مین اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے طہارت کا طواف مین سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے کہا شرط نہین ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اوسکے نزدیک عدم طہارت کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہون نے اُسے شرط نہین کیا اُنہون نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیے روکی گئی کہ اُسے مسجد مین ٹہیرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپنے قربانی کی بیبیون کیطرف سے اس مین احتمال ہے کہ آپ نے اُن سے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُس کے پوچھے صحیح نہین ہوتی اور امام مالک نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت مین آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعة راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت مین داخل ہے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور اسپر اجماع ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہین روک سکتا اور شافعی کے دو قول ہین ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اُسکا علی الفور زوجہ پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہین اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے لہٰذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جاوے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَالَكِ

لعلك نفست قلت نعم قال هذا شيء كتبه الله عز وجل على بنات آدم عليه الصلوة والسلام افعلي ما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تطهري قالت فلما قدمت مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اجعلوها عمرة فاحل الناس الا من كان معه الهدي قالت فكان الهدي مع النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وذوي اليسار ثم اهلوا حين راحوا قالت فلما كان يوم النحر طهرت فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فافضت قالت فاتينا بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا اهدى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه البقر فلما كانت ليلة الحصبة قلت يا رسول الله يرجع الناس بحجة وعمرة وارجع بحجة قالت فامر عبد الرحمن بن ابي بكر فاردفني على جمله قالت فاني لاذكر وانا جارية حديثة السن انعس فيصيب وجهي مؤخرة الرحل حتى جئنا الى التنعيم فاهللت منها بعمرة جزاء بعمرة الناس التي اعتمروا

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین مبراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکھی ہے تو اب تم وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پھر جب ہم مکہ مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کھول ڈالا (یعنے عمرہ کر کے) مگر جن کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابو بکر و عمر اور مالدارون کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انھون نے (یعنے جنھون نے کھول ڈالا تھا) جب چلے یعنی حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ جب دن ہوا النحر کا تو مین پاک ہوئی اور مجھے آپنے حکم فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گاے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گاے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کر کے تب آپنے حکم فرمایا عبد الرحمن کو انھون نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرماتی ہین کہ مجھے خوب یاد ہے اور مین اندنون

کمسن لڑکی تہی اور اونگہہ جاتی تہی اور میرے موکہنہ مین کجاوے کے پیچہے کی لکڑی لگ لگ جاتی تہی یہانتک کہ ہم تنعیم پہونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندہا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے کیا تہا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے جسکی بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندہے عمرے کا اور حائضہ ہو جاوے اور طواف نکر سکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملا دے اور قارن ہو جاوے سو فقہاے کوفہ نے جیسے امام اعظم اور انکے اصحاب ہین انہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملاوے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد اور ان کے اتباع ہین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چہوڑ دو اور چوٹی کہولڈالو اور اخیر مین فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع تہین اور دلالت کرتی ہے کہ انہون نے عمرہ چہوڑ دیا اور احرام حج کا باندہ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پہ باقی رہتین تو کنگہی کرنا انکو روا نہ ہوتا اور اسیلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے پہر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب الفاظ و وعبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ قارن تہین اور انہون نے عمرے کو نہین چہوڑا تہا چنانچہ مسلم کی روایتون مین اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور انہون نے عرض کی کہ میرے دل مین خلجان ہے کہ مینے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اوسپر آپنے عبد الرحمن سے فرمایا کہ انکو تنعیم لے جاؤ اور طاؤس کی روایت مین بہی یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ حج اور عمرے دونون کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن تہین اور حج و عمرہ دونون کو انہون نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے بہی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہین کہ انہون نے عمرہ ترک نہین کیا اور احرام اوسکا باقی ہے مگر اوس کی افعال بجالانے مین دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو اس مین البتہ اشکال ہے اور اسکی حل مین فقہا کے چار مسلک ہین **مسلک اول** یہ ہی کہ یہ قول دلیل ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اسکی کہ محرم کو اپنی کنگہی کرنا روا ہے اور کنگہی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہہ قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ نے بیان کیا ہے اور تمام راویون کے خلاف کہا ہے اور طاوس وقاسم واسود وغیرہم نے یہہ روایت بیان کی ہے مگر کسی نے یہ لفظ نہین کہا کہ آپنے سر کہولنے اور کنگہی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے کہ حماد نے زید سے اور اس نے ہشام سے اور اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجہسے کئی شخصون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چہوڑ دو اور سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو غرض اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کہولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہین سنی **مسلک رابع** یہ ہے کہ عمرہ چہوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہہ مراد نہین ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو اور اوسکی دو دلیلین بڑی پکی ہین **اول** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہین ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ کا کافی ہے کُوْنِیْ فِیْ عُمْرَتِکِ یعنی اپنی عمرے مین رہو اور یہ جو آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہہ ہی اس سے مراد یہ ہی کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالاوین اور آنحضرت نے انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ وحج دونون کو کافی ہوگیا اور عمرہ حج مین داخل ہو گیا تو انہون نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگون کا جو ہدی نہ لائے تہے کہ ان کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تہا ایسا ہی میرا بہی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتہہ ہو جاوے پہر جب تنعیم سے عمرہ لائین تو آپنے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تہا اور اس مین بہی اختلاف ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کسکا باندہا تہا اور اس مین دو قول ہین **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تہا اور یہی صواب ہی اسلیے کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ حضرت نے صحابہ کو تینون نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو مین بہی عمرہ ہی کا احرام

باندھتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندھو یہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اُنہون نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور مفردہ تھین چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرہ ان سب لوگون نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر مین کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اکھاڑنا منع ہے مگر کنگھی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگھی ہی مین نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور مالدارون کے ساتھ تھی پھر ان لوگون نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہو کہ مین کم سن لڑکی تھی اونگھتی تھی اور میرے مونھ مین کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تھی **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہین **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل مین افراد کیا ہو یعنے حج و عمرہ دونون کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجا لائے ہون **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہین کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہین اور یہان اور ابن عمر کے قول مین وہی معنے مراد ہین کہ افعال دونون کے ایک ہی بار بجا لائے اور اس مین سب روایتون مین توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج و عمرہ دونون کو کافی ہے اور اس صورت مین

اون روایتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قران وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) **عن**
عائشة رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلین بالحج فی
اشہر الحج وفی حرم الحج ولیالی الحج حتی نزلنا بسرف فخرج الی اصحابہ فقال من لم یکن معہ
منکم ہدی فاحب ان یجعلہا عمرة فلیفعل ومن کان معہ ہدی فلا فمنہم الاخذ
بہا والتارک لہا ممن لم یکن معہ ہدی فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان معہ
الہدی ومعہ رجال من اصحابہ لہم قوة فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابکی قال ما یبکیک قلت سمعت کلامک مع اصحابک فسمعت بالعمرة قال و
ما لک قلت لا اصلی قال فلا یضرک فکونی فی حجک فعسی اللہ ان یرزقکیہا وانما انت
من بنات آدم کتب اللہ علیک ما کتب علیہن قالت فخرجت فی حجتی حتی نزلنا منی
فتطہرت ثم طفنا بالبیت نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب فدعا عبد الرحمن
ابن ابی بکر فقال اخرج باختک من الحرم فلتہل بعمرة ثم لتطف بالبیت فانی انتظر کما
ہہنا قالت فخرجنا فاہللت ثم طفت بالبیت وبالصفا والمروة فجئنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی منزلہ من جوف اللیل فقال ہل فرغت قلت نعم فاذن
فی اصحابہ بالرحیل فخرج فمر بالبیت فطاف بہ قبل صلوة الصبح ثم خرج الی المدینة

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتی ہوئی) اور حج کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالی کا الحج اشہر معلومات اور امام شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک صحابہ وتابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس راتین ہین ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے بھی یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اترے اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرلے اور جس کے ساتھ ہدی

ہو وہ نہ کرے سو بعضی لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتہ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہی اور نیت حج ہی کی کی رہی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتہ بہی جنکو طاقت تہی ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سے فرمایا مین نے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا اور مین اُسکی بجا آوری سے بسبب حیض کے مجبور ہون (آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی (یہان سے معلوم ہُوا کہ حیض کو بے نمازی آ گئی بولنا مستحب ہے کہ اس مین حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہے تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بہی عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہُوا کہ تخصیص حیض کی اور ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین حج مین نکلی اور ہم منا مین اوترے اور مین پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین آ رہے اور آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُسنے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو بہی کافی ہے اور اُسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندکر بہی حل مین نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف وسعی کرے اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوسنے میقات کو ترک کیا اور علما نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تا کہ نسک اُسکا حل و حرم دونون مین ہو جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علما نے کہ واجب ہے نکلنا حل کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے

برابر ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپنے کہ مین تم دونون کا منتظر ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہم دونون نکلے اور مینے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اوسی منزل مین تہے رات مین پہر آپنے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئین مینے عرض کی کہ ہان آپنے اپنے اصحاب مین کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے پہلے پہر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جسکے ساتہہ ہدی نہ ہو الخ زاد المعاد مین ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ مین پہر جب مکہ کے قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندہے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اسکو فسخ کر دین عمرہ کے ساتہہ پہر مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے انکو بہی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاوے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بہی ایسا عمرہ نہین ہے کہ آپنے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندہا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپکے تمام عمرے وہی تہے جو مکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اونپر قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو ساکنان مکہ ہین اور انکو حکم دینا کہ حل مین جاکر احرام باندہین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر ہرگز ان سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس مدت مین کبہی مکہ سے حل مین جاکر عمرہ کا احرام باندہا اور آپنے جو عمرہ کیا ہے اور اسکو مشروع ٹہیرایا ہے وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندہے اور یہ آپکے زمانہ مین کسینے بہی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے ساتہہ تہے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تہی کہ وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حائضہ ہو گئین اور آپ نے حکم کیا عمرہ پر حج کو ملا لو اور وہ قارنہ ہو گئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا تو انہی یہ ملال ہوا کہ اور بیبیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے ادا کر کے جاتی ہین اس لیے کہ وہ متمتعات تہین اور انکو حیض بہی نہین آیا اور انہون نے قران بہی نہین کیا اور مین ایسے عمرے کے ساتہہ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے انکو ملال ہوا تو آپنے انکے بہائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ کہ ان کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سی عمرہ کیا اوس حج مین نہ اور کسی صحابی نے جو آپکے ساتھ تھے انتہی غرض اس کلام سی یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا واجب جانتے ہین اور احرام اُسکا مکہ کے اندر درست نہین جانتے یہ خلاف ہی اور قصہ حضرت عائشہ سی استدلال اُنکا باطل ہی اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہیں سے جہان رہتا ہے لبیک پکارے یہانتک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت مین مسلم کے اوپر گذر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین وذلک المقصود اور منسک الختام مین ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور احرام حج کے لیے باندہا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سی معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بہی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ مین نہین جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میقات عمرہ کی بہی مکہ ٹہیرایا ہے اسی حدیث کی روسے (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابہی لکہہ چکے ہین) اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے چاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے اور اسکے درمیان مین بطن محسّر کو کرلیوے اور یہ بہی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہو سکتے اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے پہر کہا اس حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں اوس شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بہی حدیث مسلم مذکور کے مقابل اور برابر نہین ہو سکتی اور طاوس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے اُنہون نے کہا بیت اللہ اور اُسکا طواف چہوڑ کر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین دو سو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت بے معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل مین طواف کی ہے عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنے ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہے بالفاظ المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے عمرہ کو مکہ مین طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ مین رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندہے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کو اوسپر بے دلیل ہے انتہے ما قال فی المسلک المختار غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اُسکے وجوب پر کوئی دلیل نہین کہ وہ حل مین نکلے اور قصیہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہین ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہؤلاء **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَہَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہے کہ بعض لوگون نے ہم مین سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضون نے قران کیا تہا اور بعضون نے تمتع **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حَاجَّۃً **ترجمہ** قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئین تہین **ف** یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہو گیا کہ وہ حج کو آئین تہین اس لیے کہ اگر حیض نہ بہی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتین جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہین کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **عن** عَمْرَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَۃِ لَا نُرٰی اِلَّا اَنَّہُ الْحَجُّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَکَّۃَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَہٗ ہَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اَنْ یَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَدُخِلَ عَلَیْنَا یَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا ہٰذَا فَقِیْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِہٖ قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُ ہٰذَا الْحَدِیْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْکَ وَاللّٰہِ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْہِہٖ **ترجمہ** عمرہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرماتی تہین ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب پانچ تاریخین ذیقعدہ کی باقی رہ گئین اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تہے یہانتک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتہہ ہدی نہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنی حج کو عمرہ کردے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنی دسوین تاریخ

گائے کا گوشت آیا مینے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے ذبح کیا ہے پھر مینے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) انہونے کہا تم سے خوب برابر جیسے تھی ویسی ہی روایت کی **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد مثلہ **یحیی** نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عن** ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قلت یا رسول اللہ یصدر الناس بنسکین واصدر بنسک واحد قال انتظری فاذا طہرت فاخرجی الی التنعیم فاھلی منہ ثم القینا عند کذا وکذا قال اظنہ قال غدا ولکنہ علی قدر نصبک او قال نفقتک **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہونے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ مکہ سے لوٹتے ہین دو عبادتون کے ساتھہ (یعنے حج اور عمرہ جداگانہ کے ساتھہ) اور مین لوٹتی ہون ایک کے ساتھہ آپنے فرمایا تم ٹھیرو جب تم پاک ہوگی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہمسے فلان فلان مقام مین ملنا گمان کرتا ہون مین کہ آپنے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہان سے لوٹتے وقت فلان مقام پر ہمسے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کی ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑہتے رہتے ہین مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع مین منع نہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے **عن** ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت یا رسول اللہ یصدر الناس بنسکین فذکر الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا انہ الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن ساق الھدی ان یحل قالت فحل من لم یکن ساق الھدی ونساءہ لم یسقن فاحللن قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فحضت فلم اطف بالبیت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ قالت قلت یا رسول اللہ یرجع الناس بعمرۃ وحجۃ وارجع انا بحجۃ قال اوما کنت طفت لیالی قدمنا مکۃ قالت قلت لا قال فاذھبی مع اخیک الی التنعیم فاھلی بعمرۃ ثم موعدک مکان کذا وکذا قالت صفیۃ ما ارانی الا حابستکم قال عقری حلقی اوما کنت طفت یوم النحر قالت بلی قال لا باس انفری قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فلقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مصعد من مکۃ وانا منھبطۃ علیھا او انا مصعدۃ وھو منھبط

مِنْهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ہم اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تہا پہر جب ہم لوگ مکہ مین آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے غرض اُن لوگون نے کھولڈالا اور آپ کی بیبیان ہدی نہین لائین تہین سو اُنہون نے بہی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مجھے حیض ہوا اور مین نے طواف نہین کیا پہر جب شب حصبہ ہوئی تو مین نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج و عمرہ کر کے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کر کے آپنے فرمایا کیا جن راتون ہم مکہ مین آئے تہے تم نے طواف نہین کیا تہا مین نے عرض کی کہ نہین فرمایا اچھا تم اپنے بہائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندہو اور پہر ہمارے تمہارے ملنے کی فلان جگہہ ہے اتنے مین صفیہ نے کہا کہ مین خیال کرتی ہون کہ شاید مین تم سب کو روکون (یعنے مجھے بہی حیض عارض ہوا اور طواف وداع کی انتظار مین میرے لیے سب کو ٹہیرنا پڑے) حضرت نے فرمایا نگوری سرمنڈی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہین کیا (یعنے طواف افاضہ) اُنہون نے عرض کی کیون نہین (اور یہ فرمانا آپ کا بطور روزمرّہ عرب کے اور بول چال کے تہا جیسے زبان مین مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس ارادہ سے کہ معنی اصلی اُسکے مراد ہون جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کی تہا اور بی بی صفیہ نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پہر آپنے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہی آپنے فرمایا اب کچھ مضائقہ نہین کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین پہر ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑہتے ہوئے مکہ سے اور مین اترتی تہی اور پہر یا مین چڑہتی تہی اور آپ اترتے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہین اور نہ اُسکو انتظار طہر کا اُس کے لیے ضرور ہی اور نہ اوسپر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علماء کا فہ مگر جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا اور وہ قول شاذ و مردود ہی انتہے زاد المعاد مین ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ تعالی عنہا تنعیم سے لائین ہین اس مین فقہاء کے چار مسلک ہین **اول** یہ کہ یہ عمرہ صرف اُن کے دلخوشی کرنے کے لیے تہا اور نہین تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونون کو کافی ہوگئی تہی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئین تو آپنے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دین اور حج مفرد بجا لائین پہر حج کی

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اُن کے اتباع کا اور اس قول کے موافق یہ عمرہ اُنپر واجب تہا اور قول اول کی رو سے جائز اور جو متمتعہ حائضہ ہو جاوے اوس کا اونہی دونون قول کے موافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر لا کر قارنہ ہو جاوے یا عمرہ کو چہوڑ کر مفردہ ہو جاوے اور پہر اوسکی قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہو گئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتون مین سے **چوتہے** یہ کہ مفردہ تہین اور طواف قدوم سے بسبب حیض کے باز رہین اور افراد ہی بجالائین یہانتک کہ پاک ہوئین اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سے اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کے تفصیل کی ہے اسکی ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہر حال اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بڑے بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالی ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلی علیین مین **اول** یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے** یہ کہ طواف قدوم ساقط ہو جاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتہی** یہ کہ حائضہ سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چہٹی** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال مین بلکہ ایک ماہ مین بجالانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹہوین** یہ کہ مکے سے عمرے کے لیے یہہ روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوس کے ہاتہہ مین اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی مکہ سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپ کے ساتہ تہے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جا نکلے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تہا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تہا اُن لوگون کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تقریر کر دی ہے یا زیادت محض تہی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکی قول کے موافق جو اونکو قارن نہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونون کافی ہو چکی تھی رصرح بذلک کلہا ابن القیم فی زاد المعاد) **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نلبی لا نذکر حجا ولا عمرۃ وساق الحدیث بمعنی حدیث منصور **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوے نہ ارادہ خاص حجکا رکھتے تھے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور کی جو اوپر گذری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد مین کہ مطلق احرام باندھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اون کے دو قولون مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول ثانی کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جابجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر تعین نسک کے اون کے اعذار مین سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکھ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری مین بھی مروی ہوئی ہے اور طاوس نے بھی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تھے نہ عمرہ کا اور حکم الہی کے منتظر تھے کہ حکم الہی صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور جابر نے بھی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کی ساتھ پھر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بھی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک کی تعیین نہین ہے پھر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاوس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض نہین ہو سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کی جو ثبوت تعیین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاوس کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بھی ہو تو جب حکم الہی کے آپ منتظر تھے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور اوسنے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الہی آپ کو قبل احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندھ چکے اور طاوس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الہی آپ پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہے اوس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق مین

اور تہا یعنے قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پر ہوا وہ یہ فسخ حج کا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا
کہ حج کو عمرہ بجالا کر فسخ کر دین جنکے ساتھہ ہدی نہ ہو اور یہہین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام
کو جسکو مینے آخر مین جانا تو ہدی ساتھہ نہ لانا (یعنے آرزو کی احرام کے کہولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور
تہے اور یہ آرزو اس لیے تہی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اُن کی موافقت تہی) اور یہان
آپنے فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تجہے حکم دیتا
ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکہتے تہے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر
محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تہی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات
صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچہہ لوگون نے ہم مین سے حج کا کچہہ لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور آپنے بہی خود احرام
عمرہ کا باندہا تہا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تہے نہ حج کا خیال تہا نہ عمرہ کا یہ بہی احرام
سے پہلے تہا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تہا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے اُنکی روایتین کیونکر رد کی جاوینگی
اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بہی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ اُنکو صحابہ کا
لبیک جو میقات پر ہوا یاد نرہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین دیگر اس کہنے کی ضرورت
نہین اسلیے کہ ہماری مان نے خود تصریح کر دی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندہے تہے اور بعض
حج کا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کے مروی ہین نہ
عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ
مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ
الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيْ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اُحِلُّ كَمَا حَلُّوْا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتہی یا پانچوین کو آئے اور میرے پاس
تشریف لائے غصہ مین بہرے ہوے مین نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتی ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کرتے ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب نہین) اور یہان تک مین خرید لیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کھولا ہے ویسا ہی مین بھی کھول ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ کے حکم مین تردد کرنا شیوہ ایمان نہین اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بھی اتنی کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور اُسیپر عمل کرنا اولے اور انسب ہے اور یہی مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتین ہین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم مین جبکا دامن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم مین ذرا بھی تردد کرے اوسکے لیے بددعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے روسیاہ کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا یہان سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بدمآل کھل گیا (نووی) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ مین داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کھولنا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیتہ مین مطابقت ہوگئی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُوْنَ وہی مضمون ہے مگر اس مین حکم راوی کا شک مذکور نہین تامل کو ذکر مین **ف** غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور نو یا دس دن

پہونچے اور نکلنا آپ کا ہم اوپر ذکر کر گئے ہین فلا لغودہ اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین اتوار کی شب کو اوترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن ہین اعلای مکہ سی ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اور اوپر کا حجون مین پہلے جانے کُحطی ہے پہر حیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرون مین مکہ کی نیچے کی جانب سی داخل ہوتے تہے اور حج مین اوپر کیجانب سی داخل ہوئی اور نکلے نیچے کے جانب سی پہر مسجد مین چاشت کیوقت داخل ہوئی اور طبرانی نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تہے اللہم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما ومہابۃ پہر جب مسجد مین آئی تحیۃ المسجد نہین پڑہی اسواسطی کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود کے روبرو آئے اسکی استلام کیا (استلام ہاتہ سے یا لکڑی سے چہونا یا بوسہ دینا یا ہاتہ سی چہوکر ہاتہ کو یا لکڑی سے چہوکر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف گئی اور طواف شروع کیا اور ہاتہ نہین اُٹہائے اور نہ زبان سی طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسی نماز کے لیے کہتے ہین جیسی عوام الناس سنت کو نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات ومنکرات سے ہین (زاد المعاد) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا اہلت بعمرۃ فقدمت مکۃ ولم تطف بالبیت حتی حاضت فنسکت المناسک کلہا وقد اہلت بالحج فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النفر یسعک طوافک لحجک وعمرتک فابت فبعث بہا مع عبد الرحمن الی التنعیم فاعتمرت بعد الحج **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہو گئین پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سی کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا اونہون نے اسبات سی اپنی خوشی ظاہر نکی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہ بہیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت مین تصریح ہو گئی کہ اونہون نے عمرہ چہوڑا انہین صرف اُسکے اعمال مین بسبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونون کے لیے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف اُنکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونو کو کافی تہا **عن** عائشۃ انہا حاضت بسرف فتطہرت بعرفۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزی عنک طوافک

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف مین اور طہارت کی اونہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کر لیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد ہے)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهٗ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسُرُهٗ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهٗ وَهَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر تو آپ نے حکمدیا عبدالرحمن کو کہ انکو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور مین اپنے اوڑھنی سے اپنی گردن کھولدیتی تھی اور عبدالرحمن (اس خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تھے اس سبب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے ہین اور مین اُن سے کہتی تھی کہ یہان تم کسیکو دیکھتے بھی ہو (یعنے یہان کوئی نہین ہے اس لیے مین نے اپنا سر کھولدیا ہے) پھر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر ہم لوٹکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ مین تھے

ف ان روایتون مین ایک طرح کا اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹکر آنا ایک روایت مین تو یون مذکور ہوا کہ جب وہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑھتے تھے اور یہ اترتی تہین دوسرے وہ اُترتی تھے اور یہ چڑھتی تہین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تھے محصب مین اور آپ نے اوسکے بعد کوچکا حکمدیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ آئین تو انکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق اس مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتون مین ایک شب انکو عمرہ کیطرف رخصت کیا اور فرمادیا کہ ہم تمہین ملینگے محصب مین اور بعد انکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف افاضہ سے فارغ ہوجائین اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملین کہ آپ فارغ ہوکر محصب مین

ہوچکی تہی تہین اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پہر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تہا اور آپ فارغ ہو چکے تہے طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین بہی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم بہیجنا تہا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونون کو کافی تہا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یُّرْدِفَ عَائِشَةَ فَیُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انکو کہ اپنی پیچہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بٹہا کر لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین **عن** جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْنَا مُهِلِّیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ وَّاَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِسَرِفَ عَرَکَتْ عَائِشَةُ حَتّٰی اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْکَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ کُلُّهٗ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَیَّبْنَا بِالطِّیْبِ وَلَبِسْنَا ثِیَابَنَا وَلَیْسَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ لَیَالٍ ثُمَّ اَهْلَلْنَا یَوْمَ التَّرْوِیَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْکِیْ فَقَالَ مَا شَانُکِ قَالَتْ شَانِیْ اَنِّیْ قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ اَحْلِلْ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَالنَّاسُ یَذْهَبُوْنَ اِلَی الْحَجِّ الْاٰنَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ اَهِلِّیْ بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰی اِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْکَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّکِ وَعُمْرَتِکِ جَمِیْعًا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ اَنِّیْ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ وَذٰلِکَ لَیْلَةَ الْحَصْبَةِ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تہے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا عمرہ کے احرام کے ساتھ یہانتک کہ جب سرف مین پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہوگئین پہر جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ساتہہ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کہولڈالے ہمنے کہا کیا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا راوی نے کہ پہر ہم ٹہ گئے عورتون کے پاس (یعنے وشہرے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ مین چار شب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس اور انکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہو گئی اور لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پر لکہہ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور اُنہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن اُن کو تنعیم مین لے جا کر عمرہ کرا لاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے **ف** ان سب روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ طہر کہان ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہو گئین اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونہچا اور وہ حائضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کے لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونون روایتون مین تطبیق ہو گئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تہا اور عرفات کے وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے قولہ پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج و عمرہ دونون کا اس سے تین مسئلہ نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جنکا تمسک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ باک نہین رکھتے انہون نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہو سکتی اسیلیے آپ نے ام المومنین کو جیسا طواف سے بسبب حیض کے روکا ویسا ہی سعے سے بھی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا دن تہا سرف مین اور انتہا بھی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین اسلیے کہ عرفہ کا دن حجۃ الوداع مین جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کی یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَہِیَ تَبْکِیْ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا قَبْلَ ہٰذَا مِنْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ جابر سے مثل حدیث لیث کی مروی ہوا (یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین اتنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فِیْ حَجَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَہْلًا اِذَا ہَوِیَتِ الشَّیْءَ تَابَعَہَا عَلَیْہِ فَاَرْسَلَہَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَہَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ مِّنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ فَکَانَتْ عَائِشَۃُ اِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ کَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جابر نے روایت کی کہ جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث ذکر کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون سے جناب صدیقہ کچھ فرمائش کرتی تہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطرداری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کر دیتے تہے جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو اُنکی کفش برداری مین قبول فرماوے آمین یا رب العالمین) غرض بھیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ

اور وہ تنعیم سے عمرہ لائین مطر جو راوی ہین انہون نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کے ساتھ حج مین کیا تھا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مهلين بالحج معنا النساء والولدان فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت وبالصفا والمروة فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدى فليحلل قال قلنا اى الحل قال الحل كله قال فاتينا النساء ولبسنا الثياب ومسسنا الطيب فلما كان يوم التروية اهللنا بالحج وكفانا الطواف الاول بين الصفا والمروة فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نشترك فى الابل والبقر كل سبعة منا فى بدنة **ترجمہ** جابر نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھ عورتین اور بچے بہی تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا جسکی ساتھ ہدی نہو وہ احرام کھولڈالے اور حلال ہوجاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا اونہون نے کہا پورا پہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ ان کے بعد ہین سب قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اوسکو حج پہر فرض ہوتا ہے — بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اوروں پر فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح جمہور علما کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃ خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور کہا ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اوسے مشق ہو اور احکام سیکھے اور اوسکی محظورات سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنے بچے کے نزدیک بہی صریح نادانی ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہین کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکہنے مین بہی اوسکو ثواب ہی یا نہین اگر ثواب ہی تو ابو حنیفہ کا
وہ قول باطل ہو گیا جو اوپر کہا تہا کہ اوس مین ثواب نہین اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہین ہے تو فعل
عبث اور لغو ہی حالانکہ لغو و عبث سی شارع نے منع کیا اور مومنون کی شان لغو سی بچنا ہے وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنے مومن وہ ہین کہ لغو سے کنارہ کرتے ہین پہر کیون لائے صحابہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بچون کو اور کیون کیا وہ فعل جو شریعت مین لغو تہا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر
مسائل ابو حنیفہ سی کم مائگی اون کی علم حدیث مین ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے
ممکن نہین اور اسیطرح قائل ہوئے ہین ابو حنیفہ کہ بچے کی نماز بہی صحیح نہین اور اوسکو حکم نماز کا صرف
تعلیم کے لیے ہے اور اس مین بہی ہماری وہی تقریر ہے جو حج مین ہوئی اور یہی حال ہے اون کی نزدیک
تمام عبادتون کا اور نووی نے لکھا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس مین جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس
نے روایت کی کہ ایک عورت نی ایک بچہ کو اٹہایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسکا حج ہے آپنے فرمایا
ہان پہر مخالف حدیث کی جو مذہب یا قول یا فعل ہو وہ مردود و مطرود و دور از مقصود و سرا سر نابہبود
و خلاف مرضی معبود ہے اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہمکو سعی کرنا صفا اور مروہ کا اس سی معلوم ہوا
کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اسکو سعی کرنا ضرور نہین بخلاف متمتع کے کہ اوسکو طواف
افاضہ کے بعد پہر دوبارہ سعی ضرور ہے اور یہہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک
ہو گئے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیون کو کافی ہے اور گویا ایک گائے
اور ایک اونٹ سات بکریون کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی مین اور ہدی مین روا
ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور ان کے موافقین محدثین کا کہ اون کے نزدیک اونٹ مین شریک
ہو سکتے ہین خواہ وہ الگ الگ رہتے ہون خواہ ایک گہر مین ہون اور خواہ وہ سب مفترض ہون خواہ
متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سی کرتے ہون خواہ بعض ان مین سے گوشت کہانے کی نیت
کرتے ہون اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور امام مالک نے
کہا اگر وہ ذبح و نحر بطور فرض کے ہو سب پر تو شراکت روا ہے اور بطور تنفل کے ہو تو روا نہین اور
ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اگر قربت الٰہی کی نیت ہو تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کی نوع مین
اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہون اور اگر بعض ان مین گوشت کا ارادہ رکہتے ہو

ہون تو شراکت روا نہین مگر ان سب سے مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور برارت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْرِمَ اِذَا تَوَجَّھْنَا اِلٰی مِنًی قَالَ فَاَھْلَلْنَا مِنَ الْاَبْطَحِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کھول ڈالا کہ جب ہم منے کو چلیں (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے **ف** ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین تاریخ باندھے اور یہی حکم ہے اسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول ذیحجہ سے احرام باندھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا زَادَ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَکْرٍ طَوَافَہُ الْاَوَّلَ **جابر عبد اللہ** کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین کہ وہی طواف اوّل **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحۃ مذہب شافعی کی ہے کہ جو قارن ہو اسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی طرف گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اس کے شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ رح رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے

غربا ہی اصناف کی قسمت مین بہی آیا انا للہ وانا الیہ راجعون **عن** عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله رضی الله عنهما فی ناس معی قال اهللنا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبی صلعم صبح رابعة مضت من ذی الحجة فامرنا ان نحل قال عطاء قال حلوا واصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیهم ولکن احلهن لهم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفة الا خمس امرنا ان نفضی الی نسائنا فنأتی عرفة تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر رضی الله عنه بیده کانی انظر الی قوله بیده یحرکها قال فقام النبی صلی الله علیه وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم لله واصدقکم وابرکم ولولا هدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الهدی فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من سعایته فقال بم اهللت فقال بما اهل به النبی صلی الله علیه وسلم فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهد وامکث حراما قال واهدی له علی هدیا فقال سراقة بن مالک بن جعشم یا رسول الله العامنا هذا ام لابد فقال لابد **ترجمہ** عطار نے کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتہہ کئی شخص تہے کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطار نے کہ کہا جابر نے پہر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی ذیحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کہول ڈالین عطار نے کہا کہ پہر احرام کہولڈالا اور عورتون سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم اون کو وجوب کے طور پر نہین دیا بلکہ احرام کہولنا انکو جائز کر دیا پہر ہمنے کہا کہ اب عرفہ مین پانچ ہی دن باقی ہین کہ حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کرین اپنی عورتون سے اور عرفات مین جاوین اس طرح سے کہ ہماری آلتون سے منی ٹپکتی ہو کہا عطا نے کہ جابر اپنے ہاتہ سے اشارہ کرتے تھے اور مین گویا کہ اب دیکہہ رہا ہون ان کے ہاتہ کو جیسے وہ ہلاتے تہے (یعنی صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کہولنے مین تامل کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ مین تم سب سے زیادہ نیک ہون (پہر میرے حکم بجا لانے مین کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتہہ میری ہدی نہ ہوتی تو مین بہی احرام کہولڈالتا جیسے تم کہول رہے ہو اور اگر مجہے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو مین ہدی ساتہہ نہ لاتا غرض پہر صحابہ نے احرام کہولڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات دل سے

اور ماں لی عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پھر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے
حضرت نے انکو بھیجا تھا یمن کیطرف اور حقیقت مین یہ وہان امیر ہوکر گئی تھی نہ صدقات کی تحصیل کے
لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کر دیے ہون کہ حضرت تک پہونچاوین ورنہ اموال صدقات بنی
ہاشم کو لینا روا نہین) پھر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا اُنہون نے عرض کی کہ
اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری
ہے یہ ویسی بات ہوئی جو نیت امام کی وہ میری) پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور
محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یارسول
اللہ کیا یہہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا عمرہ کرکے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے۔ ص

فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ کیا یہہ
ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھہ کی انگلیان
دوسرے ہاتھہ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج مین دو بار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ
ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علماء نے اس مین اختلاف کیا ہے اور
اس کے چار معنی کہے ہین اول اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور بھی اسیکے قائل ہین کہ معنے اسکی یہ ہین
کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو
بہت برا جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ وہ حج کے مہینون مین
عمرے کو ممنوع جانتے تھے **دوسرے** معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے
کہ داخل ہوگئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگون کی
کہ اونہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنی اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہوگیا اور کہا اونہون نے
کہ داخل ہونا اُسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہوگیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب کو
ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے **چوتھی**
یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کرکے جائز ہوگیا قیامت
تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی
قول کو (یعنے چوتھے کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

ص یہ امر جائز ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے

اس فسخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیون نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حفصہ اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماء بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسی اشعری اور عبد اللہ بن عباس اور سترہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالی عنہم ہین پہر اُن کے روایات صحیحہ وحسنہ نقل کیے ہین اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس مین مذکور ہے کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یہہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر مین صراحت ہوگئی کہ جو لوگ قائل ہین کہ یہ خاصہ تہا صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازب کی روایت مین یہہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون پر غصہ بہی فرمایا جو احرام کہولنے مین تامل کرتے تہے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے یارون کا اور ابی موسے اشعری کا اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتین اچہی ہین مگر ایکبات اُنہون نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین امام صاحب نے فرمایا کہ اے سلمہ مین تم کو عقل والا جانتا تہا میرے پاس گیارہ حدیثین صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے موجود ہین اس بارہ مین ہین اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چہوڑ دون پہر ابن قیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تین عذر بیان کیے ہین جو لوگ اس مین پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے **دوسرے** مخصوص بصحابہ ہے **تیسرے** بعض روایتین اس کے معارض ہین پہر اُن تینون کے جوابات قویہ دیے ہین اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق اُنہی کے ساتہہ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح وموافق روایات ہے (فمن شاء فلیرجع الیہ ولینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد)

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مسلم قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ بَلَغَهٗ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ

أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ مین آئے تو آپنے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کھول ڈالین اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالین (یعنے حج کو عمرہ کرکے فسخ کر دین) اور یہ بات ہم پر گران گذری اور ہمارے سینہ اس سے تنگ ہوگئے اور یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہین جانتے کہ آیا انکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگون سے پہونچی غرض آپنے فرمایا کہ اے لوگو احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی وہی کرتا جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کرکے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھول ڈالتا) تب تو ہمنے احرام کھول ڈالا یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتون سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہین (یعنے خوشبو لگائی سیے کپڑے پہنے جماع کیا) پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہمنے پیٹھ موڑی (یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّذِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ لَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس سال کہ آنکے ساتھ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع مین اسلیے کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگون نے صرف حج مفرد کا احرام باندہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کھول ڈالو پھر لوگون نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور بال کترائے اور احرام کھول کر رہے پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپنے فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اسکو متعہ کر ڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کرکے کھول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگون نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کرین حالانکہ ہم نے

نام لیا ہے حج کا آپؐ نے فرمایا وہی کرو جس کا مین تمکو حکم دیتا ہون اسلیے کہ مین اگر ہدی کو ساتھہ نہ لاتا تو مین بھی ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہون مگر یہ کہ میرا احرام کہل نہین سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک نہ پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہولے) پہر لوگون نے کیا **ف** اس بیان مین مضمون آگے پیچھے ہو گیا ہے اصل یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کہولنے مین اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتون مین آیا ہے اگرچہ اسکو راوی نے یہان بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا مین ہوئی ہے غرض اس روایت مین تصریح ہے کہ پہلے لوگون نے حج مفرد کا احرام باندہا تہا پہر عمرہ کرکے کہول ڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اوپر خوب گذری کہ قیامت تک فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم یہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فسخ خاص تہا صحابہ کے ساتہہ اور انکے بعد کسیکو روا نہین اور انکو بہی اوس سال کے سوا اور برسون مین روا نہ تہا اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر سلف و خلف [illegible] کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندہکر آوے اور ہدی ساتھ [illegible] احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام [illegible] گروہ کا اہل ظاہر ہین اور اسی کو اختیار کیا [illegible] فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچہا کہ اسی سال [illegible] لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْ [illegible] لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ [illegible] فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً [illegible]

پکارتے [illegible]

[illegible]

[illegible] بِالْمُتْعَةِ [illegible] جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ [illegible] رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] إِنَّ اللهَ [illegible] الْقُرْآنَ [illegible]

مَنَازِلَهٗ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَاَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ اُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهٗ بِالْحِجَارَةِ **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور مینے اسکا ذکر کیا جابر سے تو انہون نے کہا یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگون مین پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ مین اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھیرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح اون عورتون کا (یعنی جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنی ایک مدت معین کی شرط سے نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے گا ایسا کوئی شخص کہ اوس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو مین اسکو ضرور پتھرون سے ماروں گا

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ **ترجمہ** قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس مین یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بھی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا (یعنی ہر ایک کو الگ الگ سفر مین بجا لاؤ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً **ترجمہ** جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین

ف نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا ہے بعضون نے کہا مراد اوس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسی نے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجا لانا ہے اور پھر اوسی سال مین حج بھی کرنا اور یہہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہون مین تو اچھا ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسک بجا لائین نہ اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کر کے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہین مارتے تھے اور نہ

اسپر کہ کوئی اشہر حج مین عمرہ بجالاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اسی سال کی ساتہ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دونون نسک بجالایا اور تمتع مین یہ بہی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہول ڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین (یعنے یہ تینون معنی اس آیت مین ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علماء کا کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہین اور اختلاف اسکی افضل مین ہے کہ اولی کون ہے اور اوپر اوسکی بحث ہوچکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت ابتک چلی جاتی ہے اور قیامت تک چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اس مین کچھ اختلاف تہا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو نہ پہونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح مین آویگی انشاء اللہ تعالے) **اور علامہ ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابوبکر و عمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی مان سے پوچہہ اے چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکر اور عمر نے

تو کبھی متعہ نہین کیا (یعنے تمتع حج کا) ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم مین تم لوگون کو دیکھتا ہون کہ تم باز نہ آؤگے جبتک اللہ تعالی تم کو عذاب نہ کرے گا مین تو تم سے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابو بکر و عمر نے یون کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہین عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور اسیطرح ابو بکر و عمر کے حال سے بھی تجھ سے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہرحال بہتر تھے اور ان تینون کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہہ تینون [illegible] زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے کہ اس مین کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہین کرسکتا اور عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے زیادہ علم والی تھین اور تم سے زیادہ سچی تھین پہر ثوری کی سند [illegible] کہ اونہون نے کہا کون امیر بیسمجھ ہوا ہے لوگون نے کہا ابن [illegible] سے زیادہ جاننے والے ہین حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم [illegible] اعلم اور اصدق اور اوثق ہین عروہ سے اونہون نے عروہ سے [illegible] بیان [illegible] سے روایت کی ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور [illegible] تمتع کیا [illegible] معاویہ [illegible] روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس [illegible] تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] وفات پائی اور حضرت [illegible] عثمان [illegible] اللہ تعالی عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور [illegible] منع کیا وہ معاویہ [illegible] ابن عباس کی جو روایت کی جس مین معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے [illegible] نے اور حسن کہا ہے [illegible] فرمایا کہ اگر مین عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا [illegible] ذکر کیا ہے سب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہون نے کہ [illegible] بیان فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہ ہے کہ دونون کو الگ الگ بجا لاؤ اور اختیار کیا اونہون نے افضل امر کو اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج مین سے جدا جدا سفر کے ساتھہ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آوے اور بقدر ان اور تمتع و قران سے کہ جو ایک ہی سفر مین دونون کی ادائی ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے

اور تخصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ اور فقہا نے سبہی اور یہ وہی افراد ہے جو بجا لائے ہین ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تہے لوگون کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے تہے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ کہ اتمام اون کا یہ ہے کہ احرام باندہے ہر ایک کے لیے اپنے گہر سے اور الگ سفر مین بجا لاوے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کرکے حاجی لوٹ گیا اپنے گہر کو اور پہر وہان سے احرام باندہکر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون نسک پوری ہوئی یا عمرہ کیا اوسنے قبل اشہر حج کے اور مکہ مین ٹہیرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج وعمرہ ہوا الغرض یہ مذہب مختار تہا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کہین کہ اونہون نے متعہ سے منع کیا ہے اور کسی نے سمجہا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسی نے جانا کہ ترک اوسکی افضل ہے منع کرتے ہین (جیسا [illegible] کے قول مین اوپر گذرا) اور یہ اسنے خیال کیا جسکے نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے حمل کیا روایات نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکین اور کسی نے یہ سمجہا کہ اس مسئلہ مین اون کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا اور پہر روایات جواز کو رجوع سمجہا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اون کی رائے خیال کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ مین اور حضرت عمر وقوف مین تہے عرفات کے کہ انہون نے ایک شخص کو دیکہا خوب بالون مین کنگہی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوسکے بال پریشان خاک آلود چہرہ [illegible] ہے اوس نے کہا کہ مین متمتع تہا اور میری بیوی میرے ساتہ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندہا ہے تو یہین سے حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی تمتع نکرے الحدیث اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تہی اونکی ابن حزم نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنے سب بیبیون سے جماع کیا اور پہر صبحکو احرام باندہا اور اس مین تو کسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بہی غرض یہ رائے حضرت عمر کی مخالف ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے بنوع اختصار وزیادۃ قلیلۃ

باب حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہے بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے عن جعفر بن محمد عن ابيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله
رضى الله تعالى عنهما فسال عن القوم حتى انتهى الي فقلت انا محمد بن علي بن حسين فاهوى
بيده الى راسي فنزع زري الاعلى ثم نزع زري الاسفل ثم وضع كفه بين ثديي وانا يومئذ
غلام شاب فقال مرحبا بك يا ابن اخي سل عما شئت فسالته وهو اعمى وحضر وقت الصلوة
فقام في نساجة ملتحفا بها كلما وضعها على منكبه رجع طرفاها اليه من صغرها ورداءه
الى جنبه على المشجب فصلى بنا فقلت اخبرني عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بيده
فعقد تسعا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يحج ثم اذن في
الناس في العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة بشر كثير كلهم
يلتمس ان ياتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل مثل عمله فخرجنا معه حتى اتينا ذا الحليفة
فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر رضي الله تعالى عنهما فارسلت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلي واستثفري بثوب واحرمي فصلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على
البيداء نظرت الى مد بصري بين يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك
ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القرآن وهو يعرف تاويله
وما عمل من شيء عملنا به فاهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك
لا شريك لك واهل الناس بهذا الذي يهلون به فلم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم
شيئا منه ولزم رسول الله صلى الله عليه وسلم تلبيته قال جابر رضي الله تعالى عنه
لسنا ننوي الا الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل
ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقرا واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فجعل
المقام بينه وبين البيت فكان ابي يقول ولا اعلمه ذكره الا عن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يقرا في الركعتين قل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون ثم رجع الى الركن فاستلمه
ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنا من الصفا قرا ان الصفا والمروة من شعائر الله ابدا
بما بدا الله به فبدا بالصفا فرقي عليه حتى راى البيت فاستقبل القبلة فوحد الله

وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك

وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله
الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك فقال
مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى
اذا صعدتا مشى حتى اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى اذا كان اخر
طواف على المروة فقال لو اني استقبلت من امري ما استدبرت لم اسق الهدي و
جعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة فقام سراقة
ابن جعشم فقال يا رسول الله العامنا هذا ام لابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم
اصابعه واحدة في الاخرى وقال دخلت العمرة في الحج مرتين لا بل لابد ابد وقدم علي
من اليمن ببدن النبي صلى الله عليه وسلم فوجد فاطمة ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت
فانكر عليها ذلك فقالت ان ابي امرني بهذا قال فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم محرشا على فاطمة للذي صنعت مستفتيا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فيما ذكرت عنه فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقال صدقت صدقت
ماذا قلت حين فرضت الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم قال فان معي الهدي فلا تحل قال فكان جماعة الهدي الذي قدم به علي رضي
الله تعالى عنه من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم مائة قال فحل الناس
كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فلما كان يوم التروية
توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر و
العصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة من
شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك قريش الا انه واقف
عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فاجاز رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس
امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادي فخطب الناس وقال ان دماءكم واموالكم [illegible]
حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا كل شيء

من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة ان اول دم اضع من دمائنا
دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوع و
اول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فانكم
اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن الا يوطئن فرشكم
احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب
الله وانتم تسألون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت وأديت ونصحت فقال
باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات
ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل
حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة
قليلا حتى غاب القرص واردف اسامة خلفه ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قد شنق للقصواء الزمام حتى ان رأسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى ايها
الناس السكينة السكينة كلما اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى
المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتين ولم يسبح بينهما شيئا
ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح
باذان واقامة ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه
وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا حتى اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس
واردف الفضل بن عباس رضي الله تعالى عنهما وكان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما
فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت ظعن يجرين فطفق الفضل ينظر اليهن
فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل فحول الفضل وجهه الى الشق الآخر
ينظر فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الشق الآخر على وجه الفضل فصرف
وجهه من الشق الآخر ينظر حتى اتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسط

الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گھر گئے اور انہون نے سب لوگون کو پوچھا یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو انہون نے میری طرف (شفقت سی) ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنے شلوکے وغیرہ کی) اور پھر اپنی ہتھیلی رکھی میرے سینہ پر دونون چھاتیون کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تھا پھر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بھتیجے اور پوچھو مجھسے جو چاہو پھر مینے اون سے پوچھا اور وہ نابینا تھے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھکر کہ جب اوسکی دونون کنارون کو دونون کندھون پر رکھتے تھے تو وہ نیچے گر جاتی تھی اوس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب اور انکی چادر بڑی تپائی پر رکھی تھی

ف اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون مین سے ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر منذر نے ایک کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر کوئی غور کرے تو اس سے بھی زیادہ پاوے اور اب اتنے ٹکڑے مین جو فوائد ہین ہم ان کو ذکر کرتے ہین **اول** یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگون کے مرتبون کا **دوسرے** تعظیم اور خاطر داری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے **تیسرے** جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش اس سے معلوم

ہوا کہ جو آدمی اوسکی دل خوشی کی کچھ بات کہنا **چوتھی** نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیون کو اور انکو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھین اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اون کے سینہ پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو **پانچوین** صاحب زادہ صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ مین اندنون جوان تھا اس سے معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کی اور دلجوئی کی یہی تھی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تھے اور اور بوڑھون کے ساتھہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضرور نہین اور یہ خاطرداری سبب ہوگی اون کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا **چھٹے** معلوم ہوا کہ امامت اندھے کی روا ہے اور اسکی جائز ہونے مین اختلاف نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے **ایک** یہ کہ امام ہونا اندھے کا آنکھہ والے سے افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا **دوسرے** یہ کہ آنکھہ والا افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے **تیسری** یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے **ساتوین** یہ کہ گھر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا بھی ہو **آٹھوین** یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گو اور کپڑے بھی موجود ہون جیسے انکی بڑی چادر دوسری تھی **نوین** تپائی وغیرہ کا گھر مین رہنا جائز ہے **ح** پھر نماز پڑھائی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت کی) اور مین نے کہا کہ خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پھر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین پھر جمع ہوگئے مدینہ مین بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ پیروی کرین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین **ف** پکار دیا تاکہ لوگ طیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین خوب یاد کرین اور اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہوجاوے **دسوین** ۔ اسی سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کردے کہ اسکی سواری کے لیے طیار ہوجاوین **گیارہوین** معلوم ہوا کہ سب لوگون نے احرام حج کا باندھا اسی لیے جابر نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر جب آپ نے جو لوگ ہدی نہین لائے تھے انکو فسخ حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا کہ

ح
یا اشارہ ہی سے کافی
تعمیم حدیث مرفوع
ف
ہوا صیغہ
اشارہ ہی فائدہ اور
شیخ کا ۱۳

میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ مین بہی احرام کہول ڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسی نے بہی احرام حج ہی کا باندہا تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تہا انتہی **ح** غرض ہم لوگ سب آپکے ساتھ نکلے یہان تک کہ ذو الحلیفہ پہونچے اور وہان اسما بنت عمیس جنین اور محمد ابو بکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کر لو اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ لو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر **ف** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **بارہوین** بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اوس عورت کو بہی جو حائضہ ہو یا نفاس والی **تیرہوین** نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچہہ کپڑا اندام نہانی پر رکہہ کے اور اس مین اختلاف نہین ۔ **چودہوین** معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علما کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اسپر کچہ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہو گئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے اگر اسوقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے نہین تو نہین اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج وعمرہ دونون کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تہی اور احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپسے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بہی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور احرام کی نہ ہون چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہ رکعتین ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور **قصوا** آپکی اونٹنی کا نام تہا **ح** یہانتک کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلے کی) تو مین نے دیکہا آگے کیطرف جہان تک کہ میری نظر گئی کو سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور اپنی داہنی طرف بہی ایسے ہی بہیڑ تہی اور بائین طرف بہی ایسے ہی اور پیچہے بہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین تہے

اور آپ پر قرآن شریف اُترتا جاتا تہا اور آپ اُس کی حقیقت کو خوب جانتے تہے اور جو کام آپنے کیا وہی ہم نے بہی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادے اس سے **پندرہواں** مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج مین سوار اور پیادہ دونون طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ سب کا اسپر اتفاق ہے اور دلائل کتاب و سنت اس مین موجود ہین چنانچہ اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ بِالنَّاسِ[۱] فِی الْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ اور اختلاف ہے علماء کا اس مین کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس مین پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلیے بہی کہ اس مین مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیے بہی کہ اس مین خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اوتنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس مین مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹہیک نہین اس لیے کہ مشقت مطلوب نہین بلکہ پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے **سولہواں** مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اوترتا تہا اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل اون کیطرف سے روایت ہوا اسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہین نہ وہ دین ہوسکتا ہے **ح** پہر آپنے توحید کے ساتہ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لا شریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہو چکے ہین اور لوگون نے بہی یہی لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہین یعنے حضرت کی لبیک مین کچہ لفظ بڑہا کر پکاری اور آپ نے اون کو روکا نہین اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچہ ارادہ نہین رکہتے تہے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہین تہے (بلکہ ایام حج مین عمرہ بجا لانا ایام جہالت سے برا جانتے تہے)

ف یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچہ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہین کیا اس سے **سترہواں** مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک مین زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا توحید کے ساتہ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتین بڑہاتے تہے اون کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا **ح** یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ مین آئے آپ کے ساتہ آپ نے چہوا رکن کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف مین تین بار اوچہل اوچہل کر چہوٹے چہوٹے ڈگ رکہہ کر شانے اوچہا اوچہال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پہر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑہی وَاتَّخِذُوْا

سورۂ حج ع
جز ۱۷

مِن مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا پہر میرے باپ کہتے تہے اور مین نہین جانتا کہ اونہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہوگا کہ آپ نے پڑہین دو رکعتین اور ان مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہا پہر لوٹ کر گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اُسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹھارہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے **اونیسوان** یہ کہ طواف سات پہیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پہیرون مین اول کے سنت ہے اور رمل اوچہل کر چلنے کو کہتے ہین اور ہر پہیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک طواف مین خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس مین رمل سنت نہین اور جلدی چلنا بہی ایک ہی مین سنت ہے دوسرے طواف مین نہین اور اسمین شافعی کے دو قول مشہور ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ ان دونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی اسلیے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی طرح سنت ہے اضطباع اور یہہ **اکیسوان مسئلہ** ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے اور دونون سرے آگے سے ایک پیچہے سے اوسکو بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندہا کہلا رہے کہ اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بہی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان مکہ نے کہا کہ انکو مدینہ کے تپ نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہو گئے سو آپ نے یارون کو حکم دیا کہ اس طرح طواف کرین کہ کافرون پر رعب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانون کے اونپر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہو جانے کے بہی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا۔ **بائیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچہے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہی کہ یہہ واجب ہی یا سنت اور شافعیہ کے اس مین تین قول ہین **اول** اور سب سے
صحیح اور پکا یہ ہی کہ یہ سنت ہین **دوسرا** یہ کہ واجب ہین **تیسرا** یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتین بہی واجب
ہین اور اگر طواف سنت ہی تو یہ بہی سنت ہین اور بہر حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑہا تو طواف اوسکا باطل نہین
ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین (یعنے
حطیم مین پڑہی) اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جاکر پڑہے
جب بہی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنی سات سات شوط) کرکے پھر ہر طواف کے لیے دو دو
رکعت ادا کرے تو بہی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے
قائل ہین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف
اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور
محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے **تئیسوان** مسئلہ یہ ہی
کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسرے مین قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہی
چوبیسوان مسئلہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہی کہ جب دو رکعتون سی
فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سی نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہین اور
اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہی امام شافعی کا **پچیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ اس روایت
مین قل ہو اللہ پہلی مذکور ہی اور قل یا ایہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی
روایتون مین اسکے برعکس بہی آیا ہے جیسے ہمنے تئیسوین مسئلہ مین لکہا ہے **ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ
نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار کے
پر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تہا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین
اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کی طواف
مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے اون کی
غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقعہ ہوا ہے نہ سعی بین
الصفا و المروہ مین پہر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ مین جہان

اب دو سبز کہنبی کہڑے کردیے ہین (امین دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ مین آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مینے اپنے استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ یہہ ابن حزم کی بہول ہے اور یہہ بہول ایسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پہرے صفا اور مروہ کے بیچمین اور وہ یہ سمجہا کہ شاید آنے اور جانے دونون کو ملا کر ایک سعی کہتے ہین اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہان سے شروع ہوئی تہی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپنے سعی مروہ پر ختم کی اور صفا سے شروع کی **ح** پہر جب صفا کے قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ (یعنے صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے ہین) اور فرمایا آپنے کہ ہم شروع کرتے ہین جس سے شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا پر چڑہے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکہا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اوسکی بڑائی کی (یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوسنے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پہیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور شکست دی اوسنے اکیلے سب لشکرون کو پہر اسکے بعد دعا کی پہر ایسا ہی کہا پہر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی کیا پہر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپکے قدم میدان کے بیچ مین اوترے تو دوڑے یہانتک کہ جب چڑہ گئے تو پہر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پہر مروہ پر بہی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تہا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کہڑے ہوکر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے سات شوط ہوچکے) **ف** ان سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی مین آیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہین سے جہان سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے اور **ستائیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیے اور اس چڑہنے کے حکم مین اختلاف ہے جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوسپر نہ چڑہا تو سعی صحیح ہو گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابو حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہین ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی درز مین ایڑیان لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی درز مین پیر کی

اونگلیان لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو **اٹھائیسوان** یہ ہی کہ مستحب ہی کہ اتنا چڑہے کہ کعبہ دکھائی دی اگر ممکن ہو ورنہ خیر **اونتیسوان** یہ ہے کہ مستحب ہی بلکہ مسنون ہی کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات پڑہے اور دعا کرے قبلہ رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضون نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا مین اشارہ ہی کہ جنگ احزاب مین تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑہ آئے تہے اللہ تعالی نے انکو بہگا دیا اور یہہ جنگ جسکو خندق کہتے ہین جو تہے سال ہجرت کے یا پانچوین سال مین ماہ شوال مین واقعہ ہوئی **تیسوان** یہ کہ وادی کے بیچ مین دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنیکو سعی کہتے ہین اور ہر بار مین جب وادی کے بیچ مین پہونچے دوڑ کر چلے اور اگر کسینے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہی اور ایک دوسری روایت بہی اون سی آئی ہے **اکتیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ مروہ پر پہنچکر بہی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ **بتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پہیرا ہوا اور وہان سے پہر صفا پر آنا دوسرا پہیرا ہے ایسے ہی سات پہیرے چاہیین اور یہی مذہب ہے جمہور سلف و خلف کا صرف دو شخصون نے غلطی اور خطا سے ہمارا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سی جانا اور پہر صفا پر آجانا یہ ایک پہیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پہیرے کہ جمہور کے حساب سی چودہ پہیرے ہوتے ہین ضرور ہی اور یہہ قول اون کا اس حدیث سی مردود ہو گیا اس لیے کہ اس صورت مین سعی صفا پر تمام ہوتی اور اسمین مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابو بکر صیرفی ہین اصحاب شافعیہ سی اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور یہ **ابن قیم** رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے زاد المعاد مین اون صاحبون کے قول کو خطا کہا ہے **ح** تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سی معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو مین ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی مین خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنے طواف و سعی تو ہو چکی) اور عمرہ کے افعال پوری ہو گئے) اور اسکو عمرہ کر لے پہر **سراقہ** ابن مالک بن جعشم کہڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہی کی اجازت ہی تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہی اور ہمیشہ کے لیے ہی اور حضرت علی

مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن مین ہین جنہون نے احرام کہولڈالا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہین اور سرمہ لگائے ہوئے ہین تو حضرت علی نے بُرا مانا تو اونہون نے فرمایا کہ میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پہر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق مین فرماتے تہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کہولنے کے سبب سے جو اونہون نے کیا تہا پوچہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو جو مین نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی مین نے کہ مینے اُسکو برا جانا تو آپنے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے مین ہی نے اونکو احرام کہولنے کا حکم دیا ہے) پہر آپنے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مین نے عرض کی کہ مین نے کہا یا اللہ مین اہلال کرتا ہون اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتہہ ہدی ہے (اسلیے مین نے احرام نہین کہولا) اب تم بہی احرام نہ کہولو کہا جابر نے کہ پہر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے تہے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتہہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پہر سب لوگون نے احرام کہولڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتہہ قربانی تہی (کہ وہ محرم ہی رہے)

ف قولہ مجہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ انبیا کو علم غیب نہین ہوتا جبتک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جبتک بات معلوم کرلینا اون کا کام نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتہہ نہوتی تو احرام حجکا عمرہ کرکے فسخ کرڈالتا کہ اس مین آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تہی کہ جب اختیار دیا جاتا آپکو دو باتون مین تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہوگیا قول اون لوگون کا جو حج کے فسخ کے قائل نہین عمرہ کرکے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین اور اسکے تابعین دو عذر بڑے پیش کرتے ہین **اول** یہہ کہ جب صحابہ مین اختلاف ہوا اُس کے جواز و عدم جواز مین تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی ترک فسخ مین کہ سنت رسول الثقلین ہم پر ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ کی قیامت تک کے لیے فرمادیا سراقہ بن جعشم کے جواب مین تو اب احتیاط اتباع سنت مین ہے نہ ترک سنت مین اور **دوسرا** عذر یہہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہوجاوے اون لوگون کو کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ مین عمرہ حج کے مہینون مین

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینون ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے مہینون مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت ہی **دوسری** یہ کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونون کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرما دیا کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے بھی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نلاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونون قسم کے محرمون مین آپنے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھہ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہی) یہ ہر محرم مین پائی جاتی ہے اور ایسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نپائی جائے حالانکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ فسخ کر دے ۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسوان** مسئلہ ہے اسحدیثکا اور جواز فسخ حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان** مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوسپر غصہ کرے اور مانع ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اورون کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے **چھتیسوان** مسئلہ یہی کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہون نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ نے یہان افضل پر اسلیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نرہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا ح پہر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی سوار ہوے اور منی مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پہر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سے آگے بڑہ گئے یہان تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اوس مین اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا آپنے حکم فرمایا کہ قصوا اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پہ اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہین جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکھ دی گئی (یعنے اون چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہوگئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے خونون مین سے معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اوسکو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چہوڑ دیا گیا (یعنے کوئی اوسوقت کا چڑہا سود نہ لے نہ دے) اور پہلا جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سے چہوڑ دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے کہ عورتون پر زیادتی نہ کرو اسلیے کہ اونکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہے اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے بچہونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہارے گہر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا کرین تو انکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چہوڑے جاتا ہون مین ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہوگے تو سبنے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپنے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اُٹھاتے تھے اور لوگون کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑہی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑہی اور ان دونون کے بیچ مین کچھ نہین پڑہا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ **اڑتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹھوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کی روسے **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہین اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوئے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اُسکو چھوڑ دیا تو اوسپر دم واجب نہین ہوتا اور اُسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ نمرہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہون جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے پھر جب آفتاب ڈہلجاوے ظہر اور عصر ملا کر پڑہین پھر عرفات مین داخل ہون اس لیے نمرہ مین اوترنا مسنون ہوا پھر جسکا خیمہ ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جاوے امام لوگون کے ساتھ مسجد ابراہیم مین جاوے اور وہان دو چھوٹے چھوٹے خطبہ پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پھر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کر کے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چھیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل مین اور عرفات مین داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تہے اسکا مطلب یہ ہی کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تہے کہ عرب لوگ عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتی اور کہتی کہ ہم اللہ تعالی کے گہر والے ہین ہم حرم سے باہر نہ جاوین گے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات مین جاکر وقوف کیا۔ جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ یعنے پہر لوٹو وہان سہی جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا اس سے **سینتالیسوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہی قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عُرنہ ہے جسمین عین کو پیش ہے ا رکو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پہر خطبہ پڑہا الخ اس سے **اڑتالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہی امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین **ایک** تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے **دوسرے** یہی جو مذکور ہوا عرفہ مین عرفات کے دن **تیسرے** یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ **چوتھی** کو حج کے دن منے سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہین **قولہ** اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اس دن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تہی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اسکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا **اونچاسوان** مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی **قولہ** ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابہی قبضہ نہین اور خون ایسے جسکا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ
کا نام محققون نے لکھا ہے کہ ایاس تہا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے
اسکا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چہوٹا تہا اور گہرون مین گہٹنیان بل چلتا تہا اور بنی سعد اور بنی لیث
کے بیچ مین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو تم
سے عورتون سے الخ اس سے **پچاسوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور
محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ
نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور
امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے
ستر کو الخ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالی کے
اُن کے فروج تمپر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف ندو اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو
یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے
بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے کو الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے
پتھراو کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گہر مین آنے ندین جب تک
کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت
شوہر کے کسی کو گہر مین آنے نہ دینا چاہیے پہر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف و عادت سے
اکاون یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید
نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید نہ تہا اور اتفاق سے وہ مر گئی
تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ
دے **باون** قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق
زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین **ترپن** وصیت کی آپ نے
قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے اور حد بیان کی ہدایت کی اُس کے
بتک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چہوڑ دیا یعنے اوسکے اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے
عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نہ کی وعدون کی امید نہ رکہی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہی جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہین کرتا ہے پھر اُسکا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بھی نہین جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے جو مردود و ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے یا کہتا ہی کہ بے فقہ کے قرآن پڑہنے سی گمراہ ہوجاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پہ چلنے سے گمراہ ہوجاتا ہے غرض یہ سب شعبہ ہین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سی ہر مسلمان کو بچاوے ۔

چوبیسین مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سی یہ خبر دی آپنے قیامت کی سوال سی کہ ہر اُمت سی ہوگا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن شریف مین اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی جنس سے ہے **پچیسین** مسئلہ یون پوری ہوئی کہ آپنے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی الآخرہ اس سی معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سی عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسیلیی آپنے اشارہ حسی کیا اوسکی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی ہر جگہہ ہے یا زعم ہین کہ جیسے عرش پر ہے ویسی ہی فرش پر ہے یا مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو بہتر انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کے حضرت سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کی قول ذیشان کو جان جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کاہے کو ہوا ہی غرض اسحدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کردیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و مذر واقع ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کردیا غرض جب ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُسپر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہ سوال نہ کیا تو اب جو دنی علم و دنی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بدنہاد بد عقیدہ و بد معاش ہے **چھبیسین** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہا اور اُمت کا اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہی کسی نے کہا سبب اسکا بجا آوری نسک ہی اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور انلوگون کا قول ہے کہ جو وہین رہتا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اُسکو جمع روا نہین جیسے قصر روا نہین **ستاون** مسئلہ یون پوری ہوے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازون کو تو اُسکو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑہے یعنی ظہر پھر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے لیے فقط اقامت کہے اور اُن کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے

ح پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کھڑے ہونے کی جگہہ مین پھر اُونٹنی کا پیٹ کر دیا پتھرون کیطرف اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور کھڑے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی اسقدر کھینچی ہوئی تھی کہ سر اُس کا کجاوہ کے آگے مورک مین لگ گیا تھا (مورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعض وقت تھک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکھتا ہے) اور آپ سیدھے ہاتھہ سے اشارہ کرتے تھے کہ اے لوگون آسان آسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہان بھیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پھر آپ لیٹ رہے یہانتک کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹھنے اوٹھنے جاگنے کھانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یادداشت وحفاظت ہے اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے ساتھہ پھر قصوا (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکی توحید پکاری اور وہان ٹھہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فضل ایک نوجوان اچھے بالون والا گورا اچھا خوب صورت جوان تھا پھر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تھا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتین تھین اور فضل اُنکے طرف دیکھنے لگے سو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہہ پر ہاتہہ رکھدیا (اور زبان سے کچہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تہی اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونہہ اپنا دوسری طرف پہیر لیا اور پہر دیکہنے لگے (یہ اُن کی کمال اطمینان کی وجہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر اپنا ہاتہہ اودہر پہیر کر اون کے مونہہ پر رکہہ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہہ پہیر کر پہر دیکہنے لگے یہانتک کہ بطن محسر مین پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبری پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اُس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کی پاس ہے (اور اُسیکو جمرہ عقبی کہتے ہین) اور سات کنکریان اُسکو مارین ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہین اور دانہ باقلا کے برابر ہون) اور وادی کے بیچ سے کہڑے ہوکر مارین اکہ منی اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائین طرف رہا) پہر نحر کی جگہہ آئے اور تریسٹہہ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے (قربان دست و بازوئیت شوم) باقی حضرت علی کو دیدیے کہ اونہون نے نحر کیے اور شریک کیا آپنے اُن کو اپنی ہدی مین پہر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ہانڈی مین ڈالا اور پکایا گیا پہر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونو نے اوس مین سے گوشت کہایا اور اُس کا شوربا پیا پہر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ مین پڑہی اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تہے آپنے فرمایا پانی بہرو اے اولاد عبد المطلب کی اگر مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیڑ کرکے تمہے پانی نہ بہرنے دینگے تو مین بہی تمہارا شریک ہوکر پانی بہرتا (یعنے جب آپ بہرتے سنت ہوجاتا تو پہر ساری اُمت بہرنے لگتی اور اُن کی سقایت جاتی رہتی) پہر اُن لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپنے اوس مین سے پیا **ف** اب مسائل سنو قولہ پہر آئے کہڑے ہونے کی جگہہ **اٹہاون** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف مین آجاوے **اونسٹھ** یون ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے بہی ثابت ہوتا ہے اور اس مین شوافع کے تین قول ہین کہ اصح اون مین یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونو برابر ہین مگر سواری پر فضل نہی ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **ساٹھ** یون ہوئے کہ اُن پتہرون کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتہر بچہے ہوئے ہین جبل رحمت کے دامن مین اور جبل رحمت

زمین عرفات کی بیچمین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ جبل رحمت پر
چڑھنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکی چڑہے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولی جاننا مفت کی زحمت ہی بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہی اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اکسٹھ مسئلے یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف موٹھ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہی باسٹھ یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوی اور اوسکے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پہر اگر کوئی قبل غروب کے
ہی چلاگیا تو وقوف اور حج تو اوسکا پورا ہوگیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہی اور دوسرا یہ ہی کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہی یا نہین
تو صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہی رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹہیر گیا تہوڑی دیر بہی
اُس کا وقوف ہوگیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت ہوگیا یہ مذہب ہی امام شافعی اور جماہیر علماء
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن مین وقوف صحیح نہین بلکہ کچہ رات بہی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہوگیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہوگیا تو حج فوت ہوگیا اور بے اوسکی حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو پیچہے بٹہا لیا اس سے ترسٹھ مسئلہ پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا
درست ہی اگر جانور طاقت رکہتا ہو اور اسباب مین بہت روایتین آئین مین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
آگے مورک مین لگ گیا مورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبہی سوار جب تہک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہین تو اوٹہا کر وہان رکہہ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہوگیا ایک اور مسئلہ کہ پورے ہوئے اس چوسٹھ مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلون
کے ساتہہ نرمی کرے اور اُن کے بیچمین سواری دوڑاوے نہین کہ اون مین بہاگڑ پڑے اور کہبرا ہوکے
یا بل چل مچے جیسے اب مہا کہینچی رہی اور پینسٹھ یون پورے ہوگئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سی لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان رسان چلی جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہی قولہ آخر مزدلفہ پہونچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہہ ہے حد اوسکی مشہور ہے اور عرفات سی تین کوس ہے اور مزدلفہ سی منے تین کوس ہی اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہی اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ ۔ **چھٹا مسئلہ** یون پورے ہوئے کہ شب کو آپ وہان رہی اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد کے نزدیک بہی اور بعض شافعیہ کا بہی یہی قول ہی اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے ۔ **ساتوان مسئلہ** یون پورے ہوئے کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسے ظہر و عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہی شافعی اور زفر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہی کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور **آٹھوان** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سی جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتہہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اسمین اختلاف ہی کہ سبب اسکا کیا ہے ابوحنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بہی اور اہل منے کو بہی اور اور لوگون کو بہی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل ہین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر مین گو چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض زمین ۱۲ عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نہ کی ساتھہ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل سے ہے اور بات یہ ہی کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہی امت پہ اور یہی مذہب ہی صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشہب کا بہی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بہی کہ اگر الگ الگ اپنے وقت مین ادا کی تو بہی روا ہے اور ابوحنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ مین جمع کرے اور اوس سی پہلے کہین روا نہین اور امام مالک نے بہی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچھہ عذر ہو جاوے مگر اسکو بہی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور **نوان** مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ ان دونون کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نہ پڑہے مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ نہ پڑہنا سنت کا شرط ہی جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحبہ ہی اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پہر آپ لیٹ رہے اور **ستر** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی یا سنت ہی صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہان نہ رہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار رہا مگر اوس پر دم واجب ہی اور **دوسرا** قول یہ ہے کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹہیرنا رات کو مستحب ہی اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوس کے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہی امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور **اکہتر** یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہین **بہتر** یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بہی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تہے قولہ پہر چلے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اس سے **تہتر** مسئلہ یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف بہی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بہی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور **چوہتر** یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بہی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین مگر اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر علما کا قول ہے کہ یہان کہڑا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے جیسے اس حدیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلدے قولہ فضل کے مونہہ پر ہاتہہ رکہدیا اس سے پورے ہوئے **پچہتر** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے آنکہہ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوئے **چہتر** مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکہے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتہہ سے تو روکدے اپنے ہاتہہ سے اسلیے آپ نے ہاتہہ رکہدیا قولہ بطن محسر مین پہونچے محسر اسکو اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رُک گیا تہا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ ثم

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے **ستتر** مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا
چاہیے اور یہ سنت ہی ہر مقام کی سنتون مین سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہی یا ڈھیلا پونہچنے کی سافت
تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے **اٹھہتر**۷۸ مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سی اس راہ سے
منی مین داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی
بات ہی جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اور عید مین بھی
آپ ایک راہ سی جاتے دوسری سے آتے یا استسقا مین چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا
قولہ جمرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے **اوناسی**۷۹ مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ
سے آوی تو منے مین پہونچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچہ نہ کرے اور یہ رمی اوسکی
منے مین اوترنے سے پہلی ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اوترے قولہ اور سات کنکریان الخ اس
سے پوری ہوئے **اسی**۸۰ مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ سات کنکریان ماری دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی
نہ چھوٹے اور اگر اس سی بڑے چھوٹے ہون تب بھی کافی ہین مگر پتھر ہون اور امام شافعی اور جمہور کے
نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہین اسیطرح جن چیزون کو حجر
نہین کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزای ارض مین سے جو چیز ہو درست ہی اور
پوری ہوئے اس سے **اکاسی**۸۱ مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ
ایک ایک کنکرے الگ الگ ماری اور یہی ثابت ہی احادیث سے اور بطن وادی مین کھڑا ہو جیسے ہم اوپر
تصریح کر چکے ہین اور بعضون نے کہا قبلہ کیطرف مونہہ کر کے کھڑا ہوا اور یوم النحر مین بھی رمی جمرہ
عقبہ مشروع ہے اور کچہ نہین اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانون کا اور یہ رمی نسک مین داخل ہی باجماع
مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہی رکن نہین پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام
رمی کے نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد
ہو گیا اور واجب ہین سات کنکریان کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چہہ کافی نہین ہوتین قولہ پھر نحر
کی جگہہ مین آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہی کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی
اور پورے ہوئے **بیاسی** مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتہہ سی اور نیابت
بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے **تراسی** مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہی جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہون اور ذبح سب کا یوم النحر مین مستحب ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھہ آئے تھی وہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی
اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے قولہ
پھر فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا الخ اس سی پورے ہوئے **چوراسی مسئلے** یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی
مین سے کچھ کہانا سنت ہی اور چونکہ ہر ایک مین سے کہانا مشکل تہا تو آپنے یہ ترکیب کی اور اُسکی سنت
ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوئے **پچاسی مسئلہ**
یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حجکا باجماع مسلمین اور اول اُسکا شب
نحر کے نصف کیسے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہی اور ذبح ہدی اور حلق کے
پیچھے اور اُس مین دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور ساری دن مین نحر کے جب چاہے بجا لاوے بلا کراہت اور
یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُسکا
جب تک آدمی زندہ رہی مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سی پہلے کرے
تو روا نہین اور تمام علماء کا اتفاق ہی کہ طواف افاضہ مین نہ رمل ہی نہ اضطباع ہے اور اگر کسینے طواف
وداع کی نیت سی طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکی ذمہ تہا تو یہ طواف افاضہ کی جگہہ ہو گیا اور اس مین نص
ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادہ نذر حج بجا لاوے تو وہ حج اسلام کی
جگہہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سی صحیح
نہین ہوتا اور اسی طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور
طواف الرکن بہی کہتے ہین اور اس سی پورے ہوئے **چھیاسی مسئلہ** یعنی معلوم ہوا کہ پانی بہرنا
اور پلانا بڑی فضیلت ہی کہ آرزو کی آپ نے اُسکی مگر اس خوف سی کہ بنی عبد المطلب کی خدمت چہین جاوے
بجا نلائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے
٨٧ **ستاسی** مسئلہ کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتین اُس بارہ مین آئی ہین اور
یہ ایک مشہور کنوان ہے بیت اللہ شریف سی اڑتیس ہاتھ پر اور وہ مار زمزمہ سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتی
ہین اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤن سے بہتر زمزم اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح
اس حدیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی شرح مین ورنہ بہت فوائد ہین اوسکے والحمد للہ علی اتمامہ

عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتيت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فسالته عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بنحو حديث حاتم بن اسمعيل وزاد في الحديث وكانت العرب يدفع بهم ابو سيارة على حمار عري فلما اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم من المزدلفة بالمشعر الحرام لم تشك قريش انه سيقتصر عليه ويكون منزله ثم فاجاز ولم يعرض له حتى اتى عرفات فنزل **ترجمہ** جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ مین جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنہون نے بیان کی حدیث جیسے حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تہی اور اُسمین اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تہا (یعنے ایام جاہلیت مین) کہ ابوسیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تہا (اور عرفات کو نلی جاتا تہا) پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑہے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام مین ٹہیرینگے اور وہین آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہان سے بہی آگے بڑہ گئے اور اس سے کچہ تعرض نہ کیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہان اوترے **ف** یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ مین وقوف کرینگے جیسے وہ بہی وقوف ایام جاہلیت مین کرتے تہے حضرت اوس سے بڑہ کر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات مین وقوف کیا جیسے اوپر گذرا

عن جعفر حدثني ابي عن جابر رضي الله تعالى عنه في حديثه ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف **ترجمہ** جابر سے اسی حدیث مین یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے یہان نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم اپنے اپنے اترنے کی جگہہ مین نحر کرو اور مین نے یہان وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان وقوف کیا **ف** یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے آپ نے فرما دیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کے موقف اور منحر مین وہ بہیڑ بہاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض مین آدمی قربان ہوتے

عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى اربعا **ترجمہ** جابر سے اسی مین یون مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے حجر اسود کو چوما اور تین پہیرون مین رمل کیا اور چار مین عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان قریش و من دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ و کانوا یسمون الحمس و کان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس

ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ تحمس کہتے تھے اپنے دین میں یعنی تشدد اور سختی رکھتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا یعنی لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں **عن** ہشام عن ابیہ قال کانت العرب یطوفون بالبیت عراۃ الا الحمس والحمس قریش وما ولدت کانوا یطوفون عراۃ الا ان تعطیہم الحمس ثیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء وکانت الحمس لا یخرجون من المزدلفۃ وکان الناس کلہم یبلغون عرفات قال ہشام فحدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت الحمس ہم الذین انزل اللہ عزوجل فیہم ثم افیضوا من حیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات وکان الحمس یفیضون من المزدلفۃ یقولون لا نفیض الا من الحرم فلما نزلت افیضوا من حیث افاض الناس رجعوا الی عرفات

ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جبکہ قریش لوگ ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکور اتری تو سب عرفات جانے لگے **عن** محمد بن جبیر بن مطعم یحدث عن ابیہ جبیر بن مطعم قال اضللت بعیرا لی فذہبت اطلبہ یوم عرفۃ فرایت رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَۃَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَانُہٗ ھٰھُنَا وَکَانَتْ قُرَیْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور مین اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کھڑے ہوئے ہین عرفات مین تو مینے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہین انکو کیا ہوا جو یہانتک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہین آتے تھے) اور قریش حمس مین شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نجاتے تھے)

باب جَوَازِ تَعْلِیْقِ الْاِحْرَامِ وَھُوَ اَنْ یُّحْرِمَ بِاِحْرَامٍ کَاِحْرَامِ فُلَانٍ ایک شخص اپنے احرام مین کہے کہ جو فلان شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان

ف جیسے حضرت علی نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز رکھا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنِیْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِیْ اَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَ اَھْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ بِاِھْلَالٍ کَاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَبِالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَتَیْتُ امْرَاَۃً مِّنْ بَنِیْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَکُنْتُ اُفْتِیْ بِہِ النَّاسَ حَتّٰی کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ رُوَیْدَکَ بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدَکَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاہُ فُتْیَا فَلْیَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْکُمْ فَبِہٖ فَائْتَمُّوْا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اَنْ نَّاْخُذَ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّ کِتَابَ اللّٰہِ یَاْمُرُ بِالتَّمَامِ وَاَنْ نَّاْخُذَ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی بَلَغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحائے مکہ مین تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تمنے حج کی نیت کی مینے کہا ہان آپنے فرمایا کیا احرام باندھا ہے مینے عرض کی کہ مینے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھول ڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہین) پھر مینے طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اوس نے میرے

سر کی جوئین دیکھہ دین پہر مین نے حج کی لبیک پکاری اور مین لوگون کو یہی فتوے دیتا تہا (کہ جو حج کو آوے بے ہدی کے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابوموسی یا کہا اے عبداللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکہو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تہے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جب کو انہون مقرر فرمایا تہا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت سے نہین کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جو ان کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفاء کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابوموسی نے کہا اے لوگو جن کو مین نے فتوی دیا ہے (یعنی احرام کہول ڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہین سو تم انکی پیروی کرو کہا راوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مین نے اون سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر

ف اور جن کے پاس قربانی ہووے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جن کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کہول ڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولی کے طریق سے تہا کہ خواہش آپکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجا لادین اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو

کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبیداللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَائْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ

ابی موسیٰ نے کہا مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مکہ کی کنکریلی زمین مین اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے۔ (یعنے وہان منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تمنے مین نے عرض کی جو اہلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپنے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو مین نے کہا نہین تو آپنے فرمایا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو اور مین نے طواف کیا ویسا ہی پھر مین ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کے اوس نے میرے سر مین کنگھی کر دی اور میرا سر دھو دیا غرض مین یہی فتوی دینے لگا لوگون کو آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا بطور حرمت کے نہین تھا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہون یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہون بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت مین آتی ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ

ابی موسیٰ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور مین اس سال آیا جس سال آپنے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ **ترجمہ** ابی موسی فتوے دیتے تہے متعہ کا (جیسا اوپر گذرا کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہنا) تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکہو اس لیے کہ تمکو معلوم نہین کہ امیر المؤمنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک مین پہر وہ ملے حضرت عمر سے اور اُن سے پوچہا انہون نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور اُنکے اصحاب نے (ایام حج مین مطلق عمرہ بجا لانے کو اور پہر اُسی سال حج کرنے کو بہی عمرہ کہتے ہین) اگر مین جو منع کرتا ہون تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتون کے ساتہہ شب باشی پیلو کے درختون مین کرین پہر حج کو جاوین کہ اون کے سر مین سے پانی ٹپکتا ہو اور اُسی حال مین عرفات کو جاوین) **ف** یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات مین مانند اور حاجیون کے گرد آلود ہون اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع اور خضوع اُن مین ظاہر ہو اور مسکنت کے سامان اونپر نمود ہون نہ راحت و آرام کے علامتین اونپر ظاہر ہون اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچہ نہین اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بہی سب طرح کی زینت حلال ہے اور عورتون سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا معارض حدیث مرفوع کے نہین ہو سکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تہا صرف اپنی ایک امر کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ تمتع کے جائز ہونے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اُسکا حکم کرتے تہے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچہ کہا تب حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ (یعنے تمتع حج کا) تو انہون نے کہا کہ ہان مگر ہم اُسوقت ڈرتے تہے **ف** یہ منع حضرت عثمان کا بہی تنزیہا تہا نہ تحریما اور یہ فرمانا

اُن کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہذا
اُس پر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت یحییٰ بن حارثی نے اون سے
خالد نے یعنے ابن الحارث نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ
اجْتَمَعَ عَلِیٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بِعُسْفَانَ فَکَانَ عُثْمَانُ یَنْہٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ اَوِ الْعُمْرَۃِ
فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا تُرِیْدُ اِلٰی اَمْرٍ فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَنْہٰی عَنْہُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ اِنِّیْ لَآ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدَعَكَ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰی عَلِیٌّ ذٰلِكَ
اَھَلَّ بِھِمَا جَمِیْعًا **سعید بن المسیب** نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں عسفان میں (کہ نام
ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج میں کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت
علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمیں چھوڑ دو ہماری حال پر حضرت علی نے فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑ سکتا
پھر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَتِ الْمُتْعَۃُ
فِی الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً **ابوذر** نے کہا تمتع حج کا خاص تھا اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے **ف** یہ اثر معارض نہیں ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
سراسر رشاد کے کہ آپ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ لَنَا رُخْصَۃً یَعْنِی الْمُتْعَۃَ فِی الْحَجِّ **ابوذر** نے کہا تمتع حج میں ہمارے
ہی لیے خاص تھا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّۃً یَعْنِیْ
مُتْعَۃَ النِّسَآءِ وَمُتْعَۃَ الْحَجِّ **ترجمہ** ابوذر نے کہا دو متعہ ایسے ہیں کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنے
متعہ عورتوں کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنے ایام حج
میں عمرہ بجا لانا یا احرام حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے
ہے مخالف نصوص محمدیہ پر حجت نہیں ہو سکتا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ اَتَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ
النَّخَعِیَّ وَاِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَھُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ
النَّخَعِیُّ لٰكِنْ اَبُوْكَ لَمْ یَكُنْ لِیَھُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ بَیَانٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ
اَنَّہٗ مَرَّ بِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالرَّبَذَۃِ فَذَكَرَ لَہٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّۃً دُوْنَكُمْ

ترجمہ عبد الرحمن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا مین ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ جمع کرون حج اور عمرہ دونون کو اس سال مین سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تہے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے اون سے اُن کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھہ ربذہ کو گئے اور اُن سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہون نے کہا کہ یہ ہم لوگون کے واسطے خاص تہا اور تمہارے واسطے نہین ہے (یعنے صحابہ کے سوا اورون کو روا نہین) **ف** اور یہ ابوذر کی راے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہین اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چہتیسوین مسئلہ کے ذیل مین بیان کر آئے ہین **عَنِ** الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا روایت کی مجھہ سے مروان نے جو فرزند ہین معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہون نے کہا مین نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو انہون نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوس دن کافر تہے مکے کے گہرون مین **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہین اول یہ کہ عرب کہتا ہے اِكْتَفَرَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص گاؤن مین رہے اس لیے کہ کفور گاؤن کو کہتے ہین غرض اس صورت مین مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ مین تہے اور ہمنے متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہین کہ وہ ابہی ایمان نہ لائے تہے اور دین جاہلیت پر تہے اور یہی معنے صحیح ہین کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسیکو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتوین سال ہجرت کے ہوا اور حضرت معاویہ آٹھوین سال مین جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہین اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتوین ہی سال مین ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب مین صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے بعد ہوئے اوس مین تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تہے (نووی) **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحیی بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور انکی روایت مین ہے یعنے معاویہ **اور کہا** روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سے سلیمان نے اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعة فی الحج زیادہ ہے یعنی یہہ مذکور حج کے متعہ کا تہا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنِّيْ لَاُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيْثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْمَرَ طَائِفَةً مِّنْ اَهْلِهٖ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ اِرْتَأٰى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَاءَ اَنْ يَّرْتَأِيَ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تجھ سے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اللہ تعالی تم کو آج سے اسکا نفع دے گا اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ مین اور پہر اسپر کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے چلے گئے پہر آپکے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی رای سے کہا کرے عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهٖ اِرْتَأٰى رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ جریری سے اسی سند سے یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہہ ہے کہ پہر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے **ف** ان روایتون سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا ایام حج مین اور اسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون نے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے سے منع کرتے تہے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا جواز معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہین مگر اون کی رائے بہی جب حدیث رسول معصوم کے خلاف ہوئی تو سلف نے اونپر انکار کیا پہر اماموں کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیونکر نہ قابل انکار و رد و طرد ہو گی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تہا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پہر بہی انکی رائے پر انکار کیا اور یہان ہمارے ان احناف اعدای انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین اماموں کی حلت و حرمت پیش کی جاتی ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا

عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّنْفَعَکَ بِہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ حَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ ثُمَّ لَمْ یَنْہَ عَنْہُ حَتّٰی مَاتَ وَلَمْ یَنْزِلْ فِیْہِ قُرْاٰنٌ یُّحَرِّمُہٗ وَقَدْ کَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ حَتَّی اکْتَوَیْتُ فَتُرِکْتُ ثُمَّ تَرَکْتُ الْکَیَّ فَعَادَ **ترجمہ** مطرف نے کہا کہ مجھہ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تم سے ایک حدیث بیان کرون شاید اللہ عز وجل اوس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پہر اوس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس مین کوئی قرآن کی آیت اوتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تہا جب تک مین نے داغ نہین لیا تہا پہر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر مین نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پہر سلام ہونے لگا مجہ سے

ف یعنے مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کو مرض بواسیر تہا اور فرشتے انپر سلام کیا کرتے تہے جب تک انہون نے داغ نہین لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اوٹھاتے تہے اخیر مین جب داغ لیا تو فرشتون نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پہر فرشتے سلام کرنے لگے (نووی شرح مسلم) **عَنْ** حُمَیْدِ بْنِ ہِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ **ترجمہ** حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **عَنْ** مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ مُحَدِّثُکَ بِاَحَادِیْثَ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّنْفَعَکَ بِہَا بَعْدِیْ فَاِنْ عِشْتُ فَاکْتُمْ عَنِّیْ وَاِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِہَا اِنْ شِئْتَ اِنَّہٗ قَدْ سُلِّمَ عَلَیَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَیْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ فِیْہَا کِتَابُ اللّٰہِ وَلَمْ یَنْہَ عَنْہَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِیْہَا بِرَاْیِہٖ مَا شَآءَ **ترجمہ** مطرف نے کہا مجہے پیغام بہیجکر عمران بن حصین نے بلا بہیجا اوس بیماری مین جسمین انکی وفات ہوئی تہی اور کہا کہ مین تمسے کئی حدیثین بیان کرتا ہون شاید اللہ تعالے میرے بعد تمکو اوس سے نفع دیوے پہر اگر مین جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچہا ہوکر) تو تم اوسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکہنا اور اگر مین مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجہپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتون کا) دوسرے یہ کہ مین خوب جانتا ہون کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونون کو جمع کیا (یعنے ایام حج مین) اور پہر اسمین نہ تو قرآن اوترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رای سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے) **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ

کر اے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہین ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتون کا غیر نبی بہی سن سکتا ہے **عن** مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَآءَ **ترجمہ** مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور نہ اوترا اوس مین قرآن (یعنے اس سے نہی نہین) پہر فلان شخص نے اپنی راے سے جو چاہا کہدیا اور **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجہسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ بن عبد المجید نے اون سے اسمعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے اون سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے آپ کے ساتہہ **عن** اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ اٰيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ بَعْدُ مَا شَآءَ **وہی مضمون** ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجہسے محمد بن حاتم نے اون سے یحیے نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہون نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور یہ نہین کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا (یعنے جیسے اوپر کی روایت مین حکم کا ذکر تہا ویسا اس مین نہین)

کتاب اللہ

باب وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَاَنَّهٗ اِذَا عَدِمَهٗ لَزِمَهٗ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ جو تمتع کرے حج مین اوس پر قربانی واجب ہے نہین تو تین روزے ایام حج مین اور سات جب گہر جاوے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھہ حج مین ملا کر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بھی آپکے ساتھہ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھہ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی پھر جب آپ مکہ مین پہونچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام مین دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کر کے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھوین تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج مین اور سات روز پھر رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر شانہ اوچھال کر طواف کیا (یعنے جسکو رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا (جیسی عادت کے موافق چلتے ہین) پھر دو رکعت پڑہی جب طواف سے فارغ ہو چکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوے اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا اون چیزون مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی

مُحلّل

اپنی ذبح کی یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جنکو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انھون نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قولہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت کے رو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انہون نے احرام حجکا باندھا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھکر یہ بھی لغت کے رو سے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنے منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپ نے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال نہ رہتے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکو وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اولی ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل رکھے تو بھی کافی ہین مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہین رکھ سکتا بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی سات روزے وہ وطن مین جا کر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس مین رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اسی حدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (النووی شرح مسلم) اور **کہا** مسلم علیہ الرحمہ نے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے اون سے اون کے باپ نے اون سے اونکے دادا نے اون سے عقیل نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے) حج مین عمرہ ملا کر کیا اور لوگون کے تمتع سے جیسے خبر دی مجھکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے

باب بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ اِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان میں کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے لوگون نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیون نہین کھولا تو آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلون مین ہار ڈالے ہین سو مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کی

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ قَلَّدْتُ هَدْيِيْ وَلَبَّدْتُ رَاْسِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک حج کا احرام نہ کھولون اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِيْ **ترجمہ** عبد اللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیون کو کہ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع کے سال مین تو بی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کھولنے سے آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کی گلے مین ہار ڈالا ہے سو مین احرام نہ کھولون گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کر لون **ف** نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہین کھول سکتا اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالون کو کسی لسیدار چیز سے جیسے گوند یا السی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونون باتفاق مسنون ہین

باب جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْيٍ وَّاحِدٍ **حاجی** جو کہین راہ مین معذور ہو جاوے تو اسکو احرام کھولنے کا اور قران کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کا بیان

عن نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا خَرَجَ فِی الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى اَنَّهٗ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَاَهْدٰی **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ مین عمرے کو اور کہا اگر مین روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین پھر نکلے عمرہ کا احرام کر کے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچے (جہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تھی حجۃ الوداع مین) انہون نے یارون سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونون سے احلال کر سکتے ہین اگر روکے جاوین تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہنچے اور وہان سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہین کیا اور اسیکو کافی سمجھا اور قربانی کی **فائدہ** قولہ جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین کافرون کی شرارت سے روکے گئے تو آپ نے احرام کھول ڈالا ویسے ہی گر ہم روکے جائینگے تو راہ مین احرام کھول ڈالینگے اور یہ نیت

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج وعمرہ دونو کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حِیْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَا لَا یَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰی اَنْ یَّكُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ یُّحَالُ بَیْنَكَ وَبَیْنَ الْبَیْتِ قَالَ اِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ اُشْہِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَۃً فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَلَبّٰی بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّیَ سَبِیْلِیْ قَضَیْتُ عُمْرَتِیْ وَاِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِظَہْرِ الْبَیْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُہُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعُمْرَۃِ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْحَجِّ اُشْہِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّۃً مَّعَ عُمْرَتِیْ فَانْطَلَقَ حَتّٰی ابْتَاعَ بِقُدَیْدٍ ہَدْیًا ثُمَّ طَافَ لَہُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْہُمَا حَتّٰی اَحَلَّ مِنْہُمَا بِحَجَّۃٍ یَّوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونون نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دنون حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تہا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کرین تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہی کہ ایسا نہ ہو کہ لوگون مین لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکین تو اونہون نے کہا اگر مین نہ جا سکون تو ویسا ہی کرون گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تہا بیت اللہ سے اور مین آپ کے ساتھہ تہا پہر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو مین نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہانتک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پہر کہا کہ اگر میری راہ کہل گئی تو مین عمرہ بجا لاؤن گا اور اگر میری اور بیت اللہ مین کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کرون گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور مین بہی آپکے ساتھہ تہا پہر یہ آیت پڑہی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنے تم کو اچہی پیروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پہر چلے یہانتک کہ جب بیدا کی پیٹہ پہ پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا **عن** نافع قال اراد ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما الحج حین نزل الحجاج بابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ واقتص الحدیث بمثل ہذہ القصۃ وقال فی آخر الحدیث وکان یقول من جمع بین الحج والعمرۃ کفاہ طواف واحد ولم یحل حتی یحل منہما جمیعا **ترجمہ** نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہو کر احرام کھولے **عن** نافع ان ابن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ فقیل لہ ان الناس کائن بینہم قتال وانا نخاف ان یصدوک قال فقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اصنع کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشہدکم انی قد اوجبت عمرۃ ثم خرج حتی اذا کان بظاہر البیداء قال ما شان الحج والعمرۃ الا واحد اشہدوا وقال ابن رمح اشہدکم انی قد اوجبت حجا مع عمرتی واہدی ہدیا اشتراہ بقدید ثم انطلق یہل بہما جمیعا حتی قدم مکۃ فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولم یزد علی ذلک ولم ینحر ولم یحلق ولم یقصر ولم یحلل من شیء حرم منہ حتی کان یوم النحر فنحر وحلق ورای ان قد قضی طواف الحج والعمرۃ بطوافہ الاول وقال ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کذلک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذی حجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے **کہا امام مسلم**

علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے ابو الربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے انہون نے کہا روایت کی مجہہ سے اسمعیل نے اور حماد اور اسمعیل ان دونون سے روایت کی ایوب نے اون سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگون نے ابن عمر سے کہا تہا کہ کہین لوگ آپ کو روکین نہین تو انہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **باب** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران کا بیان **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِی رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَھْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبد اللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہ لبیک پکارتے تہے حج اور عمرہ دونون کی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہون نے کہا فقط حج کی لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین انس نے کہا کہ تم لوگ ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی **عن** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَہُمَا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَھْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا **مضمون وہی ہے** **فائدہ** تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپنے احرام حج مفرد کا باندہا تہا پہر عمرہ بہی ملا لیا اور آپ قارن ہوگئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پہر قارن ہوئے اور روایت ابن عمر مین ابتداے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ قارن تہے **باب** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْیِ بَعْدَہٗ

طواف قدوم اور اسکے بعد سعی کا بیان **عن** وَبَرَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَيَصْلُحُ لِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تَاْخُذَ اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اِنْ كُنْتَ صَادِقًا **ترجمہ** وبرہ نے کہا کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات مین جانے کے درست ہے ابن عمر نے کہا کہ ہان اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہین کہ جب تک عرفات مین نجالے تب تک طواف نکرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات مین جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ** ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات مین وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا سوا ابن عباس کے اور سب علماء نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہی اور واجب نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ اوس کے وجوب کے قائل ہین کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہی اور اُس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہین اور وقوف عرفات تک کسی نے نکیا تو فوت ہوگیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہوا اور قدوم کے معنے آنے کے ہین حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہین اور جس نے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہوگیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہوگیا نیت جب بھی لغو ٹھیری اور طواف قدوم کے بہت نام ہین طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ مین طواف قدوم نہین بلکہ عمرہ مین جو طواف کرے گا وہ اُسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے ہی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا ہو جائیگا نیت بیکار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان مین سچا ہے اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکہتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر عمل نکرنا چاہیے۔

کسی کے قول کیطرف التفات بہی نکر ابن عباس ہون یا اونکر والد عباس کیون نہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون کا کام نہین ہے بلکہ جہوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین ہے (نووی)

عَنْ وَبْرَۃَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا یَمْنَعُکَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ ابْنَ فُلَانٍ یَکْرَھُہٗ وَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْہُ رَاَیْنَاہُ قَدْ فَتَنَتْہُ الدُّنْیَا قَالَ فَاَیُّنَا اَوْ اَیُّکُمْ لَمْ تَفْتِنْہُ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَسُنَّۃُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ مِنْ سُنَّۃِ فُلَانٍ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا **وبرہ** نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچھا کہ مین طواف کرون بیت اللہ کا اور مین نے حج کا احرام باندہا ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکھا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اُسکو مکروہ جانتے ہین اور آپ اُن سے زیادہ ہمارے پیارے ہین اور مین اُنکو دیکھتا ہون کہ دنیا نے اُنکو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم مین اور تم مین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پہر کہا ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُنہون نے حج کا احرام باندہا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ مین سعی کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تہا اور قصر النفس کی راہ سے فرمایا

بَاب بَیَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَۃٍ لَا یَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْیِ وَاَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا یَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَکَذٰلِکَ الْقَارِنُ عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کہلتا

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَۃٍ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَلَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اَیَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ فَقَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعًا وَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچھا ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پہرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے **ف** مراد اس سے یہہ ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہین کھلا جب تک کہ آپ عمرہ مین سعی سے بھی فارغ نہوئے اور تم کو بھی متابعت اونکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ مین صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہین کھل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہین کر سکتا اور جتنی امور احرام مین حرام ہوگئی ہین کوئی اوسکو حلال نہین اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ ان دونون نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کھل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور روایت کی ہمسے یحیی بن یحیے نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے انکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے انکو ابن عمر سے انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهٗ سَلْ لِیْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ یُّهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَیَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ لَا یَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا یَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا یَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ یَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِی الرَّجُلُ فَسَاَلَنِیْ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ فَقُلْ لَهٗ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ یُخْبِرُ . . . . . . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ اَسْمَآءَ وَالزُّبَیْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَمَا بَالُهٗ لَا یَاْتِیْنِیْ بِنَفْسِهٖ یَسْاَلُنِیْ اَظُنُّهٗ عِرَاقِیًّا قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهٗ اَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یَكُنْ غَیْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** محمد سے جو فرزند ہین عبد الرحمن کے روایت ہے کہ ایک شخص نے عراق والون سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچہہ دو کہ جو شخص لبیک پکاری حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہین (یعنے احرام اوس کا کہل گیا یا نہین) پہر اگر وہ تم سے کہین کہ نہین حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا محمد نے کہا کہ پہر مین نے عروہ سے پوچہا تو اونہون نے فرمایا کہ نہین حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے مین نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہون نے فرمایا بہت برا کہتا ہے وہ پہر وہ عراقی مجہے ملا اور مجہہ سے پوچہا تو مین نے اُس سے بیان کر دیا (یعنے جواب عروہ کا) تو اُس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بہی پہر اُن دونون نے ایسا کیون کیا محمد نے کہا مین پہر عروہ کے پاس گیا اور اُن سے اُسکا ذکر کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مین نے کہا مین اُسکا حال نہین جانتا اُنہون نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیون نہین پوچہہ لیتا مین اوسکو عراق والا جانتا ہون مین نے کہا مین نہین جانتا (اُس وقت تک شاید اُن کو بہی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو) تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جہوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اُسکی خبر دی مجکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ مین داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس مین اختلاف ہی کہ واجب ہی یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہی اور ابن عباس کا قول بہی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہی مگر اللہ تعالی نے اس مین کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہی اور قول ابن عباس ہی کا ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہی علی الخصوص جب فعل نبی بہی اوسپر دال ہو پہر اوسکی حجت ہونی مین کیا مقال ہے) پہر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور انہون نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تہا کچہ سوا اس کے (یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہی اور آگے بہی کئی جگہ یہی لفظ آیا ہے اسکو قاضی عیاض نے کہا ہی کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے پہر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کہول دیے ہون اور حج کا احرام پہر دوبارہ مکہ سے باندہے ہون جیسا مذہب ہی بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا بہی مذہب یہی تہا اور نووی نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظا اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ بتشدید یا ہے یعنے پہر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو اور پہر عمر نے بہی اسی کی مثل کیا پہر حج کیا عثمان نے اور انکو بہی مین نے دیکہا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اوسکو بدلا نہین پہر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بہی پہر حج کیا مین نے اپنے باپ زبیر کے ساتہہ سو انہون نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پہر اُسکو بدلا نہین پہر مین نے مہاجرین اور انصار کو بہی ایسا ہی کرتے دیکہا پہر مین نے سب کے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکہا وہ ابن عمر ہین کہ انہون نے بہی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو انکے پاس موجود ہین یہ لوگ انسے کیون نہین پوچہ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہین لوگ جب مکہ مین قدم رکہتے تہے تو پہلے طواف کرتے تہے بیت اللہ کا اور پہر احرام نہین کہولتے تہے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہین کہلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے تحیۃ

المسجد پڑہی اور یہ سب باتین متفق علیہ ہین) اور مین نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکہا کہ جب یہ تشریف لاتین مکہ مین تو اول بیت اللہ کا طواف کرتین اور پہر احرام نہ کہولتین (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتین) اور میری مان نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئین اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پہر جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین (یعنے بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا جہوٹ کہا اس مسئلہ مین) **ف** یہ جو کہا کہ مجھے میری مان نے خبر دی کہ وہ آئین اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چہوا اور حلال ہوئین اور مراد ان چہونے والون سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہین اس لیے کہ یہ ان دنون حائضہ تہین اور اُنہون نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع مین اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت مین آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہین اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان لوگون کا عمرہ تہا جو حج سے فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہین کیا کہ قصہ انکا مشہور تہا اور یہ بہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائین تہین اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث مین تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین اس سے یہ مراد نہین ہے کہ قبل سعی کے حلال ہوگئین بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چہوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت مین مقدر ہے اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہین ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بہی ضرور ہے اور راوی نے اس تغییر کو بسبب شہرت کے چہوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہین اور اسکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہین ہوسکتی اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نووی)

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ** اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا ہم احرام باندہکر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتہہ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتہہ نہو وہ احرام کہول ڈالے اور میرے ساتہہ ہدی نہ تہی سو مین نے احرام کہول ڈالا اور زبیر کے ساتھہ ہدی تہی (یہ اُن کے شوہر تہے) سو انہون نے احرام نہ کہولا اسماء کہتی ہین کہ پہر مین نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جا بیٹہی تو اونہون نے کہا تم میرے پاس سے اوٹھ جاؤ (اسلیے کہ مین احرام مین ہون اور یہ احتیاط اور تقوے کی بات تہی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہون اور شہوت سے جا بیجا چھیڑ چھاڑ ہو) تو مین نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمہارے اوپر کود پڑون گی (یہہ اُنہون نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتون سے کیا ڈرتے ہو)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ** اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئین تو اونہون نے فرمایا تم مجہسے دور ہو جاؤ تم مجہسے دور ہو جاؤ تو اونہون نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمپر کود پڑون گی

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ إِنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللهِ **ترجمہ** ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے جو مولی ہین اسماء بنت ابی بکر کے اون سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گذرتین (حجون بفتح حا و ضم جیم حرم مکہ مین ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرس کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر چڑہتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتین کہ اللہ تعالی رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن کے ساتہہ یہان اوترے تہے اور ہمارے پاس اندلون بوجہے کم تہے اور سواریان تہوڑی تہین

اور توشہ قلیل تھا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور مین نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصون نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور ہارون نے اپنی روایت مین کہا کہ روایت کی اسماء کے مولے نے اور اُن کا نام عبداللہ نہین لیا

عن مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيْهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهٖ اُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهَا فَادْخُلُوْا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوْهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا **ترجمہ** مسلم قرّی نے کہا کہ مینے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو اُنہون نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی مان موجود ہین کہ روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچھو کہا اونہون نے کہ پھر ہم اون کے پاس گئے اور اُنکو دیکھا کہ وہ ایک فربہ عورت ہین اور نابینا سو اُنہون نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِيْ حَدِيْثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَاَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِيْ مُتْعَةُ الْحَجِّ اَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمن کی روایت مین صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہین اور ابن جعفر کی روایت مین ہے کہ اُنہون نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتون کا **ف** مگر اوپر کی روایت مین صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے اُنہون نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت مین بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے

عن مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ اَصْحَابُهٗ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ وَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ **ترجمہ** مسلم نے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے سنا کہتے تھے

کہ لبیک پکاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہین کہولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تہے اور باقی لوگون نے عمرہ کر کے احرام کہول ڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن مین تہے جو قربانی لائے تہے سو اونہون نے احرام نہین کھولا مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگون مین سے تہے جو قربانی نہین لائے تہے اور ایک اور شخص بہی اونہی مین سے تہے سو ان دونون نے احرام کہول ڈالا **بَابُ** جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین (یعنے اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینے کو صفر کر دیا کرتے تہے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکھہ دیا اور اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی نسی تہی جس کو قرآن مین اللہ تعالی مشرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹہین اچہی ہو جاوین (یعنی جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہین اور زخمی ہو گئی ہین) اور راستون سے حاجیون کے اونٹون کے نشان قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہو جاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتہی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے اُنکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنا دین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذر چکا) سو یہہ لوگون کو بڑی انوکہی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے یا ادہورے کہ بعض چیزون سے بچتے رہین) تو آپنے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیز سے پرہیز

کی ضرورت نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً **عبدالله** عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تھی حج کی پہر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپ نے صبح کی نماز پڑہی پہر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابرہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہمسے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابو شہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیے بن کثیر نے اُن سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر دونون نے مجہسے کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا یعنے اوپر کی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابو شہاب کی روایت مین یہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطحا مین پڑہی سوا جہضمی کے روایت کے کہ اوس مین اُسکا ذکر نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً **عبدالله** عباس کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار چوتہی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے اُنکو حکم فرمایا کہ اُسکو عمرہ کر ڈالو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِيْ طُوًى وَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُّحَوِّلُوْا اِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتہی گذر چکی ذیحجہ کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جنکے پاس قربانی ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ

فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کھول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنون میں روا ہو گیا قیامت تک **فائدہ** رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنون مین عمرہ کو برا جانتے تھے

عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَۃَ الضُّبَعِیَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِیْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِیْ بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَی الْبَیْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فِیْ مَنَامِیْ فَقَالَ عُمْرَۃٌ مُتَقَبَّلَۃٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ رَاَیْتُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** شعبہ نے ابوجمرہ ضبعی سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے تمتع کیا اور لوگون نے مجھے منع کیا مین ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا سو اُنہون نے مجھے حکم دیا اور مین بیت اللہ کے پاس جا کر سو رہا اور خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی قبول ہے مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پھر کیون نہ قبول ہو)

باب اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِیْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ قربانی کی کوہان چیرنے اور اسکے گلے مین ہار ڈالنے کا بیان

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ذی الحلیفہ مین اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اوس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے مین دو جوتیون کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہان بھی پکاری) **ف** یہ کوہان چیر دینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہچانا جاوے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تا کوئی اسکو

ایذا اندی اور لوٹتے نہین اور یہہ مستحب ہے انہی روایتون کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو جو بدعت کہا ہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہی شاید اون کو یہہ احادیث نہین پہنچین اور اسیکو اشعار کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو اسکو مثلہ کہا ہی وہ قول بہی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہین بلکہ مانند فصد و حجامت کی ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علماے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہان شتر کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائین جانب ہی اور اسحدیث مین اُن کا رد ہے اور بکریون کے گلے مین ہار ڈالنا مسنون ہے نیز دیکھو شافعیہ کے اور نزدیک جماہیر علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اُس کے قائل نہین ہین اور شاید اُنکو یہ احادیث صحیحہ نہین پہنچین حالانکہ احادیث صحیحہ اِس باب مین بہت ہین اور وہ حجت ہین اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہین اور اسپر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہین اسلیے کہ ضعیف ہی اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونون چیزون کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بہی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے مین ہار ڈالنا دو جوتیون کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر تاگا چمڑا کچھہ اور ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اسحدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تہی جسکو اشعار کیا تہا اور سوار ہو حج مین افضل ہوا پیدل چلنے سے **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن مثنے نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سی یہی مضمون جو شعبہ کی روایت مین ہے مگر اوس مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ مین آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہین کیا

باب قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ مین ابن عباس کے فتوے کا بیان

عکح

قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ

ترجمہ قتادہ نے کہا مین نے ابو حسان اعرج سے سُنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ مین سے کہا کہ

آ ابن عباس یہ کیا فتوی ہی آپ دیتی ہین جس مین لوگ مشغول ہو رہے ہین یا جس مین وہ لوگ گڑبڑ کر رہی ہین کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سی طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال ہوگیا تو اُنہون نے فرمایا یہ سنت ہی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک مین خاک بہر جاوی (یعنے تمہاری خلاف ہو تو ہوا کرے) **عن** قَتَادَةَ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ **ترجمہ** قتادہ سی روایت ہے کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسلہ ایسا ہے کہ لوگون مین بہت پہیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہوگیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سُنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ تمہارے ناک مین خاک بہرے **عن** عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَيْنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ كَانَ يَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **عطاء** نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تہے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی) وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سی کہتے تہے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پہر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ تک ہی تو مین نے کہا یہ تو عرفات سی آنے کے بعد ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل اُسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سی نکالتے تہے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کہول ڈالین حجۃ الوداع مین **ف** نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بہی جب طواف کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کرکے احرام کہول ڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہی سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہی

کہ حاجی بمجرد طواف قدوم حلال نہین ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سی فارغ نہو وہ محرم ہے اور تین چیزین کے بجا لانیسی دونو طرحکا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہوجاوی وہ تینون یہ ہین رمی جمرہ عقبہ اور حلق اور طواف اور اس طواف سی طواف زیارت مراد ہی جو وقوف عرفات کی بعد ہوتا ہی اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف زیارت نہین کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت مین ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہین اسلیے کہ آیت کا مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہان ذبح کیجاوے یعنی حرم مین اس مین حرم کہولنے نکہولنے کا مطلق ذکر نہین اور استدلال انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع مین اپنے یارون کو کہ احرام کہولڈالین سو بھی ایسا ہی کہ انکی مذہب پر اسکو دلالت نہین اسلیے کہ آپ نے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تھا یہ خلاصہ تقریر ہے نووی کی اور ابن قیم کا مختار یہی ہی جو ابن عباس کا مذہب ہی کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہی مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث مین مذکور ہی اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تہی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہی بلکہ اوپر گذر چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہین یہ اسی سال کے لیے ہی کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابد الآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ مین آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتھ جیسا نووی نے لکھا ہی عجیب بات ہی بس حدیث کے روسی مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور کے خلاف ہو اور ابو موسی اشعری کا بھی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز جانتے ہین اور ابو موسی اشعری فتوی دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت مین خلافت ابو بکر کی اور کچھ ابتدا مین خلافت عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پر نہین بدل سکتا حکم رسول معصوم صلعم کا منع سے عمر کے اور زاد المعاد مین ہے کہ رجوع بھی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے من شاء زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ

باب جَوَازِ تَقْصِيْرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهٖ وَاَنَّهٗ لَا يَجِبُ حَلْقُهٗ وَاَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهٖ اَوْ تَقْصِيْرِهٖ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بال کترنا بھی روا ہی اور حلق واجب نہین اور مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈاوی یا کترا دے **عن** طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ عَلِمْتَ اَنِّيْ قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اَعْلَمُ هٰذِهٖ اِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ **ترجمہ** طاوس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ذکر کیا کہ مجھ سے معاویہ نے کہا کہ مین تمھے خبر دے چکا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہین مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سی سو مین نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہی **عن** طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَّهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهٗ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَّهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مین نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی پہال سے یا مین نے آپ کو مروہ پر دیکہا کہ آپ بال کتروا رہے ہین تیر کی پہال سے مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بہی روا ہے حج و عمرہ مین اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع مین افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کترا وائے حج کے بعد منڈائے کہ دونون کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قصر و حلق مروہ کے پاس ہو عمرہ مین کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منی مین کرے اور اگر حرم مین کہین اور بہی ہو تو بہی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہون نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکہا عمرہ جعرانہ مین ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع مین تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے منی مین حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بہی محمول نہین ہو سکتی اسلیے کہ عمرہ قضا سن سات مین ہوا ہجرت سے اور اوس وقت تک حضرت معاویہ ایمان نہین لائے تہے اس لیے کہ وہ تو آٹھوین سال ہجرت کو ایمان لائے تہے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع مین سمجہا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگون سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجہا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ مین اوپر مذکور ہوا کہ آپکے ساتہہ ہدی تہی اسلیے آپنے احرام نہین کہولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج مین

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا اِلٰى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج کو پکارتے ہوئے پہر جب مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین مگر وہ لوگ جنکے ساتہہ قربانی ہے پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پہر لبیک پکاری حج کی (یعنے بیچ مین عمرہ کر کے احرام کہول ڈالا تہا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چینخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردون کو اور عورتین اس آواز سے کہین کہ آپ سنین اور

مردون کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** جابر وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا قدمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصرخ بالحج صراخا **ابوسعید** اور جابر دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے **عن** ابی نضرۃ قال کنت عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ آت فقال ان ابن عباس وابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اختلفا فی المتعتین فقال جابر فعلناھما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نہانا عنہما عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فلم نعد لہما **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تہا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونو متعون مین اختلاف کر رہی ہین (یعنے ایک متعہ نسا مین اور ایک متعہ حج مین) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونو متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہین پھر حضرت عمر نے ان دونون کو منع فرمایا تو پھر نہ نہین کیا **ف** منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس راہ سے تہا کہ آپ کی غرض تہی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر مین بجا لاوین تو یہ منع اس نظر سے نہین کہ افضل کو کیون ترک کرتے ہین اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تہا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تھے اسلیے آپ نے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدم من الیمن فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم اھللت قال اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان معی الھدی لاحللت **انس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندھا انہون نے کہا مین نے یون لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپنے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو مین عمرہ کر کے احرام کھولڈالتا (یعنے اب تم بھی احرام نہ کھولو جیسے مین نہ کھولون گا **عن** سلیم بن حیان بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی روایۃ بھز لحللت **ترجمہ** سلیم سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت مین لحللت کا لفظ ہے لاحللت کی جگہہ پر یعنے دونون کے ایک ہی ہین **عن** یحیی بن ابی اسحاق وعبد العزیز ابن صہیب وحمید انہم سمعوا انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِھِمَا جَمِیْعًا لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا **یحیی** وغیرہ نے انس سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَحُمَیْدِ الطَّوِیْلِ قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا وَقَالَ حُمَیْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجٍّ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** حَنْظَلَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَ عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّھُمَا **ترجمہ** حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انہوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسی فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی میں جو مکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماویں گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ضرور نازل ہوں گے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحب مذہب نہیں نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیرنبی کی نبی پر وذلک باطل **عَنْ** ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ **وہی مضمون ہے** کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حرملہ نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن اسلمی نے اونہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دونو راویوں نے بیان کیا ہے

باب بَیَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِھِنَّ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمروں کا اور اون کے وقت کا **عَنْ** قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ اِلَّا الَّتِیْ مَعَ حَجَّتِہٖ عُمْرَۃً مِّنَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ

وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ **ترجمہ** قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ مین مگر وہ جو حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ مین دوسرا اوسکے بعد کے سال مین ذی قعدہ مین تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہان حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی قعدہ مین اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذیحجہ مین ہوا **عن** قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ **ترجمہ** قتادہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہون نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عن** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى **ابواسحاق** نے کہا کہ مین نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادون مین رہے اونہون نے کہا سترہ مین اور اونہون نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہین اور ابواسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ مین تھے یعنے قبل ہجرت کے **عن** عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ **ترجمہ** عطا نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہ مین اور ابن عمر دونون حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسواک کر رہی تھین اور مین اُنکے مسواک کی آواز سن رہا تھا سو مین نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب مین عمرہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہان مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ اے میری مان آپ سنتی ہین کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہین اُنہون نے کہا کہ کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ کہتے ہین کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مین تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب مین عمرہ نہین کیا اور جب آپنے عمرہ کیا تو ابو عبد الرحمن آپکے ساتھ تھے اور ابن عمر نے یہ بات سنی اور نہ ہان کہا نہ نا اور چپ ہو رہے **عَنْ مُجَاهِدٍ** قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهٗ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تع عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مین اور عروہ دونو مسجد نبوی مین گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد مین نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو مین نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے اُنہون نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد مین ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوۃ مفروضہ کے بدعت ہے) پہر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہین اونہون نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون مین سے رجب مین ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلاوین یا انکو رد کرین اور ہم نے مسواک کرنیکی آواز سُنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی کہ وہ حجرے مین تھین سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہین اے مومنون کی مان جو ابو عبد الرحمن کہہ

رہی مین اونہون نے پوچھا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے مین ایک اون مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت کرے ابو عبدالرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ اون کے ساتھ نہ ہون اور رجب مین آپ نے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل ان روایتون کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چھٹے سال مین ہجرت کے اور اوس عمرے سے کافرون نے روکا اور سب نے احرام کہولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرماوین اور یہ بہی عمرون مین شمار کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری مین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور مین سن آٹھہ ہجری مین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتہا جو حجۃ الوداع کے ساتھہ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ مین ہوا اور اعمال اوسکی ذیحجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علما نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر بہول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین اسلیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپ نے ایک ہی حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بہی آئے ہین اور زید بن ارقم کی روایت مین یہان اونیس ہی جہاد مذکور ہین اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کی پچیس ٢٥ ہین اور بعضون نے ستائیس بہی کہی ہین اور اسکے سوا اور بہی قول ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا لعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول چال ہے اور بعضون نے اسے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالے سے اوس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ ضحے کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا بدعت ہے اگرچہ اصل اوس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بہی ثابت ہو وہ بہی ہیئت شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب مین واجب کا سا انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات مین داخل کر دیتا ہے

باب فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت

عن

عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

ترجمہ عطا سے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بہی لیا مگر مین بہول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتھ حج کو نہین چلتین تو اونہون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تہے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چہوڑ گیا کہ اوس پر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچہا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بہی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہیں کہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض نہ تہا کہ اُسکے پاس سواری نہ تہی

عن عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَّعِيْ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہماری شوہر کے دو اونٹ تہے ایک پر وہ اور اُنکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چہوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے

باب اِسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان

عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چہ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہو ہر شہر سو نکلنے والے کو **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ **ترجمہ** عبید اللہ سو اسی سند سو یہی مضمون مروی ہوا اور
ایک روایت مین زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ مین اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا مین ہے اور وہ ایک
مقام کا نام ہے محصب کو بازو مین اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ مین اوترجاتے ہین **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا
مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا **عائشہ** صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سو روایت ہو کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو داخل ہوا اوپر کیطرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سو **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى
مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سو روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال
مکہ فتح ہوا کدا کیطرف سو داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کیطرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سو ایک ٹیلا
ہے مکہ کی بلندی کیطرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کیطرف) ہشام نے کہا کہ میرے
والد اون دونون کیطرف سو داخل ہوتے تھے اور اکثر کدا کیطرف سو داخل ہوتے تھے **باب**

اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَ
دُخُولِهَا نَهَارًا ذی طوی مین رات کو رہنا مستحب ہے اور نہا کر دن کو مکہ مین جانا **عن** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى
أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى
الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم شب کو ذی طوی مین رہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ
مین داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت مین ہے کہ ذی طوی مین
آپ نے صبح کی نماز پڑھی **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ
إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو کہ ابن عمر مکہ مین نجاتے جب

تک ذی طوی مین رات کو رہتی پہر جب وہان صبح ہو جاتی نہانے پہر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى وَيَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طوی مین اور شب کو وہان رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑہتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد مین نہین ہے جو وہان بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشْرَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **نافع** کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونہہ کیا طرف دونون ٹیلون کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ مین تہا اور اس مسجد کو جو وہان بنی ہے بائین طرف کر دیتے تہے اوس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلے سے دس ہاتہہ چہوڑ کر یا اس سے کم و بیش پہر نماز پڑہتے تہے منہ کئے ہوئے دونون ٹیلون کیطرف اس لنبے پہاڑ کے جو تیرے اور کعبہ کے بیچ مین ہے اللہ رحمت اور سلام بہیجے اونپر **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ مکہ مین داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے مین رہنا جسکی راہ مین پڑے ورنہ اوس کے بُعد کا اندازہ کر لے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور شب کو ذی طوے مین رہنا بہی مستحب ہے اور مکہ کو دن مین داخل ہونا بہی مستحب ہے اور بعضون نے کہا رات دن دونو برابر ہے اور بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ

مین رات کو داخل ہوئے اور بعضون نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تہا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ فِي الْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا مستحب ہونا طواف
اول مین حج کے اور طواف عمرہ مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّ
كَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق
چلتے اور بہتیا کے آنے کی جگہ مین دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ مین اور ابن عمر بہی ایسا ہی
کرتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِيْ
اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج مین یا عمرہ مین پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
اور دو رکعت نماز پڑہتے پہر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ
اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چہوتے اور پہلے پہل طواف کرتے
تو تین بار دوڑتے سات پہیرون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا **ترجمہ**
وہی مضمون ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ
وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود
تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى
انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا **عَنْ**

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ وہی مضمون ہے

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَرَاَیْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَیْتِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّ مَشْیَ اَرْبَعَةِ اَطْوَافٍ اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا وَّ اَصْحَابَهٗ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بِالْبَیْتِ مِنَ الْهُزَالِ قَالَ وَكَانُوْا یَحْسُدُوْنَهٗ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْمُلُوْا ثَلَاثًا وَّیَمْشُوْا اَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الطَّوَافِ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَیْهِ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مُحَمَّدٌ هٰذَا مُحَمَّدٌ حَتّٰی خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُیُوْتِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ لَا یُضْرَبُ النَّاسُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَیْهِ رَكِبَ وَالْمَشْیُ وَالسَّعْیُ اَفْضَلُ

مترجمہ ابوالطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اُس مین تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہی اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہین کہ وہ سنت ہی تو انہون نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہین سچے بھی مین نے کہا اسکا کیا مطلب اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو مشرکون نے کہا کہ محمد اور اُن کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہین کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کرین اور چار بار عادت کی موافق چلین (غرض یہ ہے کہ اُنہون نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ اون کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر مین نے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ مین سعی کرنے کی سوار ہو کر کہ وہ سنت ہی کہ آپ کے لوگ اوسکو سنت کہتے ہین اُنہون نے فرمایا وہ سچے بھی ہین جھوٹے بھی مین نے کہا اسکا مطلب اُنہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو لوگون کی بھیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتین تک باہر نکل آئین اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہین یہ محمد ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنے ہٹو بچو بغل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے ساتھ ہوتی ہے آپ کے لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگون کی
بہت بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنے اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوئی
تھی اوسکو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے) **کہا مسلم نے** اور روایت
کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یزید نے اون سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر
اس مین یون ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہین کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے
عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِیَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا **ترجمہ** وہی مضمون
ہے باختصار **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اُرَانِیْ قَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِیْ قَالَ قُلْتُ رَاَیْتُهٗ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰی
نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَیْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا یُكْهَرُوْنَ **ترجمہ** ابی الطفیل نے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا مین خیال کرتا ہون کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا مینے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور
لوگون کا اونپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ ہان وہی تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگون کو آپکے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُهٗ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰی یَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ یَقْدَمُ عَلَیْكُمْ
غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰی وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا یَلِی الْحِجْرَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَیَمْشُوْا مَا بَیْنَ الرُّكْنَیْنِ لِیَرَی الْمُشْرِكُوْنَ
جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰی قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ
اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَلَمْ یَمْنَعْهُ اَنْ یَاْمُرَهُمْ
اَنْ یَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے یار مکہ مین آئے اور اونکو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے

اور مشرکون نے یہہ کہا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوینگے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکہا ہے اور بڑی ناتوانی انکو ہوگئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلین کہ مشرکون کو انکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تہا کہ انکو بخار نے ناتوان کر دیا ہے یہ تو ایسے ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے جو انکو ساتون پہیرون مین رمل کا حکم نہین دیا تو اس لیے کہ یہ تہک جاوینگے **ف** ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہو گیا اور معنی رمل کے یہی ہین کہ جلدی جلدی چہوٹے چہوٹے قدم رکہکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بہی ایک طواف مین مسنون ہے اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اسپر اتفاق ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین انکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چہوٹ گئی اور کچہ جرمانہ اوسپر نہین اور بعض اصحاب مالک کے نزدیک اوسپر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور بہیڑ کی جگہ مین دوڑکر چلنا ضرور ہی وہان دو سبز کہنبہ لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑکر چلے اور جب تین پہیرے طواف کے پورے ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلین یہ ساتوین سال عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تہا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نرہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ سنت ہے تین شوط مین اور ہر پہیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن ماجشون کے نزدیک اگر رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بہی پہلے یہی قول تہا پہر اس سے رجوع کیا (کل ہذا من النووی)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انما سعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورمل بالبیت لیری المشرکین قوتہ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکھیں (یعنے اب ضرور نہیں نہ مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے)

باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین فی الطواف **صرف** دونوں رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے انہی دونوں مین کیطرف کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونوں کا اور مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو کونے اوسکے یمن کیطرف منسوب ہین انکو رکنین یمانیین کہتے ہین اور دو کونے شام کیطرف منسوب ہین انکو شامیین کہتے ہین اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ لیتے ہین نہ چھوتے ہین بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہین کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف مین داخل ہوجاوے اس لیئے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونوں کونوں یمانی کے کہ اُنکو بوسہ دیتے ہین ایک کونے مین حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہین کہ یہ دونوں کونے بنائے حضرت ابرہیم علیہ الصلوٰة والسلام کے موافق ہین بخلاف شامیون کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کی مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہوسکتی ہے

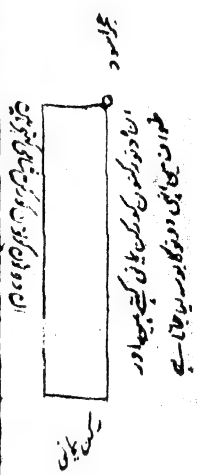
حجر اسود
رکن یمانی
ان دو کونوں کو رکن شامی کہتے ہیں
ان دونوں کونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور
طواف میں بھی ان دونوں کو بوسہ دیا جاتا ہے

عن سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من ارکان البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دور الجمحیین **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونوں مین سے رکن اسود (وہی جسے ہم رکن یمانی اوپر لکھہ چکے ہین) اور اسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانوں کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنے چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابرہیم پر نہیں واقعہ ہین یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چھونا بھی مستحب کہا ہے چنانچہ امام حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . .

جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے
اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے
کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کونوں کو چھوئے (نووی) **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَسْتَلِمُ
اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْیَمَانِیَ **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی
کو چھوتے تھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَیْنِ الرُّكْنَیْنِ
الْیَمَانِیْ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُهُمَا فِیْ شِدَّةٍ
وَّلَا رَخَاءٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ
آرام میں (یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عَنْ** نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَهٗ
وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ **ترجمہ** نافع
رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ
دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے
نہیں چھوڑا **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ الْبَكْرِیِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا یَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ غَیْرَ الرُّكْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ
دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ تَقْبِیْلِ
الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِی الطَّوَافِ حجر اسود کے بوسہ کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ
لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ مَا
قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ بِمِثْلِهَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَسْلَمَ
ترجمہ سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کو اور کہا کہ اللہ تعالی کی

قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ سے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُکَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَّلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَصْلَعَ یَعْنِیْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُکَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُقَدَّمِیِّ وَاَبِیْ کَامِلٍ رَاَیْتُ الْاُصَیْلِعَ **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس نے کہا کہ میں اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہوں) اُنکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جاوے اور وہ اُس سے بُرا نہ مانے تو اوس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تجھہ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی ناک مر گئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد دینگے اسلیے کہ حجر اسود جو یمین اللہ ہے اسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جنکا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھہ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا) **عَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُکَ وَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ لَمْ اُقَبِّلْکَ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَہٗ وَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَ حَفِیًّا **ترجمہ** سوید نے کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ اُنھوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھہ کو چاہتے تھے **عَنْ** سُفْیَانَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَ حَفِیًّا وَلَمْ یَقُلْ

وَالْتَزَمَهٗ **ترجمہ** سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین لپٹنے کا ذکر نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہے

باب جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰی بَعِيرٍ وَغَيْرِهٖ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهٖ لِلرَّاكِبِ اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونے کا بیان

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے **ف** محجن اوس چھڑی کو کہتے ہین کہ اوسکا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اوسکو بوسہ دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اوسکو منع کرتے ہین وہ غلطی پر ہین

عن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهٖ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوْهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ **جابر** نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھین اور آپ اونچے ہو جاوین اور آپ سے مسائل پوچھین اس لیے کہ لوگون نے آپ کو بہت گھیرا تھا

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوْهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوْهُ فَقَطْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت مین ولیسالوہ نہین ہے

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰی بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اسلیے سوار ہوئے کہ لوگون کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے

عن

ابی الطفیل یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن معه ویقبل المحجن **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے **عن** ام سلمة انها قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبة قالت فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وهو یقرأ بالطور وکتاب مسطور **ام سلمہ** نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سو انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردوں سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو اون کے جانور سے ایذا نہ پہنچے ان سب روایتوں سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر

باب بیان ان السعی بین الصفا والمروة رکن لا یصح الحج الا به سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اوسکے حج نہیں ہوتا

عن عروة عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قال قلت لها انی لاظن رجلا لو لم یطف بین الصفا والمروة ما ضره ذلک قالت لم قلت لان اللہ یقول ان الصفا والمروة من شعائر اللہ الی آخر الآیة قالت ما اتم اللہ حج امرئ ولا عمرته لم یطف بین الصفا والمروة ولو کان کما تقول لکان فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما وهل تدری فیما کان ذاک انما کان ذاک ان الانصار کانوا یهلون فی الجاهلیة لصنمین علی شط البحر یقال لهما اساف ونائلة ثم یجیئون فیطوفون بین الصفا والمروة ثم یحلقون فلما جاء الاسلام کرهوا ان یطوفوا بینهما للذی کانوا یصنعون فی الجاهلیة قالت فانزل اللہ عز وجل ان الصفا والمروة من شعائر اللہ الی آخرها قالت فطافوا **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں انہوں نے فرمایا کیوں تم نے کہا کہ اللہ

تعالی فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچھ گناہ نہین اون مین طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اللہ تعالی یون فرماتا کہ کچھ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اُسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بُت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر قسم کہاتے تھے پہر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پہر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اُسکا روا نہین)

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا اَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَ هٰذَا فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ مین تو مین جانتا ہون کچھ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین پہر گناہ نہین کوئی اگر اون مین طواف کرے تو انہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پہر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالے نے یہ آیۃ اُتاری

سواب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی **ف** اس حدیث سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہون نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض ایک شی واجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچھ عیب نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہی ویسا ہی رہتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑھنے مین کچھ گناہ نہین تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہی اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تھا اوسکی لبیک پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت مین موطا کی اور ازد اور غسان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج مین اور ابن کلبی نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اُسے پوجتے تھے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے نہین تھے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف بیٹا تھا بقار کا اور نائلہ بیٹی تھی ذہب کی اور اُسکو بنت سہل ہی کہتے تھے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تھے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر زنا کیا تھا سو اللہ تعالے نے اُنکو مسخ کرکے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ پر کہ لوگ اُنکو دیکھکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پھر وہان سے بدل دیا اور ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکھدیا اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکم دیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہمنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف و نائلہ کا ہوا کہ غرض اگلی لوگون کی اوسکے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ، اللہ تعالے سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک مین ڈالدیا پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلون کا کہ جب لوگ انکی زیارات موافق سنت کی چہوڑ دین اور اُنکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چہوڑ دین بلکہ اُن کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑہانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے برابر کر دین اون چلون کو منہدم اور خاک کرین اگرچہ ہزارون مشرک ٹرے چلایا کرین اور لاکہون گور پرست غل مچایا کرین **عن** عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ قَالَ قُلتُ لِعَائِشَۃَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰی عَلٰی اَحَدٍ لَم یَطُف بَینَ الصَّفَا وَالمَروَۃِ شَیئًا وَمَا اُبَالِی اَن لَّا اَطُوفَ بَینَھُمَا قَالَت بِئسَ مَا قُلتَ یَا ابنَ اُختِی طَافَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَطَافَ المُسلِمُونَ فَکَانَت سُنَّۃً وَّاِنَّمَا کَانَ مَن اَھَلَّ لِمَنَاۃَ الطَّاغِیَۃِ الَّتِی بِالمُشَلَّلِ لَا یَطُوفُونَ بَینَ الصَّفَا وَالمَروَۃِ فَلَمَّا کَانَ الاِسلَامُ سَاَلنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِکَ فَاَنزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ) اِنَّ الصَّفَا وَالمَروَۃَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَن حَجَّ البَیتَ اَوِ اعتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیہِ اَن یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَلَو کَانَت کَمَا تَقُولُ لَکَانَت فَلَا جُنَاحَ عَلَیہِ اَن لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا قَالَ الزُّھرِیُّ فَذَکَرتُ ذٰلِکَ لِاَبِی بَکرِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ ابنِ الحَارِثِ بنِ ھِشَامٍ فَاَعجَبَہٗ ذٰلِکَ وَقَالَ اِنَّ ھٰذَا العِلمُ وَلَقَد سَمِعتُ رِجَالًا مِن اَھلِ العِلمِ یَقُولُونَ اِنَّمَا کَانَ مَن لَّا یَطُوفُ بَینَ الصَّفَا وَالمَروَۃِ مِنَ العَرَبِ یَقُولُونَ اِنَّ طَوَافَنَا بَینَ ھٰذَینِ الحَجَرَینِ مِن اَمرِ الجَاھِلِیَّۃِ وَقَالَ اٰخَرُونَ مِنَ الاَنصَارِ اِنَّمَا اُمِرنَا بِالطَّوَافِ بِالبَیتِ وَلَم نُؤمَر بَینَ الصَّفَا وَالمَروَۃِ فَاَنزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالمَروَۃَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰہِ قَالَ اَبُو بَکرِ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ فَاَرَاھَا قَد نَزَلَت فِی ھٰؤُلَآءِ وَھٰؤُلَآءِ **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچہ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکہتا اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے ای میرے بہانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے جب سعی کی ہے اور یہہ سُنت ہی (یہان سنت سے مراد واجب ہی) اور حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناۃ بدبخت کا جو مشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی نہ کرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہُوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ہم لوگون نے تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے اوسپر گناہ نہین کہ اون مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین اُسپر جو سعی نہ کرے اور ابن زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان کی تو انہون نے بہت پسند کی اور اُنہون نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ اون دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ مین بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہن کے واسطے یہ آیت اوتری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین لکہا ہے کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہین عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی کہ جناب عائشہ صدیقہ نے اُنکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تہا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تہے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا بُرا جانتے تہے اور یہی طریقہ تہا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندہا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تہا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالے اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ

باب بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ سعی دوبارہ نہین ہوتی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** جابر کہتے تہے کہ سعی نہین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار **مسلم** نے فرمایا کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنی صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تہا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ بدعت ہے اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اس لیے

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہوگیا اون دعاؤن اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اور اسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سرے سے اصل ہی ثابت نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اوراد کی جو تعداد مقرر کردی ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بسبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جاتا ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہے اور اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حاجی لبیک پکارے جاوے جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ کو بٹھایا پیشاب کیا اور آئے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر مین نے عرض کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوگئے اور مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبداللہ بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنے جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے کبھی

مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت تھی اور اُسامہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد اس سے نماز مغرب ہے کہ اونہون نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ نماز تمہاری آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑہنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ اپنا بڑا بوڑہا اگر معلوم ہو کہ کچہ بہول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہ نے خیال کیا تہا کہ حضرت نماز بہول گئے اور یاد دلائی اور آپنے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع کرنا ان دونون نمازون کا باجماع مسلمین سنت ہے اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے راہ مین مغرب پڑہ لی تو اعادہ اُسکا واجب ہے اور باقی کا قول ہے کہ اگر راہ مین پڑہ لے تو روا ہے مگر خلاف سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جماہیر علماء صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح تک لبیک کہے پھر جب صبح کی نماز پڑہ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی جمرہ عقبہ سے فارغ نہو کہی جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جسکا ابھی ترجمہ ہوا اور آگے روایات بھی اس کے مؤید ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی مجھکو ابن عباس رضی اللہ تعالے نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا جواب دیتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ فضل بن عباس جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگون سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہانتک کہ محسر مین داخل ہوئی اور محسر منی مین ہے تو وہان آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریان اٹھالو کہ اون سے جمرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہان تک کہ جمرہ کو کنکری ماری **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے اون سے یحیی نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اُس مین یہ ذکر نہین کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھہ سے (یعنے جب کنکرے اُٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹھانا) **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ **ترجمہ** عبد الرحمن رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ عبد اللہ ہم سے مزدلفہ مین کہتے تھے کہ مین نے سنا ہی اونکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام مین لبیک پکارتے تھے **ف** یہی مذہب ہی جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورۃ البقر اور سورہ نسا کہنا درست ہی اور یہی مذہب ہی جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث مین مذکور ہوا کہ انہون نے کہا مین نے سنا ہے انکو جنپر سورہ بقر اوتری ہے اس مین سورہ بقر کی تخصیص اسلیئے کہ اوس مین اکثر مناسک حج کے مذکور ہین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ **ترجمہ** عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگون نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو آپ لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بہول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے **مسلم** نے کہا کہ یہی روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحییے بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا **مسلم** نے کہ روایت کی مجہسے یوسف بن حماد نے اون سے زیاد یعنے بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے اون کو جنپر سورہ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے پھر اُنہون نے لبیک پکاری اور ہم لوگون نے بہی اون کے ساتہہ لبیک پکاری **بَابُ** التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتہہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تہا اور کوئی تکبیر کہتا تہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تھے عرفہ کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم ان مین تھے جو اللہ اکبر کہتے تہے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمنے کیا کرتے دیکہا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

الثَّقَفِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَھُمَا غَادِیَانِ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَةَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُھِلُّ الْمُھِلُّ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ **ترجمہ** محمد بن ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونون منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم مین سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِی التَّلْبِیَةِ ھٰذَا الْیَوْمَ قَالَ سِرْتُ ھٰذَا الْمَسِیْرَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ فَمِنَّا الْمُکَبِّرُ وَمِنَّا الْمُھِلُّ وَلَا یَعِیْبُ اَحَدُنَا عَلٰی صَاحِبِہٖ **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونون مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونو سے افضل ہے اور ان روایتون سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے دن

بَابُ الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ اِلَی الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلٰوتَیِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمْعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب و عشا جمع کر کے پڑھنے کا **عَنْ** کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ یُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَہُ الصَّلٰوةَ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَکِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ کُلُّ اِنْسَانٍ بَعِیْرَہٗ فِیْ مَنْزِلِہٖ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاھَا وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَھُمَا شَیْئًا **ترجمہ** کریب جو ابن عباس کے غلام آزاد مین انہون نے اسامہ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اوترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہین مین نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اوترے اور وضو

کیا پوری طرح سے پہر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑہی پہر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا تہا بٹہا دیا پہر تکبیر ہوئی اور عشا پڑہی اور ان کے بیچ مین کچہ نہین پڑہا (یعنے سنت نہ پڑہی)

عن کریب مولی ابن عباس عن اسامة بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الدفعة من عرفات الی بعض تلک الشعاب لحاجته فصببت علیه من الماء فقلت اتصلی قال المصلی امامک **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گہاٹیون مین اترے حاجت کیواسطے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑہینگے تو فرمایا کہ نماز کیجگہہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اسحدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے

عن کریب مولی ابن عباس قال سمعت اسامة بن زید رضی اللہ تعالی عنہ یقول افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات فلما انتهی الی الشعب نزل فبال ولم یقل اسامة اراق الماء قال فدعا بماء فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ قال فقلت یا رسول اللہ الصلوة قال الصلوة امامک قال ثم سار حتی بلغ جمعا فصلی المغرب والعشاء **ترجمہ** کریب نے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس مین اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور یہہ بات زیادہ ہے کہ پہر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی

عن کریب انه سال اسامة بن زید رضی اللہ تعالی عنہ کیف صنعتم حین ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیة عرفة فقال جئنا الشعب الذی ینیخ الناس فیه للمغرب فاناخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقته وبال وما قال اهراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ فقلت یا رسول اللہ الصلوة فقال الصلوة امامک فرکب حتی جئنا المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلهم ولم یحلوا حتی اقام العشاء الآخرة فصلی ثم حلوا قلت فکیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفه الفضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما وانطلقت انا فی سباق قریش علی رجلی **ترجمہ** کریب نے اسامہ زید کے فرزند سے پوچہا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو انہون نے کہا کہ ہم اس گہاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹون کو بٹھاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
بٹھایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور
ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ
نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کے ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے
نماز عشا بھی پڑہی پھر اونٹ کھولدیے مین نے کہا کہ پھر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پھر فضل بن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا

عن أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
أَتَى النَّقْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ
وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ **ترجمہ** وہی مضمون
ہے جو اوپر کئی بار گذرا اسمین یہ ہے کہ اس گھاٹی مین آپ اوترے جہان امرا اوترتے ہین ۔

عن أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ
فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاخانے تشریف لیگئے اور
اسامہ نے چھاگل سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا **ترجمہ** ابن عباس نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور
اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے **عن** هِشَامٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ
قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَاضَ

مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ **ترجمہ** ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ لوگوں کے سامنے اسامہ سے پوچھا یا اونہوں نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس چال لیے جاتے تھے تو اونہوں نے کہا میٹھی چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہہ پاتے یعنے جہان بھیڑ کم ہوتی تو اوس جگہہ ذرہ تیز کر دیتے **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ **ہشام** بن عروہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے **عن** أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ابو ایوب** سے روایت ہے کہ اونہوں نے نماز پڑھی حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **یحیی** سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کی روایت مین یہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا **عبد اللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز جمع کر کے مزدلفہ مین پڑھی **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ اللَّهَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر پڑھی مزدلفہ مین اور ان کے بیچ مین ایک رکعت بھی نہین پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو پڑھین اور عبد اللہ بھی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑھتے رہے **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ **شعبہ** نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونون نمازین ایک تکبیر سے پڑھین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ **وہی** مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ **سعید** نے کہا کہ ہم لوٹے ...... عبد اللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ اسیطرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان نماز پڑھی تھی **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت نہ پڑھی جاوے

باب اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز وقتون ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسرے عشا کہ مزدلفہ مین آپ نے ملا کر پڑھین اور اوسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی (یعنے معمولی وقت سے کہ جو وقت روز پڑھا کرتے تھے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ **اعمش** سے اسی اسناد سے وہی روایت ہے اور اسمین یہ ہے کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑھی اندھیرے مین **ف** غرض یہ مراد نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنون سے پہلے پڑھی چنانچہ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ اونہون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح کی نماز اسی گھڑی مین پڑھی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا دھونا

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کی دن بہت سویرے ادا کرنیکی

باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة الى منى في اواخر الليل قبل زحمة الناس

ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے

عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت استاذنت سودة رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة تدفع قبله وقبل حطمة الناس وكانت امرأة ثبطة يقول القاسم والثبطة الثقيلة قال فاذن لها فخرجت قبل دفعه وحبسنا حتى اصبحنا فدفعنا بدفعه ولان اكون استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استاذنته سودة فاكون ادفع باذنه احب الي من مفروح به **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منے کو لوٹ جاوین اور لوگون کی بہیڑ بہاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تہین راوی نے کہا کہ پہر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکے رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کے ساتھ لوٹے اور اگر مین بہی اجازت لیتی جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور آپکی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تہا اور اس سے بہتر تہا جسکے سبب مین خوش ہو رہی تہی

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كانت سودة امرأة ضخمة ثبطة فاستاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تفيض من جمع بليل فاذن لها فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها فليتني كنت استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استاذنته سودة وكانت عائشة رضي الله تعالى عنها لا تفيض الا مع الامام **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ سودہ بہت بہاری بہر کم بی بی تہین سو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جاوین (یعنے منی کو) سو آپنے اُن کو اجازت دیدی سو حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ کاش کے مین بہی آپ سے اجازت لیتی جیسے سودہ نے لی تہی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی عادت تہی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تہین

عن عائشة قالت وددت اني كنت استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استاذنته سودة فاصلي

الصُّبحَ بِمِنًى فَرَمَى الجَمرَةَ قَبلَ اَن يَّاتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهَا فَكَانَت سَودَةُ اسْتَاذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین نے آرزو کی کہ مین بہی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور نماز صبح کی منے مین پڑہتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کرلیتی تو کسینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تہی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تہین سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی **عن** عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ القَاسِمِ بِهٰذَا الاِسنَادِ نَحوَهُ **عبدالرحمن** بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے **عن** عَبدِ اللهِ مَولىٰ اَسمَاءَ قَالَ قَالَت لِي اَسمَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهَا وَهِيَ عِندَ دَارِ المُزدَلِفَةِ هَل غَابَ القَمَرُ قُلتُ لَا فَصَلَّت سَاعَةً ثُمَّ قَالَت يَا بُنَيَّ هَل غَابَ القَمَرُ قُلتُ نَعَم قَالَتِ ارحَل بِي فَارتَحَلنَا حَتّٰى رَمَتِ الجَمرَةَ ثُمَّ صَلَّت فِي مَنزِلِهَا فَقُلتُ لَهَا اَي هَنتَاهُ لَقَد غَلَّسنَا قَالَت كَلَّا اَي بُنَيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ **ترجمہ** عبداللہ جو غلام آزاد ہین اسماء کے اونہون نے کہا کہ مجہسے جناب بی بی اسماء نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گہر کے پاس ٹہیری ہوئی تہین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑہ لی اسیوقت پہر مجہسے فرمایا کہ اے میرے بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پہر نماز پڑہی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا اے بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انہون نے فرمایا کہ کچہ حرج نہین اے میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی **ف** ان حدیثون کے روسے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہے مگر حج اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہاے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسینے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اوسکی محروم رہا باقی نہ اوسپر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب

بہی اسیطرف گئی اور وہ ابو عبد الرحمن نواسے ہین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ وہ ایک منزل ہی جیسے اور منزلین ہین چاہے وہان ٹہیرے چاہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے اور اس مین بہی اختلاف ہی کہ کتنی دیر ٹہیرنا واجب ہی سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کی نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے یا بعد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا اکثر رات کا وہان کاٹے اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہی دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سی خوش خلقی حضرت اسما کی اور اوس زمانہ کی عورتون کی معلوم ہوتی ہے کہ انہون نے اپنی غلامون کو فرزند کے برابر رکہا بات چیت مین نہ یہ کہ اون کے ساتھ حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چھوکرا بولین کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسی یہی حدیث علی بن خشرم نے اون سی عیسے نے اون سی ابن جریج نے اسی سند سی اور اون کی روایت مین یہ ہے کہ اسما نے فرمایا ای میرے چہوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تہی اپنی بی بی صاحبہ کو۔

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ **ترجمہ** عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہ کے پاس گئے تو اونہون نے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا

عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًى وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ **ترجمہ** سالم بن شوال سی مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کہ اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہی یون ہی کہ ہم اندہیری مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ **ترجمہ** عبید اللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا کہ فرماتے تہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یا یون

تھا کہ ضعیفوں کے ہمراہ روانہ کر دیا مزدلفہ سے رات کو

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اہلہ **ابن عباس** نے کہا کہ میں ان میں تھا جنکو آگے روانہ کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں کی ضعیفوں میں سے ۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت فیمن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اہلہ **وہی** مضمون ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما قال بعث بی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسحر من جمع فی ثقل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابلغک ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعث بی بلیل طویل قال لا الا کذلک بسحر قلت لہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رمینا الجمرۃ قبل الفجر واین صلی الفجر قال لا الا کذلک **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ مجکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب سی مزدلفہ سے سامان کے ساتھ میں نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہوں نے یوں کہا کہ مجھکو روانہ کیا بہت رات سی تو راوی نے کہا کہ نہیں مگر یوں ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا کہ کنکر مارے ہمنے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہاں پڑھی اُنہوں نے کہا نہیں یہ کچھ نہیں کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا

عن سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یقدم ضعفۃ اہلہ فیقفون عند المشعر الحرام بالمزدلفۃ باللیل فیذکرون اللہ ما بدا لہم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام وقبل ان یدفع فمنہم من یقدم منی لصلوۃ الفجر ومنہم من یقدم بعد ذلک فاذا قدموا رموا الجمرۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے بھیجدیتے تھے کہ وہ مشعر الحرام میں جو مزدلفہ میں ہے وقوف کریں رات کو اور اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں پھر لوٹ جاویں امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہونچ جاتا تھا اور کوئی اوس کے بعد پہنچتا تھا اور جب پہونچتے تھے اُسیوقت جمرہ کو کنکریاں مار لیتے

تہے اور ابن عمر کہا کرتے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب رواتیون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو اگر رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بہیڑ بہاڑ سے حاجیون کے بچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہوجاوین روا ہے

باب رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَتَكُوْنُ مَكَّةَ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنیکا بیان

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے پچہلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے مارین اور سات کنکریان مارین اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تہے سو اون سے کسینے کہا کہ لوگ تو اوپر سے انکو کنکریان مارتے ہین تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام (یعنے جہان سے مین نے مارین ہین) اوس کا ہے جس پر سورہ بقر اوتری ہے (یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا)

عن الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تہا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے رکہی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جس مین بقر کا ذکر ہے پہر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پہر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پہر مین ابراہیم سے ملا اور انکو اسبات کی خبر دی تو انہون نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھسے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور جمرہ عقبہ پر آئے اور نالے کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اُسکو سات کنکریان مارین نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہی عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر کنکریان مارتے ہین تو اُنہون نے کہا کہ یہ جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورۂ لبقر اوتری ہے۔

ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہی تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی کی راے کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہ ترتیب اماموں اور قاریون کی راے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہان جو حجاج نے سورۂ لنسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اُسکی کہ اُن کو ترتیب آیات مقصود تھی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو اُنکی غرض یہ تھی کہ سورۂ لبقر یا سورۂ لنسا بقول حجاج کہنا درست نہین اسپر اُنہون نے رد کیا اور یون روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ لبقر تو یہ کہنا روا ہوا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالے کے بیچ مین کھڑا ہو جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائین طرف رکھے اور منی کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کیطرف مونھہ کرے اور سات کنکریان مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس حدیث سے اُن جاہلون کی بے وقوفی بھی معلوم ہو گئی جو نماز مین ترتیب سور کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے اول رکعت مین پچھلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قرارت جدا پھر اُن مین ترتیب چہ معنی دارد

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج سے سُنا کہ وہ کہتا تھا کہ یون نہ کہو سورۂ لبقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے

وہی روایت جو اوپر گذری **عن** عبد الرحمن بن یزید انہ حج مع عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال فرمی الجمرۃ بسبع حصیات وجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ وقال ھذا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ **ترجمہ** عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہہ اسکی ہے جسپر سورہ بقر اوتری ہے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر انہ قال فلما اتی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یون ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے **عن** عبد الرحمن بن یزید قال قیل لعبد اللہ ان ناسا یرمون الجمرۃ من فوق العقبۃ قال فرماھا عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ من بطن الوادی ثم قال من ھھنا والذی لا الہ غیرہ رماھا الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ۔ **مضمون** وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا

باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا وبیان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لتاخذوا عنی مناسککم

مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہو کر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم

عن ابی الزبیر انہ سمع جابرا رضی اللہ تعالی عنہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ویقول لتاخذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ھذہ **ابو الزبیر** نے جابر سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھہ لو مجھہ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ مین نہین جانتا کہ اس کے بعد حج کرون **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہو کر منے مین پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اوتر کر مارین تو بھی روا ہے اور جو منی مین پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن مین ایام تشریق یعنے گیارہوین بارہوین سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحق کے نزدیک یوم النحر مین مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور اسپر اجماع ہے کہ جسطرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُهٗ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَّاُسَامَةُ اَحَدُهُمَا يَقُوْدُ بِهٖ رَاحِلَتَهٗ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا

ترجمہ یحییٰ نے اپنی دادی ام الحصین سے سنا کہ وہ فرماتی تھین کہ حج کیا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو مین نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ کے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سو ام حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتین فرمائین پھر مین نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جاوے مین خیال کرتا ہون کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اوسکی بات سنو اور اسکا کہنا مانو

عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ...... قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ ماموں ہین محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اون سے وکیع اور حجاج اعور نے

باب اِسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ کنکری کا بیان مٹر کی برابر ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ **جابر** کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریان ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہین **ف** نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریان دانہ باقلا کے برابر ہون اور اگر اس سے بڑی ماری تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بَیَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْیِ ۔ اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عن جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَّاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان مارین جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑہے اور بعد کے دنون مین جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو پہر دن چڑہے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دو دن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینون دنون مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہین اور سند ان کی یہی حدیث ہی اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینون دنون مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ مناسک حج کے مجہہ سی سیکہ لو پس جسوقت آپنے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہی کہ جب جمرہ اولے رمی کر چکے تو تہوڑی دیر ٹہیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہوکر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد پہر نہ ٹہیرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسینے اس وقوف اور دعا کو چہوڑ دیا تو اوسپر کچہ گناہ نہین مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلا دے یا ایک قربانی کرے **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تہے مثل حدیث مذکور کی

باب بَیَانِ اَنَّ حَصَی الْجِمَارِ سَبْعٌ کنکریون کے عدد کا بیان

عن جابرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریان جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہین) اور اسیلیے
ضرور ہے کہ جو ڈہیلے لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنے تین یا پانچ جس مین طہارت خوب ہو جاوے)
ف یعنے اگر طہارت چار مین ہو جاوے تو بہی ایک اور لے لے کہ طاق ہو جاوین اور بعضے
بیوقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکہا ہے کہ ڈہیلے کے تئین طہارت کیوقت تین بار ٹہونک لے کہ تسبیح سے
باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈہیلون کا جمہور علماء کے نزدیک
مستحب ہے **باب** تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر تقصیر کا بلا تفضیل جائز ہونا
اور حلق کی فضیلت **عن** نافع ان عبد اللہ قال حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحلق طائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم قال عبد اللہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین ثم قال والمقصرین
نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر
منڈایا اور بعضون نے فقط بال کترائے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالی رحم کرے سر منڈانے والون پر ایکبار دعا کی یا دو بار پہر فرمایا کترانے والون پر بہی
عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اللھم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللھم ارحم المحلقین
قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالون پر لوگون نے عرض کی کہ کترانیوالون
پر بہی رسول اللہ کے تو پہر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والون پر لوگون نے پہر عرض
کی کہ کترانے والون پر بہی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والون پر بہی **فائدہ**
اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج مین ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور
کترانا بہی جائز ہوا کہ اون کے لیے بہی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم
ہے وہ فرزند ہین محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہین مسلم بن حجاج سے **عن**
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین قالوا و
المقصرین یا رسول اللہ قال رحم اللہ المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ **وہی مضمون** ہے مگر اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتہی بار کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اون سے عبید اللہ نے اسی سند سے اور اس حدیث مین بہی جب چوتہی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کترانے والون پر بہی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والون کی لوگون نے عرض کی کہ کترانے والون کی پہر فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پہر عرض کی کہ یا رسول اللہ کترانے والون کی بہی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پہر لوگون نے عرض کی کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بہی **کہا** مسلم نے اور روایت کی مجہسے اُمیہ نے اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علاء اون سے اُن کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابوزرعہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا **عَنْ** یَحْیَی بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِیْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ یَقُلْ وَکِیْعٌ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **یحیی** نے اپنی دادی سے روایت کی انہون نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین **ف** نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا بدہے مگر جو ابن منذر نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین اور اگر یہ قول اُن کا ثابت بہی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور ہمارا مذہب یہی کہ حلق اور تقصیر دونون مناسک حج وعمرہ سے ہین اور ایک رکن ہو انکو ارکان مین سے اور یہی قول ہو کافہ علمار کا اور ادنی درجہ کفایت کا حلق و تقصیر مین شافعی کے نزدیک تین بال ہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتہائی سر اور ابو یوسف کی نزدیک آدہا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر سر اور سے امام مالک سی ایک روایت مین سارا سر بہی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہین یا ساری سر کے کترانا ہو اور عورتون کے حق مین کترانا ہی ہے منڈانا نہین ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا لیا تو بہی نسک ادا ہوگیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد کنکریان مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سی قبل ہو برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے جب تک طواف و سعی سے فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سی یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نووی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم بن سفیان جو شاگرد ہین مسلم علیہ الرحمۃ کے انکو اس کتاب کے سننے مین تین مقام باقی رہ گئے ہین کہ اول مقام اون مین سے یہ ہو کتاب الحج مین اور یہ جگہہ وہی ہے (یعنے جہان ترجمہ مین ابراہیم کا ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہین) اور آگے اس مقام کے اول و آخر پر تنبیہ ہو چکی ہے غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والون پر

باب بَیَانِ اَنَّ السُّنَّۃَ یَوْمَ النَّحْرِ اَنْ یَّرْمِیَ ثُمَّ یَنْحَرَ ثُمَّ یَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءُ فِی الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَیْمَنِ مِنْ رَّاْسِ الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان مین کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پہر نحر پہر حلق اور حلق داہنی طرف سے شروع کرے

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منی مین آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریان مارین پہر اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منی مین اور قربانی کی پہر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف اپنے سر کے اور پہر بائین پہر لوگون کو دینے شروع کیے یعنے موئے مبارک اپنے) **حدثنا** ابو بکر بن ابی

شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ وَاِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ

روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب نے تینون نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابو بکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنے ہاتھہ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سو کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اُس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابو کریب کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سو شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابو طلحہ ہین سو انکو دے دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

انس بن مالک سو روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈو سو فرمایا کہ ابو طلحہ کہان ہین وہ بال انکو عنایت فرمائے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

ترجمہ وہی ہے **ف** ان روایتون سو معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منے مین آوین تو چار عمل ضرور ہین پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی کا ذبح پھر سر منڈانا یا کترانا پھر مکہ جا کر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد نہین کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہی جیسا اوپر گذر گیا اور ان چار دن عملون کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہی پھر اگر کسی نے کچھ الٹ پلٹ کیا تو بھی روا ہو گیا ان صحیح حدیثون کے رو سے جو مسلم مین بعد اس کے آوینگی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی مین آوے تو پہلے کہین نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پھر اپنی منزل مین اترے اور اسی طرح مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منی مین ہو اگرچہ حرم مین کہین بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہی کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ منڈانے والا بائین طرف سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہین اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موئے مبارک متبرک ہین اور انکو رکھنا جائز ہے مگر بسند متصل معلوم ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہین اور یہ جو لوگ اس زمانہ مین موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہین انکا دعوی صحیح نہین اسلیے کہ انکی سند متصل تو کیا منقطع بھی بلکہ مفصل بھی نہین قوی تو کیا ضعیف بھی پھر غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان خرد مین تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس مین اختلاف ہی کہ یہ حجام کون تھا اور اس کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع مین تو صحیح اور مشہور تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبداللہ عدوی ہین اور بخاری مین بھی یہی ہے کہ لوگون نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ ہین اور بعضون نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہین بضم کاف کہ منسوب ہین کلیب بن حبشیہ کی طرف (نووی)

باب جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح . . . اور ذبح اور رمی سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو رہے منی کے حجۃ الوداع مین لوگ آپ سے مسئلہ پوچھتے سو ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہین پہر دوسرا آیا اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہین غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم یا تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہین اب کر لو

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ

ترجمہ عبد اللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور مین نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہین اور دوسرے نے کہا کہ مین نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہین ہے راوی نے کہا کہ مین نے یہی سُنا کہ جس نے اوس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جس کو انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہین **کھا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اور ہم سے یعقوب نے اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینا ہو یخطب یوم النحر فقام الیہ رجل فقال ما کنت احسب یا رسول اللہ ان کذا وکذا قبل کذا وکذا ثم جاء آخر فقال یا رسول اللہ کنت احسب ان کذا قبل کذا لہؤلاء الثلاثة قال افعل ولا حرج **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتون مین کئی بار گذرا کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجہسے سعید بن یحیی اُموی نے اون سے اُن کے باپ نے اور سب نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابو بکر کی روایت مثل روایت عیسی کی ہے مگر قول اُن کا کہ یہ تین چیزین (یعنے رمی اور نحر او رحلق) یہ مذکور نہین اور یحیے کی روایت مین یون ہے کہ ایک نے کہا حلق کیا مین نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسیکی مانند **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال حلقت قبل ان اذبح قال فاذبح ولا حرج قال ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج **وہی مضمون ہے** **عن** الزہری بہذا الاسناد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقة بمنی فجاءہ رجل بمعنی حدیث ابن عیینة **مضمون** اسکا وہی ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتاہ رجل یوم النحر وہو واقف عند الجمرة فقال یا رسول اللہ انی حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ آخر فقال انی ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ آخر فقال انی افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما رأیتہ سئل یومئذ عن شیء الا قال افعلوا ولا حرج **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے پاس آپ کہڑے ہوئے تھے سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے سر منڈا لیا کنکریان مارنے سے پہلے آپنے فرمایا اب کنکریان مار لو اور کچہ مضائقہ نہین اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین راوی نے کہا کہ اوسدن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہین ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاخِيْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ وہی مضمون ہے

ف نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرہ عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چارون کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہین اور اون کا قول ہے کہ اگر کسی نے اون مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اوسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوسکے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کرلیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس مین برابر ہے پھر جنکے نزدیک قربانی واجب ہے دونو پر واجب ہے اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہوکر کھڑے رہے جیسا عبد اللہ کی روایت مین اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ مین عرفہ کے دن تیسرا منے مین نحر کے دن چوتھا پھرنے مین ایام تشریق کے دوسرے دن مین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ مین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوۃ ظہر کے ہین اور بعد زوالی کے اور دلائل ان کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے شرح صحیح مسلم میں **باب** اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْاِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ طواف افاضہ نحر کے دن بجا لانا مستحب ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيْضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّى الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پہر لوٹے اور ظہر منے میں پڑہی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑہتے تھے منے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ محصب میں اوترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الرُّفَيْعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑہی انہوں نے کہا منی میں پہر میں نے کہا کہ نماز عصر کہاں پڑہی کوچ کے دن کہا ابطح میں پہر کہا کہ کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ **عبد اللہ** رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح میں اُترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيْبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اُترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑہتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اوترے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اوترے ہیں خلیفہ آپ کے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یوم النفر

لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ محصب مین اترنا کچھ واجب نہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہان اترے ہین کہ وہان سے نکلنا آسان تہا جب مکہ سے آپ نکلے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** ہشام سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** سَالِمٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ **سالم** نے کہا کہ ابوبکر و عمر ابطح مین اترتے تہے زہری نے کہا کہ مجہہ عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ نہین وہان اترتی تہین اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہان اوترتے تہے تو اس لیے کہ وہان سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تہا **عَنْ** عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب مین اترنا کچھ سنت و واجب نہین وہ تو ایک منزل ہے کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترے ہین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَاْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلٰكِنِّيْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيْهِ قُبَّتَهٗ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابورافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہین کیا تہا کہ مین اوترون ابطح مین جب آپ منی سے نکلے مگر مین آیا اور مین نے وہان قبہ لگا دیا پہر آپ آئے اور وہان اوتر پڑے ابوبکر کی روایت مین صالح سے یون ہے کہ انہون نے کہا سنا مین نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت مین ہے کہ ابورافع نے کہا اور ابورافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا تو خیف بنی کنانہ میں اترینگے جہان کافرون نے کفر پر قسم کہائی تہی آپس مین **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًی نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ وَذٰلِکَ اَنَّ قُرَیْشًا وَّبَنِیْ کِنَانَۃَ حَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ وَّبَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا یُبَایِعُوْھُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْھِمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ الْمُحَصَّبَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہین جہان کافرون نے کفر پر قسم کہائی تہی اور کیفیت اوسکی یہ تہی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کہائی تہی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے یعنے اون کے قبیلون سے نہ نکاح کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے سپرد نہ کردین اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے تفصیل اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اِذَا فَتَحَ اللّٰہُ الْخَیْفَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہان قسم کہائی اونہون نے یعنے کافرون نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب مین اترنا اس مین اختلاف تہا صحابہ کو کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تہے اور یہان اترنا مسنون نہ جانتے تہے اور کوئی اسی اقتداے رسول جانکر مستحب ٹہیراتے تہے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچہ الزام نہین اور مستحب ہے کہ وہان ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑہے اور کچہ رات تک ٹہیرے یا ساری رات بنظر اقتداے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحا اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہین اور اصل مین خیف اوس زمین کو کہتے ہین کہ نشیب مین واقع ہو پہاڑ کے دامن مین اور وہان سے مدینہ منورہ کا سیدہا رستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہان سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہان اترینگے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل مین اسکو کرونگا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدین اسی خیف بنی کنانہ کی گہاٹی مین اور آپس مین ایک اقرارنامہ لکہا اور طرح طرح کے لغویات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندہی اور اس اقرارنامہ کو کعبہ مین لٹکادیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف **اللہ** اور **رسول** کا نام اُسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوة والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ کو خبر دی اور آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پہر اونہون نے وہ کاغذ نکالکر دیکہا اور ویساہی پایا چنانچہ بعض علما نے فرمایا ہے کہ وہان اُترنا آپ کا شکر الٰہی کے ارادہ سے تہا کہ اس نعمت کا شکر بجالاوین کہ اللہ تعالے نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے

باب وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ

شب کو رہنا منی مین ایام تشریق مین واجب ہی اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ راتون کو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانیکی خدمت تہی

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے

ف اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علما کا مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ واجب ہی کہ سنت ہی امام شافعی کے اس مین دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہی اور مالک اور احمد کا بہی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہی اور اسی کے قائل ہین ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکے تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس قدر وہان رہنا واجب ہی اس مین بہی اختلاف ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہین صحیح

یہہ ہی کہ اکثر راتین منی مین رہنا ضرور ہی دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر راتمین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ مین جاوین اور رات کو زمزم پلاوین اور حوضون مین پانی بہرین کہ پینے والے فراغت سے پیئین اور امام شافعی کے نزدیک یہہ اولاد عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہی کہ منے مین نہ رہی اور اسیطرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہی اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ حضرت خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تہی اور بعضون نے کہا بنی عباس ہین سے بنی ہاشم کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تہی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے

باب فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلٰى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا حج مین پانی پلانے کی فضیلت

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَاَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَخَلْفَهٗ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهٗ اُسَامَةَ وَقَالَ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹہا تہا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اوس نے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہون کہ وہ شربت اور دودہ پلاتے ہین اور تم کہجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل وجہ اسکی یہہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچھے اسامہ تہے اور آپ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کہجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس مین سے جو بچا وہ اسامہ کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچہا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے ہیں **ف** اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والون کی تعریف نکلی اور آخر مین جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہین چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہین چاہتے تھے کہ تغیر کرین کسی امر مین خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات مین تغیر کرین یا کسی عبادت کے کامون مین کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑھا دین یا گھٹا دین کہ یہ سب منجملہ احداثات ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعة اصحاب کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ وذلک المقصود

بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدَايَا وَجُلُوْدِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا **قربانیون** کے گوشت اور کھالین اور جھولین صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب کو اس مین کچھ نہ دینے کا ذکر اور اسکے لیے نائب کرنیکا جواز

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا **حضرت علی** نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین آپکے قربانی کی اونٹون پر کھڑا رہون اور اُن کا گوشت اور کھالین اور جھولین خیرات کر دون اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دون اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **وہی** مضمون اس سند سے آیا ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَجْرُ الْجَازِرِ **حضرت علی** رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین قصاب کی مزدوری کا ذکر نہین ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِيْنِ وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا **حضرت علی** بن ابیطالب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ کھڑے ہون وہ آپکے قربانی کے اونٹون پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولین انکی خیرات کر دین مسکینون کو اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے کچھ نہ دین

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِمِثْلِهٖ **وہی مضمون**

ہے **ف** بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ مین اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائو اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھی گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچوین اجرت قصاب کی اوس مین سے ندینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہین نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر مین نفع لینا خواہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہین کہ اس مین کچھ حرج نہین کہ کھال اوسکی بیچ ڈالین اور اُسکی قیمت خیرات کردین اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اوس کے عوض مین کچھ مضائقہ نہین اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لین اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار مین کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا عادت اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون مین نہ بھرے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شتر بمقدار علم

باب جَوَازِ الاِشْتِرَاكِ فِي الهَدْيِ قربانی مین شریک ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کی طرف سے اور بیل سات آدمیون کیطرف سے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ **جابر** نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندھ کر نکلے اور آپ نے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین سے

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ **جابر** نے کہا شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دونو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ مین تو اونھون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپ نے کہ جب ہم احرام کھولڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے ایک ایک قربانی مین شریک ہو جاوین اور یہ جب ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کروا کے کھلوا دیا تھا

ف ان حدیثون سے شرکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علماء کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہون غرض سب کی شراکت درست ہو اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہو کہ شراکت ہدی تطوع مین روا ہے نہ وجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہو کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو نہین (یعنے کوئی گوشت کھانے کی نیت اوسمین نہ رکھتا ہو) اور شراکت بکری مین جائز نہین ہے اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتی ہین اور ہر ایک جانور اُن مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان ہون تو ایک اونٹ کرنا اُسکو سب کو کافی ہوجاویگا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بہی قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بہی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کرڈالے اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بہی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال کُنّا نتمتع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترک فیہا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک ہوجاتے تھے **عن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بقرۃ یوم النحر **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ وفی حدیث ابن بکر عن عائشۃ بقرۃ فی حجتہ **ترجمہ** جابر سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپنے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج مین **باب** استحباب نحر الابل قیاما معقولۃ اونٹ کو کہڑے رکہہ کر نحر کرنے کا بیان **عن** زیاد بن جبیر ان ابن عمر اتی علی رجل وہو ینحر بدنتہ بارکۃ فقال ابعثہا قیاما مقیدۃ سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ اونٹ کو بٹہا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اوسکو اٹہالو اور پیر باندہ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کہڑا کرکے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کہڑا ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بہی باندہ دینا چاہیے اور ایک دہنا کہلا رہے اور یہی مذہب شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے کہ اونٹ کو کہڑے کرکے نحر کرین اور مالک اور احمد اور جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کہڑے بیٹھے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہذا مردود ہے

باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد وان باعثه لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيء بسبب ذلك قربانی کے حرم مین بہیجنے کا بیان

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهدي من المدينة فافتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنب المحرم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تہے اور مین اون کے گلون کے ہار بٹ دیا کرتی تہی۔ پہر وہ کسی چیز سے پرہیز نہین کیا کرتے تہے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے **عن** ابن شهاب بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كاني انظر الي انا افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحوه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے آپ کو دیکہتی ہون کہ مین بٹا کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها تقول كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي هاتين ثم لا يعتزل شيئا ولا يتركه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے ہار بٹا کرتی تہی اپنے ہاتہون سے پہر آپ کوئی چیز نہ چہوڑتے تہے **عن** عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم اشعرها وقلدها ثم بعث بها الى البيت واقام بالمدينة فما حرم عليه شيء كان له حلا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث بالهدي افتل قلائدها بيدي ثم لا يمسك عن شيء لا يمسك عنه الحلال **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها قالت انا فتلت تلك القلائد من عهن كان عندنا فاصبح فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حلالا يأتي ما يأتي الحلال من اهله ويأتي ما يأتي الرجل من اهله **ترجمہ** ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مین نے ہار بٹے ہین اون سے جو رنگی ہوئی تہی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رہے یعنے قربانی بھیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جنکو احرام نہین ہوتا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکھہ چکی ہون کہ بٹتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بھیجکر پھر حلال رہتے تھے (یعنے محرم نہ ہوتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ **وہی مضمون ہے**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بھیجین بیت اللہ کو اور اون کے گلے مین ہار ڈالا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَنْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** اوپر کی روایتون سے معلوم ہوگا

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ **عمرہ** عبد الرحمن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جس نے قربانی بھیجی اوسپر حرام ہوچکین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور مین نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپنے اون کے

گلے مین ڈالکر میرے باپ کے ساتھہ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہوئی اوسکے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تھی **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ **ترجمہ** مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سنا کہ وہ پردی کی آڑ مین دستک دیتی تھین اور فرماتی تھین کہ مین بٹا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتے تھے اور پھر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تھے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وہی** مضمون اسی سند سے بھی مروی ہوا **ف** ان سب روایتون سے کئی مسئلے معلوم ہوگئے **ا** قربانی بھیجنا حرم مین مستحب ہے **دوسرے** جو خود نہ جاسکے دوسرے کے ہاتھہ روانہ کردے **تیسرے** قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کوہان چیرنا مستحب ہے **چوتھے** ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہے **پانچوین** ہار بٹنا مستحب ہے **چھٹے** جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جسنے خلاف کیا اوسکا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہین **ساتوین** مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہ تخصیص بھی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بھی مذکور ہے **آٹھوین** اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی)

باب جَوَازِ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ اِلَيْهَا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اسپر سوار ہوجا اوسنے عرض کی قربانی

کاہے پہر فرمایا اوس نے پہر وہی عرض کی آپنے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہوجا۔

ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کی وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہین اور اس طرح سوار ہووے کہ اوسکو تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالک اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد اور اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بہی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بہی یہی ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے وقت روا ہے **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً **ابی الزناد** کی روایت مین بہی وہی مضمون ہے اور اس مین ہے کہ اس اونٹ کے گلے مین ہار بہی تہا **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بہی تہی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کہینچ رہا تہا جو اونٹ مقلد تہا (یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہولے خرابی ہے تیری اوسنے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا ہے آپنے پہر فرمایا سوار ہولے خرابی ہے تیری **لطیفہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانورون کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانورون کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سواریان ہین بس رد ایسے ہے اون لوگون پر جو آدمی کی صورت ہوکر مقلد بننا چاہتے ہین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **وہی** مضمون ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ **مضمون** مثل روایت سابق ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچہا تو اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کر اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہے ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے **عن** أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا **وہی مضمون ہے**

باب مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ **جب** قربانی کا جانور راہ مین چل نہ سکے تو کیا کرے

عن مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَتَحَدَّثْ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ **ترجمہ** موسی بن سلمہ نے کہا مین اور سنان دونون عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھہ ایک قربانی کا اونٹ تھا کہ اوسے کھینچتے تھے اور وہ راہ مین تھک گیا اور یہ اوسکا حال دیکھہ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسی کیونکر لاؤن گا اور کہنے لگے کہ اگر مین بلدہ پہونچا تو اسکا حکم بخوبی دریافت کرون گا پھر اتنے مین پہر دن چڑھا اور ہم بطحا مین اوترے اور سنان نے مجھسے کہا کہ ہمارے ساتھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کرین غرض ان سے جا کر ذکر کیا اونہون نے کہا تمنے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھہ روانہ کیے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر اون مین سے کوئی تھک جاوے تو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کردو اور اوسکے گلے کی جوتیان (جو ہار مین لٹکائی ہین تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون مین رنگ کر اوس کی کوہان مین چھاپا مار دو اور اوس مین نہ تم کھاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ

وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ **ابن عباس** سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے روانہ کرنیکا مضمون ہے مگر اس مین اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس مین نہین ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ ذُؤَيْبًا اَبَا قَبِيْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهٗ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيْتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان مین سے تھک جاوے اور مرنیکا ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیان خون مین ڈبوکر اوسکی کوہان مین چھاپا مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق **ف** جب قربانی راہ مین تھک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو مذکور ہوا اور اسکا کھانا صاحب قربانی اور اوسکی ساتھ والون کو حرام ہے خواہ وہ اوسکے شامل ہون کھانے پینے مین یا جدا ہون اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا کھلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امرا کو روا نہین مطلقاً سوا مساکین کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ مین نہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکے ضائع ہونیکا خوف اس وجہ سے نہین کہ قافلہ پے درپے آتے ہین دوسرا قافلہ آوے گا اوسی کھاوے گا

باب وُجُوْبِ الطَّوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوْطِهٖ عَنِ الْحَائِضِ طواف وداع کا بیان اور حائضہ سے اسکو ساقط ہونیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ لوگ ادہر اودہر چل پھر رہے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے جب تک چلتے وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت مین فی کا لفظ نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ

لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ لوگون کو حکم ہوا ہے کہ اخیر مین بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاوین (یعنے طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علماء کا۔ اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اوسکی ترک سے کچھ لازم نہین آتا اور مجاہد سے دونو روایتین آئی ہین اور حائضہ عورت کو معاف ہے **عن** طَاؤُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ **طاؤس** نے کہا کہ مین ابن عباس کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر تم نہین مانتے ہو تو فلانی انصار کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہین سو زید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ مین جانتا ہون کہ آپ ہی سچ کہتے تھے **ف** غرض یہ کہ ضرور نہین کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے **عن** أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

مین نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہین تب حائضہ ہوئی ہین آپ نے فرمایا تو کوچ کرین ۔
عن ابن شهاب بهذا الاسناد قالت طمثت صفية بنت حيي رضي الله تعالى عنها
زوج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بعد ما افاضت طاهرا بمثل حديث
الليث **مضمون** وہی ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها انها ذكرت لرسول
الله صلى الله عليه وسلم ان صفية رضي الله تعالى عنها قد حاضت بمعنى حديث
الزهري **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنا
نتخوف ان تحيض صفية قبل ان تفيض قالت فجاءنا رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقال احابستنا صفية قلنا قد افاضت قال فلا اذا **وہی** مضمون جو اوپر ہو چکا
عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا
رسول الله ان صفية بنت حيي رضي الله تعالى عنها قد حاضت فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا الم تكن طافت معكن بالبيت قالوا بلى قال
فاخرجن **ترجمہ** وہی مضمون ہے صفیہ کا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اراد من صفية بعض ما يريد الرجل من اهله
فقالوا انها حائض يا رسول الله قال انها لحابستنا قالوا يا رسول الله انها قد زارت
يوم النحر قال فلتنفر معكم **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ
حائض ہین آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا چاہتی ہین عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہین
تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کرین **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت لما اراد
النبي صلى الله عليه وسلم ان ينفر اذا صفية على باب خبائها كئيبة حزينة
فقال عقرى حلقى انك لحابستنا ثم قال لها اكنت افضت يوم النحر قالت نعم
قال فانفري **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے
کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اداس تھین آپ نے فرمایا بانجین سر
مونڈیان کیا ہم کو روکتی ہین پھر ان سے فرمایا کیا تم نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہون نے

عرض کی جی ہان آپ نے فرمایا چلو یعنے طواف وداع معاف ا **عن** الاسود عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث الحكم غير انهما لا يذكران كئيبة حزينة مضمون وہی ہے مگر اس مین غمگین اوداس کا لفظ نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اوس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہین ہوسکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بہی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہین ۔

باب استحباب دخول الكعبة کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو واسامة وبلال وعثمان بن طلحة الحجبي رضي الله تعالى عنهم فاغلقها عليه ثم مكث فيها قال ابن عمر رضي الله تعالى عنهما فسالت بلالا حين خرج ما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعل عمودين عن يساره وعمودا عن يمينه وثلاثة اعمدة وراءه وكان البيت يومئذ على ستة اعمدة ثم صلى **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوے کعبہ مین اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹہیرے پہر ابن عمر نے بلال سے پوچہا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہون نے کہا کہ تین کہنبے اپنے بائین کیے اور ایک داہنے اور تین پیچہے اور کعبہ کے اندر ان دنون چہہ کہنبے تہے پہر نماز پڑہی **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فنزل بفناء الكعبة وارسل الى عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهما فجاء بالمفتح ففتح الباب ثم قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم وبلال واسامة بن زيد وعثمان بن طلحة رضي الله عنهم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فيه مليا ثم فتح الباب فقال عبد الله فبادرت الناس فتلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خارجا وبلال على اثره فقلت لبلال هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قلت اين قال بين العمودين تلقاء وجهه قال ونسيت ان اساله كم صلى **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

فلقيت

اللہ علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں اوترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھیرے پھر دروازہ کھولا سو میں سب لوگوں سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہاں انہوں نے کہا کہ دو کھمبوں کے بیچ میں اپنے موہنہ کے سامنے اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی پڑھی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلٰى أُمِّهٖ فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ قَالَ فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے آنگن میں آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہیں تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی تب دی اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا حماد کی روایت میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهٗ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَأَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهٗ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پھر دروازہ کھولا تب سب کے پہلے میں اندر گیا اور میں بلال سے ملا اور کہا کہ کہاں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہوں نے کہا دو کھمبوں کے بیچ میں جو آگے ہیں اور میں بھولا کہ اون سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلٰى

الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا هٰهُنَا قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُمْ كَمْ صَلّٰى

ترجمہ وہی مضمون ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ فِيْ اَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

ترجمہ وہی مضمون ہے پر اس مین اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑہی آپ نے یمانی دو کہمبون کے بیچ مین

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ ثُمَّ اُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَخْبَرَنِيْ بِلَالٌ اَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بہی اور کوئی اون کے ساتہہ نہ گیا پہر دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجہے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی کعبے کے اندر دو یمانی کہمبون کے بیچ مین

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيْهَا اَفِيْ زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِيْ كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ

ابن جریج نے کہا کہ مین نے عطا سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباسؓ

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہین حکم ہوا ہے کعبے کے اندر جانیکا کہا عطا نے کہ وہ منع نہین کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اوس مین دعا کی اور نماز نہین پڑھی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو اونہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے ۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کھڑا ہونا سکھا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور اوسکے کونون اور کنارون مین نہ کھڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہو یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکی گرد بنی ہے

فائدہ اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہین کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اسلیے اسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بھول گیا کہ اون سے پوچھون کتنی نماز پڑھی یعنے کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکھنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بھی ہو اور نماز آپ کی وہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہین اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہین نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بھی روا ہو پس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پھر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ہی پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک ان مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد
کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور بخاطر تسکین ہین رہے **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ وفیھا ست
سواری فقام عند کل ساریۃ فدعا ولم یصل **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھہ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے
ہو کر دعا کی اور نماز نہین پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کی باب مین کیونکر مقبول
ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ ساتھہ تھے **غرض** بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی **عن**
اسمعیل بن ابی خالد قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت فی عمرتہ قال لا
اسمعیل نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سی پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے
فرمایا کہ نہین **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب
اوس وقت مین نہ جانے کا یہ تہا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو وہان سے اوٹھانے
نہین دیتے تھے پھر جس سال کہ فتح ہوا بت نکال دیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر
مٹا دیے گئے **باب** نقض الکعبۃ وبنائھا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا حداثۃ عہد
قومک بالکفر لنقضت البیت ولجعلتھا علی اساس ابراہیم فان قریشا حین بنت
البیت استقصرت ولجعلت لھا خلفا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
کہا کہ مجھہ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین
کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا
کر دیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے انہون نے

الکعبۃ

ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَۃَ اقْتَصَرُوْا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا تَرُدُّھَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَمِعَتْ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہین دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی نیوون سے کم کر دیا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیون نہین پھیر دیتے اُس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیون پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہو گا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھونا ان دو کونون کا اسیواسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر نہین تھا **ف** پس اگر ان دونون کونون کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب مین ہے طواف سے رہ جاتی **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اِنَّ قَوْمَکِ حَدِیْثُوْا عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ اَوْ قَالَ بِکُفْرٍ لَاَنْفَقْتُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَجَعَلْتُ بَابَھَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِیْھَا مِنَ الْحِجْرِ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑے ہوئی ہوتی یا کفر کو تو مین کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ مین صرف کر دیتا (یعنے جہاد مین) اور اُس مین دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ مین ملا دیتا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ خَالَتِیْ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

علیه وسلم یا عائشة لولا انّ قومك حدیثوا عهد بشرك لهدمت الكعبة فالزقتها بالارض وجعلت لها بابین بابا شرقیا وبابا غربیا وزدت فیها ستة اذرع من الحجر فانّ قریشا اقتصرتها حیث بنت الكعبة **وہی** مضمون ہے مگر کچھ زیادہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا تو چھوٹا کر دیا **عن** عطاء قال لما احترق البیت زمن یزید بن معاویة حین غزاه اهل الشام فكان من امره ما كان تركه ابن الزبیر رضی الله تعالی عنه حتی قدم الناس الموسم یرید ان یجرّبهم او یحرّبهم علی اهل الشام فلما صدر الناس قال یا ایها الناس اشیروا علیّ فی الكعبة انقضها ثم ابنی بناءها ام اصلح ما وهی منها قال ابن عباس فانی قد فرق لی رای فیها اری ان تصلح ما وهی منها وتدع بیتا اسلم الناس علیه واحجارا اسلم الناس علیها وبعث علیها النبی صلی الله علیه وسلم فقال ابن الزبیر لو كان احدكم احترق بیته ما رضی حتی یجدده فكیف بیت ربكم انی مستخیر ربی ثلاثا ثم عازم علی امری فلما مضی الثلاث اجمع رایه علی ان ینقضها فتحاماه الناس ان ینزل باول الناس یصعد فیه امر من السماء حتی صعده رجل فالقی منه حجارة فلما لم یره الناس اصابه شیء تتابعوا فنقضوه حتی بلغوا به الارض فجعل ابن الزبیر اعمدة فستر علیها الستور حتی ارتفع بناؤه وقال ابن الزبیر انی سمعت عائشة رضی الله تعالی عنها تقول ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لولا ان الناس حدیث عهدهم بكفر ولیس عندی من النفقة ما یقوینی علی بنائه لكنت ادخلت فیه من الحجر خمس اذرع ولجعلت لها بابا یدخل الناس منه وبابا یخرجون منه قال فانا الیوم اجد ما انفق ولست اخاف الناس قال فزاد فیه خمس اذرع من الحجر حتی ابدی اسا نظر الناس الیه فبنی علیه البناء وكان طول الكعبة ثمانی عشر ذراعا فلما زاد فیه استقصره فزاد فی طوله عشر اذرع وجعل له بابین احدهما

او

روا ہے **۲** اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے **۳** اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے **۴** امر معروف ہاتھہ سے کرنا کہ آپنے ہاتھہ سے فضل کا مونہہ پہیر دیا **۵** عاجز مایوس کیطرف سے نیابت کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کیطرف سے **۶** مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے **۷** اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی ہے **۸** واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہین رکہتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا **۹** اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست ہے اور اگرچہ اوسنے وصیت بہی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اون سب پر حجت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ **فضل** سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی اوسنے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور وہ سواری کے پیٹ پر بہی نہین بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ کو کچہ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا کہ مسلمان آپ سے اون لوگون نے پوچہا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتہون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو ہے (یعنے ماں باپ کو) **ف** اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہے اور اسکے سوا جو القاب اب پہیلے ہوئے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

کہ فرماتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ بھی نہین ہے کہ اسکو بنا سکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اسمین ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ابن زبیر نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہین کہ اوسکو صرف کرین اور لوگون کا خوف بھی نہین کہا راوی نے کہ پھر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے وہان پر ایک نیو کہ لوگون نے اوسے خوب دیکھا (اور وہ نیو تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پھر اوسی نیو پر سے دیوار اُٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر جب اسمین زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا (یعنی چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بھی دس ذراع زیادہ کیے اور اُسکے دو دروازے رکھے کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پھر جب عبد اللہ بن زبیر شہید ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ اُنہی نیوون پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہین (یعنی بناے ابراہیم پر کی) سو عبد الملک نے اُسکو جواب لکھا کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچھ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو اُنہون نے طول مین زیادہ کر دیا ہے اسکو توڑ دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پھر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ چھوپ دو جو کہ اونہون نے نیا کھولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بناے اول پر بنا دیا **عن** الحارث ابن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ قال عبد اللہ بن عبید وفد الحارث بن عبد اللہ علی عبد الملک بن مروان فی خلافتہ فقال عبد الملک ما اظن ابا خبیب یعنی ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ سمع من عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ما کان یزعم انہ سمعہ منہا قال الحارث بلی انا سمعتہ منہا قال سمعتھا تقول ماذا قال قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قومک استقصروا من بنیان البیت ولولا حداثۃ عہدہم بالشرک اعدت ما ترکوا منہ فان بدا لقومک من بعدی ان یبنوہ فہلمی لاریک ما ترکوا منہ فاراہا قریبا من سبع اذرع ہذا حدیث عبد اللہ بن عبید وزاد علیہ الولید بن عطاء رضی اللہ تعالی عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولجعلت لہا بابین موضوعین فی الارض شرقیا وغربیا وھل تدرین لم کان قومک رفعوا بابہا قالت قلت لا قال

تعززا ان لا یدخلها الا من ارادوا فکان الرجل اذا هو اراد ان یدخلها یدعونه یرتقی حتی اذا کاد ان یدخل دفعوه فسقط قال عبد الملک للحارث رضی الله تعالی عنه انت سمعتها تقول هذا قال نعم قال فنکت ساعة بعصاه ثم قال وددت انی ترکته وما تحمل **ترجمہ** حارث سے روایت ہو کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تہے حارث کے عبدالملک کو پاس جب عبدالملک خلیفہ تہا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابو خبیب یعنی عبداللہ بن زبیر جو دعوی کرتے ہین کہ اُنہون نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے (یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جہوٹ کہتے ہین انہون نے کچہ نہین سُنا تب حارث نے کہا کہ نہین بلکہ اصل یہ بات ہے کہ مین نے بہی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چہوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا نیا شرک نچہوڑا ہوتا تو مین جتنا اونہون نے چہوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون) میرے بعد تو آؤ مین دکہا دون جو اُنہون نے چہوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دکہایا کہ وہ قریب سات ہاتہ کے تہا (یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطا نے کچہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس مین دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکہتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض کی کہ مین نہین جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جا نسکے مگر جسے وہ چاہین اور حال اون کا یہ تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو اوسے ڈہکیل دیتے کہ گر پڑتا پہر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ وہ ایسا فرماتی تہین اُنہون نے کہا ہان تب وہ اپنی چہڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پہر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ اوسیطرح چہوڑ دیتا اور جو کچہ وہان ہے

لکھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور دونون نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰی اَزِيْدَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَكِ قَصَرُوْا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا تَقُلْ هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تُحَدِّثُ هٰذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ اَنْ اَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلٰی مَا بَنَی ابْنُ الزُّبَيْرِ **ترجمہ** ابی قزعہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تہا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جہوٹ باندہتا تہا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تہا کہ مین نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چہوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑ کر حجر کیطرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ فرمائیے کہ مین نے بہی ام المؤمنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تہین تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل مین یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکہتا

ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکہی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ مین بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتون نے بنایا پہر ابراہیم علیہ السلام نے پہر قریش نے جاہلیت مین اور یہہ تیسری بنا تہی اور یہہ حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پینتیس برس کی تہی یا پچیس کے اور اسمین جب آپ کی تہمت گری ہے پہر چوتہی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچوین بار حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضون نے کہا ہے دو بار اوسکو بنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ مین اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دون تو انہون نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین مین آپ کو قسم دیتا ہون کہ اسکو بادشاہون کا کہلونا نہ بنایے اور یہ جو اوپر کی روایت مین آیا ہے کہ مین خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

[illegible]

راہ مین درست ہی مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین آور ان روایتون سی معلوم ہوا کہ حطیم سے چہہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہی بلا خلاف اور اس سے زائد مین اختلاف ہی اور اگر حطیم مین سے چہہ ہاتھ بیت اللہ سی چہوڑ کر طواف کیا تو اسمین دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اُسکی دیوار پر بہی اگر طواف کیا جب بہی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکے قائل ہین جمیع علماء مسلمین کے اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور اُنہون نے کہا ہی کہ اگر حطیم کے اندر سی کسی نے طواف کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اُسکا کافی ہوگیا اور جمہور علما کی سند یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا کہ مجہی سے لو مناسک اپنی حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہی اس لیے مردود ہے اور ابن زبیر نے جب تک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہی اور کہا ہے ابن عباس نے اُنکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور اون سے کہا تہا کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چہوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردون کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ بہی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہو یا نہ ہو **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ مِنَ الْبَیْتِ ہُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ یُدْخِلُوْہُ الْبَیْتَ قَالَ اِنَّ قَوْمَکِ قَصُرَتْ بِہِمُ النَّفَقَۃُ قُلْتُ فَمَا شَانُ بَابِہٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِکَ قَوْمُکِ لِیُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَیَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَکِ حَدِیْثٌ عَہْدُہُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْکِرَ قُلُوْبُہُمْ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْجِدْرَ فِی الْبَیْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَہٗ بِالْاَرْضِ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کیا دیوار حطیم کی بیت مین داخل ہی آپنے فرمایا ہان اسسے بہی رد ہوگیا مذہب ابی حنیفہ کا اور نجائز ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی۔ مین نے پہر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ مین کیون نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری قوم کی حرکت ہی کہ اون کے پاس خرچ کم ہوگیا پہر مین نے عرض کی کہ دروازہ اُسکا کیون اونچا ہے آپنے فرمایا یہ بہی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہین اوسی جانے دین اور جسکو چاہین نجانے دین اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چہوڑی ہوتی اور مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ اُنکے دل بدل جائین گے تو مین ارادہ کرتا کہ داخل کردون دیوارون کو یعنے حطیم کی بیت اللہ مین اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے اُن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ اُنہون نے کہا پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث ابی الاحوص کی حدیث کے ہم معنے اور اس مین یون ہے کہ کہا اونہون نے کہ دروازہ اُسکا اتنا اونچا کیون ہے کہ بغیر سیڑہی کے اوسپر نہین جاسکتی اور حضرت کے جواب مین یون ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ اُن کے دل نفرت نکر جاوین

باب الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَّهَرَمٍ وَّنَحْوِهِمَا اَوْ لِلْمَوْتِ بوڑہے اور میت کیطرف سے حج کرنیکا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتہ سوار تہے پیچہے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور وہ پوچہنے لگی اور فضل اوس کیطرف دیکہنے لگے اور وہ فضل کو دیکہنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا مونہہ دوسری طرف پہیر دیتے تہے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندون پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بہی ہوا اور وہ بوڑہے ہین کہ سواری پر سوار نہین ہوسکتی کیا مین اُنکیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹہنا

روا ہے **۲** اجنبی عورت کی آواز عندالحاجت سننا روا ہے **۳** اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ہاتھہ سے کرنا کہ آپنے ہاتھہ سے فضل کا مونہہ پہیر دیا **۵** عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کیطرف سے **۶** مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے **۷**
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے **۸** واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہین رکہتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا **۹** اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بہی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اون سب پر حجت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ
بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ **فضل** سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوس پر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹ پر بہی نہین بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ
اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا
حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچہ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ مسلمان
آپسے اون لوگون نے پوچہا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ہاتہون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے یعنے ماں باپ کو) **ف** اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہے اور اسکے سوا جو القاب اب پہیلے ہوئے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

سے مختصر ہے دوسرے یہہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ یہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی
سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کہ حج اُسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث
ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف ہین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے
یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ما باپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج
کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اُنکیطرف علما
نے التفات نہین کیا **عن** ابنِ عبّاسٍ رضی اللهُ تعالیٰ عنهما قال رفعت امرأةٌ صبيًّا لها
فقالت يا رسولَ الله ألهٰذا حجٌّ قال نعم ولكِ اجرٌ وہی مضمون ہے **عن** كُريبٍ
انّ امرأةً رفعت صبيًّا فقالت يا رسولَ الله ألهٰذا حجٌّ قال نعم ولكِ اجرٌ وہی مضمون
ہے **عن** ابنِ عبّاسٍ بمثله ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **باب** فرضِ الحجِّ مرّةً
فی العُمُرِ حج ساری عمر مین ایکبار فرض ہے **عن** ابی هريرةَ رضی الله تعالیٰ عنه قال
خطبنا رسولُ الله صلّی الله عليه وسلّم فقال ايّها النّاس قد فُرِضَ عليكم الحجُّ
فحُجّوا فقال رجلٌ اكلَّ عامٍ يا رسولَ الله فسكت حتّى قالها ثلاثًا فقال رسولُ
الله صلّی الله عليه وسلّم لو قلتُ نعم لوجبت ولما استطعتم ثمّ قال ذروني ما
تركتُكم فانّما هلك من كان قبلكم بكثرةِ سؤالِهم واختلافِهم على
انبيائهم فاذا امرتكم بشیءٍ فأتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شیءٍ فدعوه
حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر
حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار یہی
عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی
ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمھے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ انھون
نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسی بات
کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہیں اوس میں تین مذہب ہیں اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہیں ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو قائل توقف ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندوں پر کوئی چیز واجب نہیں جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیین کا اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ میں سکوت کیا ہے اوس میں ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کمون وبروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر ہے یا اور بہت سی خرفات اور خرعبیلات ہیں کہ پچھلوں میں اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہیں ایسی لایعنی باتوں اور بیہودہ تقریروں سے دور رہنا اور احکام میں آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجا لاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہیں کہ اونکی استطاعت ہو اور مناہی میں آپ نے یہ قید نہیں لگائی کہ اوس سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سے دفع مضر زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب میں حکم کروں تمکو الخ جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزاروں مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز و وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجا لاؤ اور جسپر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہے اور اسیطرح سے ازالہ منکرات میں جہاں تک ہو سکے بجا لاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالے کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْاَةِ مَعَ مَحْرَمٍ اِلَى الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ عورت حج وغیرہ میں بے محرم کے سفر نہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **عبید اللہ** سے اسی سند سے ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذو محرم ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ابن عمر** سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کسیعورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے تین رات کا مگر اوسکے ساتھہ کوئی محرم ہو **ف** ابوداؤد کی روایت مین آیا ہی کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور برید آدھے دن کی مسافت ہی اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہین کہ جہان تین دن کی نہی مذکور ہے وہان ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بہی تصریح کی ہے کہ مثلا کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے آپنے فرمایا نہین پہر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہین اور جس نے جیسا سُنا روایت کر دیا اور سب روایتین صحیح ہین اور مطلب سبکا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تہوڑا بے محرم کے روا نہین ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم مین وارد ہے کہ اوسمین مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے مرد پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مگر اس مین اختلاف ہی کہ محرم شرط ہے یا نہین سو ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجوب ہونے کو محرم شرط ہے مگر اُسوقت کہ مکہ کے اور اُس کے بیچ مین تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رای بہی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگون سے بہی مروی ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت یہی ہے کہ محرم شرط نہین بلکہ یہ شرط ہے کہ اُسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزون سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتین معتبر قابل اطمینان ہون اور جب تک ایک ان تینون مین سے نہ ہو تو حج واجب نہین اور اگر ایک عورت معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہین مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے حج نفل اور سفر تجارت وغیرہ کو بہی روا کہا ہے جب کئی عورتین ثقہ ساتھہ ہون اور جمہور کا مذہب یہ ہی کہ جائز نہین جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب ابیحنیفہ نے اس روایت سے جس مین تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہان قصر بہی اتنی ہے سفر مین روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متاع کاسد ہی اس لیے کہ روایات اس بارہ مین مختلف

آچکی ہین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت اور سفر کا اطلاق ایک برید سی لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکی شبہونکا جواب دندان شکن مین سے خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین **عَنْ** قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا اَوْ زَوْجُھَا **ترجمہ** قزعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو سُنی ہے انہون نے کہا کہ جو مین نے اون سی نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا ایسی بات کی جو آپ سی نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندھو تم کجاوون کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصے (یعنے بیت المقدس کی) اور سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ مین سے مگر اوس کے ساتھ ذو محرم ہو یا اوسکا شوہر ہو **ف** اس مین بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے اسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور اُن کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بھی مستحب ہے اور واجب نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ انکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر اُنکی زیارت کی منعقد ہوتی ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اوسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم کا اوسپر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) **مترجم** کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہ ہو اور نہ نذر ان کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اون کی طرف جانے کے فضائل بہی بے شمار حدیثون مین وارد ہوے ہین کہ ہر قدم پر نیکی لکہی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندہیرے مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون مین خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اوس کا صاف رکہنے والا اور جہاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور خانہ خدا کہلاتا ہے پہر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ اون کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے مین تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن مسلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگون نے اس کا خلاف کیا ہے اون کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ ہین علے الخصوص اس وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کرین یعنے وہان نذرین مانی جاوین دونبے چڑہاے جاوین اوپر سجدہ کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان مین ہین اور مرتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم مین اور وہ مقابر اور جنابند ڈہانے اور منہدم کرنے کے قابل ہین اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جاوے پہر جب قبر مبارک مشرکون کے حق مین بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو مدہو شہید اور منگلو پیر کے ساتہہ تیرا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنہون نے سفر مقابر کو حج

سے بڑہکر سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح اُنکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علمار
محققین نے اون کے ہدم وحرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا
دینا اماکن معصیت کا جن مین نا فرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلا دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑہی جاتی تہی اور
اللہ کا نام لیا جاتا تہا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی
اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا
اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے بیکار
کر دینا اُسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اُسکو اس وضع
سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد شرک کہ جنکے مجاور
لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اللہ کا شریک ٹہیراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق
ہین اور اُنکا معدوم ومنہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق ومعاصی
کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہین اور تمام اماکن ہین ارباب منکرات کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک گاؤن پورا جلادیا کہ جس مین شراب بکتی تہی اور حانوت[ف] رویشد ثقفی کا جلادیا اور اُسکا نام
فویسق رکہا اور محل سعد کا سرتاپا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین رو[ف]پوش رہے اور اُنکیطرف
التفات نہ کرتے تہے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے گہرون کے جلانے کا
جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تہے اور اُن گہرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے
نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوینگے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون
زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض
کے لیے بنائے گئے ہین کہ اُنکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے اُنکی زینت اور آرایش کی گئی ہے
کہ وہ انداد من دون اللہ ٹہیرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہو ہی نہین سکتی
پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اُنپر بنا کرنے سے
منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سواے گور پرستی کے اور جن مقامات کے
جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تہا اوسپر خلیفہ رشید نے اونکو جلوا دیا

ف [illegible]

ف [illegible]

پھر منزل تو اکبر کبائر ہے اور بئس الفسوق ہے اسکے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور اوجب واجبات اور افرض ضروریات سے ہے **عن** قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ نَهٰى اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ **قزعہ** نے کہا کہ مین نے ابی سعید خدری سے سنا کہ انہون نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتون کو سو مجھکو پسند آئین اور اچھی معلوم ہوئین منع کیا آپنے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اسکے ساتھ اوسکا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ✦ **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **قتادہ** سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُوْ حُرْمَةٍ مِّنْهَا **وہی مضمون ہے** **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **وہی** نہی سفر بلا محرم مذکور ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا وہی مضمون ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا **وہی** مضمون ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر سفرا یکون ثلاثۃ ایام فصاعدا الا ومعہا ابوہا او ابنہا او زوجہا او اخوہا او ذو محرم منہا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں اوس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اوسکے ساتھ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتے دار کہ جس سے پردہ نہو

عن الاعمش بہذا الاسناد اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعہا ذو محرم ولا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان امرأتی خرجت حاجۃ وانی اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا فقال انطلق فحج مع امرأتک **ترجمہ** ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان مین اکیلا نہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہو اوسکو بجا لاوین اسلیے کہ غزوہ مین دوسرا شخص بہی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھ نہین جا سکتا ۔

عن عمرو بہذا الاسناد نحوہ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا

عن ابن جریج بہذا الاسناد نحوہ ولم یذکر ولا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعہا ذو محرم ابن جریج سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور اوس مین مرد کی خلوت کا ذکر نہین +

باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ متوجہا لسفر حج او غیرہ وبیان الافضل من ذلک جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَانما رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے وَالْاَہْل تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا وبیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھسے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہمپر اس سفر کو اور اوس کے لنبان کو ہمپر تھوڑا کر دے یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کی تکلیفون اور رنج اور غم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والون میں یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے جب بھی مگر اوس میں اتنا زیادہ کرتے آئبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسیکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اوسکے گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت وضمانت ہووے نہ ویسا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہیں کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہیں اور ان کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندہ دیتے ہیں یہ خران بے دم بصورت مردم یہ نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرینگے ہر روز لاکھون آدمی سفر کرتے ہیں اور یہ طریقہ انہون نے مشرکان مکہ سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل میں جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنکی پناہ میں آئے غرض غیر خدا کی حمایت میں آنے میں یہ اور وہ دونون برابر ہیں نعوذ باللہ من ہولا رو ہولا

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ **عبد اللہ** بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتون سے اور غمگین ہوکر لوٹنے سے اور بہلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹنے سے اور اہل ومال میں برائی دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا یہ ہے کہ طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف آجانا پناہ اللہ تعالی کی ایسی حالت سے **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِیْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ وَفِیْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ **عاصم** سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت میں فِی الْمَالِ وَالْاَہْلِ ہے اور محمد بن حازم کی روایت میں یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ بھی لفظ ہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں سفر کی مشقتوں سے

باب مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰی عَلٰی ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے لشکروں سے یا چھوٹی جماعت سی لشکر کی یا حج وعمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار لا الہ سے آخر تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ تعالی کے اور کوئی شریک نہیں اوسکا اوسیکی ہے سلطنت اور اوسیکے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہیں سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکروں کو اکیلے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوا مگر ایوب کی روایت میں تکبیر دو بار مذکور ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيْفَتُهٗ عَلٰی نَاقَتِهٖ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ **انس** نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہانتک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئبون سے حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے

باب اِسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا بطحاے ذی الحلیفہ میں اترنے کا بیان

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کے اور وہاں نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے

عن نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُنِيْخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا وَيُصَلِّيْ بِهَا **نافع** نے کہا ابن عمر اپنا اونٹ بطحاے ذی الحلیفہ میں بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے

عن نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ يُنِيْخُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **نافع** نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحاے ذی الحلیفہ میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے

عن سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو

عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ و

بَیْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ **سالم** نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اوترے ہوئے تھے میدان کے بیچ مین سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان مین ہین اور موسی راوی نے کہا ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ نے اونٹ بٹھائے اوس جگہہ مین نماز کی جہان عبد اللہ بٹھا دیتے تھے اور اسکو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی مین بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ مین وہ مقام واقعہ ہوا ہے

ف ان سب حدیثون کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُترنا بطحاے ذی الحلیفہ مین اگرچہ مناسک حج مین نہین ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اوپر اہل مدینہ کا جو برکت ڈہونڈہتے ہین آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک ہے اور امام مالک نے بہی اسے مستحب کہا ہے اور وہان نماز ادا کرنے کو بہی اور مستحب ہے کہ وہان سے آگے نہ جاوے جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹہیرا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے

باب لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّبَيَانِ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ابو ہریرہ** نے کہا کہ مجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس حج مین روانہ فرمایا جس مین رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اُس جماعت مین کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت مین کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبد الرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابو ہریرہ کی حدیث کے سبب سے

ف یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا وَاَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہے اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنہ نے انکو بتایا ہے اور قرآن و حدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا حضرات یہان بہی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے انہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث مین آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَةُ کہ حج عرفہ ہے اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت مبارک کے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک آوین مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹھیرے اور مومن سے کسی اور کو بھیجدے کہ اسکا پیغام پہنچاوے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہوکر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر لے کر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا

باب فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن کی فضیلت

عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑھکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر بندون کا حال دیکھکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی مسند مین ابن عمر سے اسحدیث کو ذکر کیا ہے اور اُس مین یون ہو کہ اللہ پاک اُترتا ہے آسمان دنیا مین اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوئے ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے ہین حالانکہ مجھے اُنھون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو اُن کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور اس سے اُترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہے صحابہ کرام اور تابعین اور تمامی سلف صالحین کا **باب** فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان -

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے بیچ کے گناہون کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ **ابو ہریرہ** سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر مین آیا اور بیہودہ شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اُسے مان نے ابھی جنا یعنے گناہون سے پاک ہو گیا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **ف** حدیث اول سے اسباب کے استدلال کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال مین بجا لانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سو اوسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بہی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہ ہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی قول ہی امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہین ہوتا کہ انکی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے وجوب مین بہی علما کا اختلاف ہی شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہی اور اسکے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاؤس اور عطا اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن البصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہی اور واجب نہین اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملونی نہ ہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہون کیطرف کبہی مائل نہ ہو اللہ تعالے ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی

باب نُزُوْلِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيْثِ دُوْرِهَا

حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اوسکے گہرون کے وارث ہونے کا بیان

عن أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ

ترجمہ اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اوترینگے تو آپ نے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چاردیواری یا مکان چہوڑا ہے اور حقیقت اوسکی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو اونکی ورثہ مین سے کچہ نہ ملا اسلیے کہ وہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے

ف قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اوترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس مین آپ کی سکونت تہی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابو طالب کا تہا اسلیے کہ وہی متکفل تہے آپ کی پرورش کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تہے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تہا ایام جاہلیت کا اور یہ بہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر بیچڈالے ہون اور اپنے ملک سے نکالدیے ہون جیسے ابو سفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گھر تمام بیچ ڈالے چنانچہ داؤدی نے ایسا ہی کچہ کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اوسکے مملوک ہین مکان والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اون مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ اون مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے مالکون کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہہ تمام علماء کا مذہب ہے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اَوْ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مَنْزِلًا

ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ **اسامہ** نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل خدا نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہان اوتریں گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بہی ہے

باب اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان **عَنْ** عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا ط

عمر بن عبد العزیز سائب بن یزید سے پوچہتے تہے کہ تم نے مکہ مین رہنے کے باب مین کچہ سنا ہے تو انہون نے کہا کہ مین نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچہے تین روز تک مکہ مین رہنے کی مراد یہ تہی کہ اس سے زیادہ نہ رہے **ف** مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ مین رہتے تہے اور پہر اسلام کی وجہ سے انہون نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تہی وہ اگر حج کو اوین یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

سے زیادہ مکہ مین نہ رہین اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت مین اقامة مین داخل نہین بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہین اور حکم مسافر مین ہے اور رخصتین مسافر کی سب اسکو روا ہین جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا **عن** عمر بن عبد العزیز یقول لجلسائه ما سمعتم فی سکنی مکة فقال السائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنه سمعت العلاء او قال العلاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالی عنه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقیم المهاجر بمکة بعد قضاء نسکه ثلاثا وہی مضمون ہے **عن** عمر بن عبد العزیز یسأل السائب بن یزید فقال السائب سمعت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالی عنه یقول سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول ثلاث لیال یمکثهن المهاجر بمکة بعد الصدر وہی مضمون ہے **عن** العلاء بن الحضرمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال مکث المهاجر بمکة بعد قضاء نسکه ثلاثا وحدثنی حجاج بن الشاعر قال حدثنا الضحاک بن مخلد قال انا ابن جریج بهذا الاسناد مثله وہی مضمون دونون سندون سے مذکور ہوا

باب تحریم صید مکة وغیرہ مکہ مین شکار وغیرہ کا حرام ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم الفتح فتح مکة لا هجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم الفتح فتح مکة ان هذا البلد حرمه اللہ یوم خلق السموات والارض فهو حرام بحرمة اللہ الی یوم القیمة وانه لم یحل القتال فیه لاحد قبلی ولم یحل لی الا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة اللہ الی یوم القیمة لا یعضد شوکه ولا ینفر صیده ولا یلتقط لقطته الا من عرفها ولا یختلی خلاها فقال العباس رضی اللہ تعالی عنه یا رسول اللہ الا الاذخر فانه لقینهم ولبیوتهم فقال الا الاذخر

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہین رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو کام جہاد کو بلائین تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالے نے اسکو ادب کی جگہہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

سے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجھہ سے پیشتر اور مجھے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تھی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پھر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اسکا کانٹا اوکھاڑا جاوے اور نہ اسکا شکار بھگایا جاوے اور نہ اسکی گری پڑی چیز اٹھائی جاوے مگر وہ اٹھاوے جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گھاس اوکھاڑی جاوے سو عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سنارون لہارون کے کام آتی ہے اور اُس سے گھر چھپائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکے توڑنے کاٹنے کی اجازت ہو۔

ف علماء نے لکھا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جسنے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنھون نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکھا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بھی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسپر تخصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بہی روا نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان بطور روا ہے **عن** مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلُ وَقَالَ يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا کیا آسمان و زمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے **عن** اَبِیْ شُرَيْحِ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِیْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ **ترجمہ** ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا جس وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر یعنے عبداللہ بن زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجہے اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپنے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اسکی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت وادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بہی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اسکی گری پڑی چیز اٹہائی جاوے مگر وہ اٹہاوے جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہانس اوکہاڑی جاوے سو عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سنارون لوہارون کے کام آتی ہے اور اس سے گہر چہائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

ف علما نے لکہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جسنے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنہون نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت سے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان وزمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسی پر تخصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بہی روا نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان بطور روا ہے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا کیا آسمان و زمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہی باقی مضمون وہی ہے **عَنْ** اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ **ترجمہ** ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جبوقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر یعنی عبد اللہ بن زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجہ اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپنے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اسکی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اُس مین کسیکا خون بہاوے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پھر اگر پیغمبرؐ کے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھے بھی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پھر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہہ حدیث پہنچا دے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسے تم سے زیادہ جانتا ہون (یعنے ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یہہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کرکے بھاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کرکے بھاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بھی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اسلیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہرًا اور قتالًا فتح ہوا ہے نہ صلحًا اور جو کہتے ہین صلحًا فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تھی گو اتفاق قتال نہ ہوا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مَکَّۃَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّھَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّھَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَاِنَّھَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُھَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاہٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ قَالَ الْوَلِیْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِیِّ مَا قَوْلُہٗ اکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ

اللهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ابوہریرہ** نے کہا جب اللہ تعالی نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اُسکا حاکم بنایا اور اُس مین لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجہسے پہلے اور مجہے بہی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبہی حلال نہ ہوگا میرے بعد کسیکو پہر اوسکا شکار بہگایا نہ جاوے اوسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اوسکی پڑی گری چیز اُٹہائی نجاوے مگر وہ شخص اُٹہاوے جو بتاتا پہرے کہ جسکی ہو اسے دیدے اور جسکا کوئی شخص مارا گیا اُسکو دو باتون کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مروا ڈالے سو عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اوسکو اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور گہرون کو اس سے چہاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ لو مگر گہاس کو اذخر کہا پہر ابوشاہ ایک شخص یمن کا اُٹہا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجہے لکہدو آپنے فرمایا لکہدو ابوشاہ کو ولید نے کہا کہ مین نے اوزاعی سے پوچہا کہ اس کا کیا مطلب یا رسول اللہ یہ مجہے لکہدو اونہون نے کہا یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے اُسکو ابوشاہ نے لکہوا لیا کہ بڑے نفع کی بات تہی **ف**

اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر برضائے قاتل اور یہ اُنکی حدیث کے خلاف ہی اور ابوشاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کی اور آپنے جو حدیث لکہوا دی اس سے علم کا لکہنا اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اس کا جواز اور بہی روایتون سے بوجہا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکی استحباب پر **عن**

اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِي اَلَا وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ

شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطَى
يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ
اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سی جس سال
کہ فتح ہوا آپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تہا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے
رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تہا اور نہ میرے بعد کسی کو
ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تہا اور اب اس گھڑی مین پھر ویسا ہی مجھپر بھی حرام
ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تہا) سو اُسکا کانٹا نہ اوکھاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
اُٹھائی جاوے مگر بتانے والا اُٹھاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے
خواہ دیت لے خواہ قصاص لے پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسے ابوشاہ کہتے تھے اور اُسنے کہا یہ
مجھے لکھدیجیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اُسکو لکھدو پھر ایک شخص نے قریش
مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**
النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ ہتہیار اوٹہانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے ۔
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ
أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ **جابر** رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے
حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اُٹہاوے **ف** یعنے بیحاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اُٹہاوے
اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندہنا مکروہ کہا ہے
متمسک ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا میں
شرط کیے تھے کہ ہتیار لاوینگے میان مین اور اُٹھانے سے مراد ہتہیار باندہنا ہے **باب**
جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ الْإِحْرَامِ مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **عَنْ** یحیے

وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ **ترجمہ** یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہاں مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے **ف** ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اوسے اوتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے انھوں نے جنھوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اوسکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نہ رکھتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا اون کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا اون کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہے بلا احرام داخل ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف ناک اور یہی صحیح تر قول ہے شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہیں روا ہے اوسکو جسکو بار بار حاجت آنے کی نہیں ہوتی مگر اسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوس پر ظاہر ہو جاوے تو اسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علما سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ پر سیاہ عمامہ تھا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ۔ **ترجمہ** جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونوں کناروں کو اپنے شانوں کے بیچ میں لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے **ف** ان روایتوں سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے

بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا۔

مدینہ کی فضیلت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اوسکی شکار حرام ہونے اور اوسکے حرم کی حدود کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان و زمین کے بننے کے دن سے تھی) اور اوسکے لوگوں کی دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور میں نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اس سے دو حصہ برابر جیسی ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے لیے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ **ترجمہ** عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت میں تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ میں نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت میں یہ ہے کہ

کہ دعا کی مین نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا برابر **عن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ وانی احرم ما بین لابتیھا یرید
المدینۃ **ترجمہ** رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم
قرار دیا اور مین دونون کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین حرم قرار دیتا ہون مراد انکی مدینہ ہے **عن**
نافع بن جبیر ان مروان بن الحکم رضی اللہ تعالی عنہ خطب الناس فذکر مکۃ و
اھلھا وحرمتھا فناداہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ فقال مالی اسمعک ذکرت
مکۃ واھلھا وحرمتھا ولم تذکر المدینۃ واھلھا وحرمتھا قد حرم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتیھا وذلک عندنا فی ادیم خولانی ان شئت
اقراتکہ قال فسکت مروان ثم قال قد سمعت بعض ذلک **نافع** رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا مکہ کا اور اُس کے رہنے والون کا سو پکارا اُس کو رافع بن خدیج
صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہون مین تجھسے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اُسکے لوگون کا اور اُسکے حرم ہونیکا
اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہان کے لوگون کا اور نہ اوسکے حرم ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
وسلم نے حرم ٹہیرایا ہے دونون کالی پتھر والی میدانون کے بیچ مین اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم کی حرم ٹھیرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی
چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو پڑہا دون راوی نے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ مین نے بھی تم سے کچھ سنا ہے **عن** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم حرم مکۃ
وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا **ترجمہ** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ
کا اور مین حرم مقرر کرتا ہون مدینہ کا کہ دونو کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین (یعنے جو مدینہ
کے دونون طرف واقع ہین) کوئی کانٹے دار درخت نہ کاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے
عن عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل صیدھا وقال المدینۃ
خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر
منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ **ترجمہ**

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حرم مقرر کر دیا درمیان دونو میدانن کالے پتہرون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار وہان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگون کے لیے بہتر ہے کاش وہ اُسکو سمجہتے (یہ خطاب ہے اون لوگون کو جو مدینہ چہوڑ کر اور جگہہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چہوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کوئی آدمی اوس مین بہیجدیتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بہوک پیاس پر اور محنت ومشقت پر مگر مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن

ف ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور سوا اون کے موافقین کا اور ابو حنیفہ نے ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یَا اَبَا عُمَیرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیرُ سے اور نُغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تہی آپنے اون سے پوچہا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ اس حدیث سے استدلال اون کا محض لنگڑا اور بایہ چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہون اور یہہ احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہین ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑ کر حرم مین لاوین اوسکا بہی چہوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بہی حکم صید حرم کا ہے اور یہہ اصل مذہب انکا بہی محض بے اصل اور ضعیف وسست ہے اور جب حدیث نُغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہین خصوصًا ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے روبرو جن مین صاف لفظ صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور مذہب مالک اور شافعی یہہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اوس کے درخت اکہاڑنے مین ضمان نہین ہے اگرچہ حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس مین بہی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید وقطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان چہین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا قائل نہین ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا کہ مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والون کے

لیے گواہ ہون گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ والون کے لیے جیسے آپنے شہداء احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرمادے آمین یا رب العلمین **عن** عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم ذکر مثل حدیث ابن نمیر وزاد فی الحدیث ولا یرید احد اهل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص او ذوب الملح فی الماء **ترجمہ** عامر نے وہی روایۃ بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھہ برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی مین **عن** عامر بن سعد ان سعدا رکب الی قصرہ بالعقیق فوجد عبدا یقطع شجرا او یخبطہ فسلبہ فلما رجع سعد جاءہ اهل العبد فکلموہ ان یرد علی غلامهم او علیهم ما اخذ من غلامهم فقال معاذ اللہ ان ارد شیئا نفلنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی ان یرد علیهم **ترجمہ** عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکی کپڑے لتے چہین لیے اور اوسکے گہر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پہیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیے انہون نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پہیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پہیرا انہون نے سامان اوسکا **ف** غرض ان سب احادیث صحیحہ متواتر المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہہ احادیث نہ پہنچی سو اون کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جنکو بخوبی اون کے آوازہ مین کان ٹہونک چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بسبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہین امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کر دیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا ای

ابا عمیر ہے کیا حال ہی نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہی یا اللہ وہ کون سا اصول ہی جو ان سنن صحیحہ کا مقابل ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تہا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتون کے رو سے جو شہرت اور تصریح مین بدرجہا اوس سے زیادہ تہین رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث ابی عمیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے مقدم ہو اور ان حدیثون نے اوسی منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پھر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانورون مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہین چوتہے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چارون احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہی جو صراحۃً بلا اشتباہ دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الندیہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان واجب ہونا اوس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کے یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور حدیث سعد کی ہی یہی ثابت ہوتا ہے اور حدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ شکار کا جو اوس نے مارا اور وہ درخت یا گہانس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوس پر آتی ہے یعنے قیمت اوسکی لازم ہوتی ہے اور **دوسری** صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوین اور اس مین بہی دو قول ہین **اول** یہ کہ فقط کپڑے اوسکے چہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس مین گہوڑا اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب ہے اظہر ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اوس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈہونڈہو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بہٹا کر اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تہا جب آپ اُترتے تہے اور پہر اسے باتون مین کہا کہ پہر آپ تشریف لائے یہانتک کہ جب کوہ احد آپ کو دکہائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکہتا ہے ہم اوسکو دوست رکہتے ہین پہر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے درمیان کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دے انکو اون کے مد اور صاع مین **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہون نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر اوس مین یہہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا مین حرام ٹہیراتا ہون درمیان دونون کالے پتہرون والے میدانون کے بیچ مین

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ هٰذِهٖ شَدِيْدَةٌ مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ اَنَسٍ اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا **عاصم** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹہیرایا مدینہ کو کہا ہان فلان مقام سے فلان تک سو جو اوس مین کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہہ دے کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** عاصم احول رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹہیرایا ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتون اور لوگون کی لعنت ہے **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لهم في مكيالهم وبارك لهم في صاعهم
وبارك لهم في مدهم **انس** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی کہ یا اللہ برکت دے اون کو یعنے مدینہ والون کو اور اون کے ماپ مین اور برکت دے اون کے صاع
مین اور برکت دے اون کے مد مین **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما بمكة من البركة
حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ
مدینہ مین مکہ سے دونی برکت دے **عن** ابراهيم التيمي عن ابيه قال خطبنا علي بن
ابي طالب رضي الله تعالى عنه فقال من زعم ان عندنا شيئا نقرأه الا كتاب
الله وهذه الصحيفة معلقة في قراب سيفه فقد كذب فيها اسنان الابل و
اشياء من الجراحات وفيها قال النبي صلى الله عليه وسلم المدينة حرم ما بين
عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملئكة
والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا وذمة المسلمين واحدة
يسعى بها ادناهم ومن ادعى الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة
الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا و
انتهى حديث ابي بكر و زهير عند قوله يسعى بها ادناهم لم يذكر ما بعده
وليس في حديثهما معلقة في قراب سيفه ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ
خطبہ پڑھا ہم پر علی بن ابی طالب نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے
پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا
تھا اون کی تلوار کے میان مین تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ مین اونٹون کے عمرین (یعنے
زکوۃ کے متعلقات) اور کچھ زخمون کا بیان تھا یعنے اون کے قصاص اور دیتون کا بیان اور
اس صحیفہ مین یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور
کے بیچ مین سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اوس جگہہ یا جگہہ دے کسی نئی بات نکالنے والے

کو اوسپر لعنت ہی اللہ تعالی کی اور فرشتون اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالی اوس سے کوئی فرض نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹہیرایا یا اپنے آقاؤن کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے کو قرار دیا اوسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کریگا اُس سے اللہ تعالی قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابوبکر و زہیر کی تو وہین تک ہو چکی کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونون کی روایت مین یہ ذکر نہین کہ صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تھا **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **اعمش** نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کیا جو ابی معاویہ سے مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اونکی حدیثون مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بناوے اور وکیع کی روایت مین قیامت کا دن مذکور نہین **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيْعٍ اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ **اعمش** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اوس مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو مولے بناوے اپنے موالی کے سوا اورون کو اور نہ اوسپر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو خطبہ مین فرما دیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچہ نہین الخ اس مین رد کر دیا زعم باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جہوٹا کر دیا اُن کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتین کین تہین اور اسرار علوم اور قواعد دین اور غوامض شریعت بتائے تہے اور اپنا وصی قرار دیا تہا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اون کے سوا اور کوئی اُنپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ اور خیالات فاسدہ مین اور اُنکی کوئی اصل نہین اور اُن دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالباً بیان غلط ہے راوی سے سہو ہو گئی اس لیے کہ جبل ثور تو مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علما نے اسیر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلے تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اسکو ایذا دے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان دے تو امان دینا اسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد کہلانا یا جسنے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہو جاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھیرا لیتے ہین مثلاً نام رکھ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی **قولہ** اور جسنے پناہ توڑی کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوسنے پناہ توڑی اور وہ موذی ملعون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین کوئی گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا ا

الاسنادِ مظلمہ ولم یقل یوم القیٰمۃ وزاد وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم فمن اخفر مسلمًا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ یوم القیٰمۃ عدلٌ ولا صرفٌ **ترجمہ** اعمش سے یہی مضمون مروی ہے اور اس میں قیامت کا لفظ نہیں اور مضمون پناہ دینے اور توڑنے کا زیادہ ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقول لو رأیت الظباء ترتع بالمدینۃ ما ذعرتہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتیہا حرام **ابوہریرہ** کہتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو کبھی نہ ڈراؤں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونو کالے پتھروں والے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال حرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتی المدینۃ قال ابوہریرۃ فلو وجدت الظباء ما بین لابتیہا ما ذعرتہا وجعل اثنی عشر میلا حول المدینۃ حمًی **ابوہریرہ** نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے کہ جو مدینہ کے مشرق اور مغرب کیطرف واقعہ ہیں ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی ہرن کو پاؤں جو ان کے بیچ میں چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤں اور نہ بھگاؤں اور اسکو اور آپ نے بارہ میل کو مدینے کے گرداگرد رمنہ مقرر کردیا **ف** رمنہ اوس زمین کو کہتے ہیں جس میں حکام وامرا حکم کردیتے ہیں کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالے کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانوروں کے جو وہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللہم ان ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ قال ثم یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ لوگوں کی عادت تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے یعنی نئے فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دی ہمارے پہلون مین اور برکت دی ہمارے شہر مین اور برکت دی ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مُد مین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی تجھسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجھسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھ پھر بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے کو اپنے اور وہ پھل اُسے دیتے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُؤْتٰی بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دی ہمارے شہر مین اور ہمارے پہلون مین اور ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت پھر وہ پہل دیدیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اُسوقت حاضر ہوتا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ پہل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعاے خیر کا ثمرہ پاوین اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَاَنَّهٗ اَتٰی اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اِنِّیْ كَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْقُلَ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَفْعَلْ اِلْزَمِ الْمَدِیْنَةَ فَاِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللّٰهِ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ یَبْلُغُنِیْ مِنْ حَدِیْثِكُمْ مَا اَدْرِیْ كَیْفَ قَالَ وَالَّذِیْ اَحْلِفُ بِهٖ اَوْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ لَا اَدْرِیْ اَیَّتَهُمَا قَالَ لَاٰمُرَنَّ بِنَاقَتِیْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ

المدینۃ حراما ما بین مازمیها ان لا یهراق فیها دم ولا یحمل فیها سلاح لقتال ولا یخبط فیها شجرۃ الا لعلف اللهم بارک لنا فی مدینتنا اللهم بارک لنا فی صاعنا اللهم بارک لنا فی مدنا اللهم بارک لنا فی صاعنا اللهم بارک لنا فی مدنا اللهم بارک لنا فی مدینتنا اللهم اجعل مع البرکۃ برکتین والذی نفسی بیدہ ما من المدینۃ شعب ولا نقب الا علیه ملکان یحرسانها حتی تقدموا الیها ثم قال للناس ارتحلوا فارتحلنا فاقبلنا الی المدینۃ فوالذی نحلف به او یحلف به شک من حماد ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یهیجهم قبل ذلک شئ **ترجمہ** ابوسعید مولی مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ مین ایکبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور مین ابوسعید خدری کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ مین کثیر العیال ہون اور ہمکو سختی پہنچی ہے اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزان اور سرسبز ملک مین لیجاؤن ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چہوڑو اس لیے کہ ہم ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا یہانتک کہ عسفان تک گئے اور وہان کئی شب ٹہیرے سو لوگون نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہم یہان بیکار ٹہیرے ہوئے ہین اور ہمارے عیال پیچھے چہٹے ہوئے ہین اور ہم کو اون کے اوپر اطمینان نہین (یعنے خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ کیا لفظ کہا قسم ہے اوس خدا کی کہ جس کی مین قسم کہاتا ہون یا فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے البتہ مین نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم مین نہین جانتا کہ کیا فرمایا ان دونون باتون مین سے فرمایا کہ البتہ حکم کرون مین اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جاوی اور پہر اوسکی ایک گرہ بہی نہ کہولون یہانتک کہ داخل ہون مین مدینہ منورہ مین اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور مین نے مدینہکو حرم ٹہیرایا دو گہاٹیون یا دو پہاڑون کے بیچ مین کہ نہ اوس مین خون بہایا جاوے اور نہ اوس مین لڑائی کے لیے ہتیار اٹہایا جاوے نہ اوس مین کسی درخت کے پتے جہاڑے جاوین مگر صرف چارہ کے لیے ارکہ

ادس سے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت دی ہمارے شہر مین یا اللہ برکت دے ہماری جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دی ہماری جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھہ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے جسپر دو فرشتے نگاہبان نہ ہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچوگے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پہر فرمایا آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہین اوس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم کہایا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تہے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے انکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لنا فی مدنا و صاعنا واجعل مع البرکۃ برکتین **ابو سعید** خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دی ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت پر دو برکتین اور عنایت فرما **عن** ابی سعید مولی المھری انہ جاء ابا سعید الخدری لیالی الحرۃ فاستشارہ فی الجلاء من المدینۃ وشکی الیہ اسعارھا وکثرۃ عیالہ واخبرہ ان لا صبر لہ علی جھد المدینۃ ولأوائھا فقال لہ ویحک لا آمرک بذلک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصبر احد علی لأوائھا فیموت الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیامۃ اذا کان مسلما **ابو سعید** مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ مشہور ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے سنہ ۶۳ ترسٹھہ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال کی اور خبر دی اونکو کہ مجہے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بہوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا کہ خرابی ہو تیری مین تجہے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور پہر

مرجاتا ہے مگر مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَکَّۃَ قَالَ ثُمَّ کَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَاْخُذُ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَجِدُ اَحَدُنَا فِیْ یَدِہِ الطَّیْرَ فَیَفُکُّہٗ مِنْ یَدِہٖ ثُمَّ یُرْسِلُہٗ **ابوسعید** نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونون کالے پتھرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم قرار دیا تھا ابراہیم نے یہانتک کہ ایک ہم مین کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کردیتا تھا پھر چھوڑ دیتا تھا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اِنَّھَا حَرَمٌ اٰمِنٌ **سہل** حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کیطرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَھِیَ وَبِیْئَۃٌ فَاشْتَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَّاشْتَکٰی بِلَالٌ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَکْوٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَبَّبْتَ مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَحَوِّلْ حُمَّاھَا اِلَی الْجُحْفَۃِ **عَنْ** ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تھی اور ابوبکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کردے ہمارا مدینہ کو جیسے دوست کیا تھا تونے مکہ کو یا اوس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دے ہم کو اوسکے چوسیری اور سیر مین اور اوسکی بخار کو جحفہ کیطرف پھیردے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے **ف** جحفہ اون دنون وطن تھا یہود کا غرض اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون پر بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھ درست ہے اور اس مین دعاے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھ صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علمار کا کہ بد دعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض جہلاے صوفیہ کا مقبول نہین جو اسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلاے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اس حدیث سے مردود ہوگئے اور اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اوسی بخار چڑھتا

ہے **باب** الترغيب في سكنى المدينة وفضل الصبر على لأوائها وشدتها مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صبر على لأوائها كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بہوک پر مین اسکا شفیع یا گواہ ہون گا قیامت کے دن **عن** يحنس مولى الزبير أخبره أنه كان جالسا عند عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه في الفتنة فأتته مولاة له تسلم عليه فقالت إني أردت الخروج يا أبا عبد الرحمن اشتد علينا الزمان فقال لها عبد الله اقعدي لكاع فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصبر على لأوائها وشدتها إلا كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة **يحنس** زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ایک آزاد باندی آئی اور ان کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی تھوڑی دور گذرا) اور اُس نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) ہم پر سخت دن ہین اور مین ارادہ کرتی ہون مدینہ سے نکلنے کا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ بیٹھ اے نادان اسلیے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بہوک پیاس محنت پر تو مین اُسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار رہے) یا گواہ ہون گا (یعنے اگر وہ نکوکار ہے) قیامت کے دن۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صبر على لأوائها وشدتها كنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة يعني المدينة **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها أحد من أمتي إلا كنت له شفيعا يوم القيامة أو شهيدا **وہی مضمون** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہوا **عن** أبي عبد الله القراظ يقول سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله **وہی مضمون ہے** **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر احد علی لأواء المدینة بمثلہ وہی مضمون ہے

باب صیانة المدینة من دخول الطاعون والدجال الیها طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینة ملٰئکة لا یدخلها الطاعون ولا الدجال **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکون پر فرشتے ہین کہ اوس مین طاعون اور دجال نہین آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہان کی سکونت کا اور درجہ وہان کے ساکنین کا معلوم ہوا **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ قال یاتی المسیح من قبل المشرق همته المدینة حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملٰئکة وجهه قبل الشام وهنالک یهلک **ابوہریرہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کیطرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اوترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوس کا منہ وہین سے شام کیطرف پھیر دینگے اور وہین تباہ ہو جاوے گا۔ **ف** مسیح کا لفظ جناب عیسی علیہ السلام کے واسطے بھی بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اس کے دو معنے ہین ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسی علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے اچھا ہو جاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہین یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ آندھی ہے اس لیے اوسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ مین مسیح ہون اور لوگ اوس خبیث کے دھوکے اور فریب مین آجاوین گے **باب** المدینة تنفی خبثها وتسمی طابة وطیبة مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزون کو اپنے سے دور کرنا **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمه وقریبه هلم الی الرخاء هلم الی الرخاء والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیده لا یخرج منهم احد رغبة عنها الا اخلف اللہ فیها خیرا منه الا ان المدینة کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعة حتی تنفی المدینة شرارها کما ینفی الکیر خبث الحدید **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگون پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آو ارزانی کے ملک

مین آوارزانی کے ملک مین اور مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا کاشکے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگا کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے بہتر دوسرا شخص نہین بہیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسے کہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو

ف شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا ہوتا ہو

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسی قریہ کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چہانٹتا ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چہانٹتی ہے

ف سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع ہوکر چارونطرف پہیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنادے گا یا بسبب فتوح اموال غنیمت اوسی مین اگر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوین گے اور یہ بہی فرمایا کہ یثرب وسی لوگ کہتے ہین اور یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیئے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنے جہڑکنا اور ملامت ہے اور مسند امام احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ بہی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بہی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول نہیں غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچہی چیز کا نام برا کہنا یہ بہی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے خلاف ہے جیسے محبت الٰہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الٰہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ صنم یا معشوق یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان اردو مین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور منجملہ محدثات اور شر امور مین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے

عن یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدِیْدَ **ت** یحیی سے یہی مضمون مروی ہے مگر اوسمین لوہے کا لفظ نہین

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثھا وینصع طیبھا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک گاؤن کا آدمی تہا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکو شدت سی بخار آنے لگا مدینہ مین پہر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجھسے اپنی بیعت پہیر لو تو آپنے انکار کیا وہ پہر آیا اور کہا کہ مجھسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے پہر انکار کیا اور وہ پہر آیا اور کہا کہ یا محمد مجھسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بہٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے **ف** اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھہ قیام پر بیعت کی تہی پہر اسکا اقالہ آپ کیون فرماتے **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا طیبۃ یعنی المدینۃ وانھا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ **زید بن** ثابت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہان حاصل ہے اور طابہ بہی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکہا مدینہ کا طابہ

باب تحریم ارادۃ اھل المدینۃ بسوء وان من ارادھم بہ اذابہ اللہ مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی ستیاناسی **عن** ابی عبد اللہ القراظ انہ قال اشھد علی ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اھل ھذہ البلدۃ بسوء یعنی المدینۃ اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **ابو عبد اللہ** قراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون کی برائی کا رکہے یعنے مدینہ کی کرتا ہے تو اللہ تعالی اوسکو ایسا گہلا دیگا جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے **عن** عمرو بن یحیی بن

عمارة انه سمع القراظ وكان من اصحاب ابی هريرة يزعم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلی الله
عليه وسلم من اراد اهلها بسوء يريد المدينة اذابه الله كما يذوب الملح فی الماء قال ابن حاتم فی حديث
ابن يحنس بدل قوله بسوء شرا **ترجمه** عمرو بن يحيی نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا **عن** ابی هريرة
عن النبی صلی الله عليه وسلم بمثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** سعد بن ابی وقاص يقول قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح فی الماء وہی مضمون ہے **عن** سعد
بن مالك يقول قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بمثله غير انه قال بدهم او بسوء وہی مضمون ہے
عن ابی هريرة وسعد يقولان قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اللهم بارك لاهل المدينة فی مدهم
وساق الحديث وفيه من اراد اهلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح فی الماء ابو ہریرہ وسعد دونوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گذرا

باب ترغيب الناس فی سكنی المدينة عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں **عن** سفيان بن ابی
زهير قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم تفتح الشام فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ثم تفتح اليمن فيخرج قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم تفتح العراق فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون **ترجمه** سفیان نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوے
اور مدینہ انکے لیے بہتر تہا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر فتح ہوگا یمن اور نکلیگا ایکقوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے
ہوے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تہا کاش وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلیگی مدینہ سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں
کو ہانکتے ہوے اور مدینہ انکے حق میں بہتر تہا کاش وہ جانتے ہوتے **عن** سفيان بن ابی زهير قال سمعت رسول الله صلی
الله عليه وسلم يقول يفتح اليمن فياتی قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون ثم يفتح الشام فياتی قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم يفتح العراق فياتی قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون **ترجمه**
سفیان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوے اور اپنے ساتھ لیجاوینگے
اپنے گھر والونکو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے پھر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹونکو ہانکتے ہوے اور اپنے گھر
والونکو لیجاوینگے اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تہا اگر وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹونکو ہانکتے

ہوگے اور لادیجاوینگی اپنے گھر والون کو اور جو اون کا گمان ہے اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اون کے حقمین بہتر تہا **ف** ان حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور عراق ویمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدین کے ہاتہہ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹہیرے اور مواعید الہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے دوسرے یہ کہ لوگ ان ملکون مین جا بسینگے اور اپنے اہل وعیال کو لے جاوینگے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح ہونا ان بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پہر شام پہر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اِخْبَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَرْکِ النَّاسِ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو چہوڑ دینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِیْنَۃِ لَیَتْرُکَنَّھَا اَھْلُھَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَۃً لِلْعَوَافِیْ یَعْنِی السِّبَاعَ وَالطَّیْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ یَتِیْمُ ابْنِ جُرَیْجٍ عَشَرَ سِنِیْنَ کَانَ فِیْ حَجْرِہٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چہوڑ دینگے اور مدینہ انکو لیے بہتر ہوگا اور ایسا چہوڑ دینگے کہ وطن ہوجاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین گوئی بہی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبد اللہ بن عبد الملک ہے وہ یتیم تہے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاھَا اِلَّا الْعَوَافِ یُرِیْدُ عَوَافِیَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ ثُمَّ یَخْرُجُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَۃَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَۃَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِھِمَا فَیَجِدَانِھَا وَحْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْھِھِمَا **حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے لوگ مدینہ کو چہوڑ دینگے اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہیگا اوس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پہر نکلین گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوینگے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑینگے اپنے مونہہ کے بہل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگے قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگون کے جنکا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا ہو بھی چکا ہے **بَابُ** فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی اور موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ **وہی** مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے **ف** اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جسنے وہان عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اوس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادین ہو سکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکھہ دیا جاوے گا یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **بَابُ** فَضْلِ اُحُدٍ فضیلت کوہ احد کی **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّی مُسرِعٌ فمن شاء منکم فلیُسرِع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینۃ فقال ہٰذہٖ طابۃ وہٰذا اُحُدٌ وھو جبلٌ یُحِبُّنا ونُحِبُّہ ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین اور حدیث بیان کی اور اس مین یہہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قرے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جلدی چلنے والا ہون جسکا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹہیر کر آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اُسکو دوست رکھتے ہین اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے

عن انس بن مالکٍ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّ اُحُدًا جبلٌ یُحِبُّنا ونُحِبُّہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اُسکو **ف** معلوم ہوا کہ جس دل مین آپ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اُحُدٍ فقال اِنّ اُحُدًا جبلٌ یُحِبُّنا ونُحِبُّہ وہی مضمون ہے

باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ مسجد مکہ اور مدینہ مین نماز کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃٌ فی مسجدی ہٰذا افضل من الف صلوۃٍ فیما سواہ الا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنی مکہ کی مسجد کے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃٌ فی مسجدی ہٰذا خیرٌ من الف صلوۃٍ فی غیرہ من المساجد الا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول صلوۃٌ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف صلوۃٍ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء وان مسجدہ اٰخر المساجد قال ابوسلمۃ

وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰی يُسْنِدَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے ہے کہ ایک نماز مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہین اور آپ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنے جو نبیون نے بنائی ہین) اور ابوسلمہ اور ابوعبد اللہ نے کہا کہ بلا شک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہین کہہ سکتا) اور ہمنے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پکی طور سے دریافت نہین کیا تو اسی وجہ سے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس مین اسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھہ لیا ہمنے ابوہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہوتی غرض ہم اسی بات چیت مین تھے کہ عبد اللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اسکا ذکر کیا اور وہ وجہہ بھی بیان کی جس کے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکو دریافت نہین کیا تھا تب عبد اللہ نے ہمسے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مین آخر انبیا ہون اور میری مسجد آخر مساجد ہے

عَنْ يَحْيٰی بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

قارظ انہ سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال صلوۃ فی مسجدی ہذا خیر من الف صلوۃ او کالف صلوۃ فیما سواہ من المساجد
الا ان یکون المسجد الحرام **یحیی** بن سعید کہتے تہے کہ مین نے ابو صالح سے پوچہا کہ تم نے ابو ہریرہ
سے سُنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نماز کی فضیلت بیان فرماتے
تہے اُنہون نے کہا کہ نہین مگر مجہے عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ اونہون نے ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر
ہے ہزار نمازون سی جو اور مسجدون مین ادا ہون مگر مسجد حرام مین **عن** یحیی بن سعید
بہذا الاسناد **یحیی** بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی ہذا افضل
من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوا
مسجد الحرام کے **عن** عبید اللہ بہذا الاسناد **عبید اللہ** سے اس اسناد سے بہی یہی مروی
ہوا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثلہ **وہی**
مضمون ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **وہی** مضمون ہے
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال ان امراۃ اشتکت شکوی فقالت
ان شفانی اللہ لاخرجن فلاصلین فی بیت المقدس فبرات ثم تجہزت ترید
الخروج فجاءت میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلم علیہا فاخبرتہا
ذلک فقالت اجلسی فکلی ما صنعت وصلی فی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صلوۃ فیہ افضل من الف صلوۃ
فیما سواہ من المساجد الا مسجد الکعبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے
کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالے نے مجہے شفا دی تو مین جاؤن گی اور
بیت المقدس مین نماز پڑہون گی پہر وہ اچہی ہوگئی اور طیاری کی لوسنے جانے کی اور میمونہ
ام المؤمنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اُنکو سلام کیا اور اپنے

اراده کی خبر دی تو انہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے

بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ باب تین مسجدون کی فضیلت مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ابو ہریرہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہو جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصی یعنے بیت المقدس

عَنْ الزُّهْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندہے جاوین ان تین مسجدون کی طرف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یُسَافَرُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْکَعْبَةِ وَمَسْجِدِیْ وَمَسْجِدِ اِیْلِیَاءَ **ترجمہ** ابو ہریرہ خبر دیتے تھے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا یعنے بیت المقدس

ف جب کسی خانہ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیے کیسے درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد نہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین

بَابُ بَیَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی تقوی پر کس مسجد کی بنا ہے

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ بِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ کَیْفَ سَمِعْتَ اَبَاکَ یَذْکُرُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ قَالَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَائِہٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمَسْجِدَیْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ ھُوَ مَسْجِدُکُمْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَقُلْتُ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاکَ ھٰکَذَا یَذْکُرُہٗ

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور

مین نے اون سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون ہے جسکی بنا تقوی پر ہوئی ہے تو اونہون نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی بیبیون سے کسی کے گھر مین اور مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے وہ مسجد کون سی ہے جسکو اللہ فرماتا ہے کہ تقوی پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو مین نے کہا کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مین نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ سَعِیْدٍ فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** ابوسعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند مین عبد الرحمن کا ذکر نہین ہے **ف** اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن مین اللہ تعالی نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقوی پر بنا کی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور رد ہوگیا اون مفسرین کا قول جنہون نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اوٹھا کے مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آجاوے سامع کو کہ یہی مسجد ہے

باب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِیْهِ وَزِیَارَتِهٖ مسجد قبا کی فضیلت اور وہان نماز پڑھنے کی اور اوسکی زیارت کرنے کا ذکر **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے مسجد قبا کی سوار بھی اور پیادہ بھی **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا فَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی اور اوس مین دو رکعت ادا کرتے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی الْقَطَّانِ وہی روایت ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ **عبد اللہ** بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے تھے مسجد قبا مین اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین جاتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيْهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو آتے تھے ہر ہفتہ مین اور آتے تھے آپ سوار بھی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **عَنْ** ابْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ **ترجمہ** ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے **ف** ان حدیثون سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُسکی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا بنظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اوسکی گلکاریان دیکھتا پھرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی ✣

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر عاملان حدیث کے لیے فرحت جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چوتھی جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اُسکے تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یا رب العلمین

اشتہار بموجب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء یہ جلد صحیح مسلم مترجم اردو داخل رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے بدون اجازت شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور کوئی نہ چھاپے